وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

[illegible]

دعوتِ اتحاد

مؤلفہ

سید فقیر حسین صاحب ضیا نقوی البخاری موضع فتح پور جنوبی مظفر گڑھ

ملنے کا پتہ

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ لاہور

محلہ شیعان

یہ کتاب کسی کی دل آزاری کے لئے نہیں لکھی بلکہ اسکا مقصد اتحاد کی دعوت دینا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

پکڑو اللہ تعالیٰ کی رسی کو تم سب اور نہ ہو جاؤ مختلف فرقے

الحمد للہ کہ رسالہ شریفہ عجالہ منیفہ

المسمّٰی بہ حمید فرزند رضا

مطبع رضویہ سوسائٹی

کراچی ۱۸ (پاکستان)

دعوتِ اتحاد

حصّہ دوم

از تالیف

سید فقیر حسین ضیاء النقوی بھاکری انچارج شیعہ دیہاتی لائبریری

فتح پور جنوبی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ مغربی پاکستان ڈاکخانہ جھگی والہ

پبلشر

مینجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۲ محلہ شیعیاں مغل حویلی لاہور

تقریظ

عالیجناب مفخر الواعظین مولنا مولوی مرزا یوسف حسین صاحب صدر الافاضل و مبلغ اسلام میانوالی مغربی پاکستان۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین ابی القاسم محمد و الہ۔ کتاب دعوت اتحاد حصہ اول مطبوع و حصہ دوم غیر مطبوع مؤلفہ عالیجناب سید نقیر حسین شاہ صاحب ضیاء النقوی بھاکری ساکن موضع فتح پور جنوبی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ مولف نے میرے سامنے پیش فرمائے نام کی دلکشی نے مجبور کیا کہ میں اسکا مطالعہ کروں میں نے ... میں سے اسے پڑھا ہے اور مناسب مشورے بھی دیئے ہیں کتاب کی بابن اختصار جامعیت اور مؤلف موصوف کی عرق ریزی اور ریاضت قابل داد اور لائق صد آفرین ہے آپ نے اس مختصر میں دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے اور مختلف فیہ مسائل کے حل کی غرض سے خواص و عوام کیلئے یہ کتاب بہود مفید ہے اور انشاء اللہ ملت شیعہ کیلئے ایک علمی ذخیرہ اور باقیات الصالحات ہے میری دعا ہے کہ خداوند عالم یہ خدمت قبول و منظور کرے اور اس سے بھی بہتر خدمات مذہب کی آپکو توفیق مرحمت فرمائے اور مومنین ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہوں ؎

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

(دستخط شریف) الحقر مرزا یوسف حسین عفی عنہ۔ مبلغ اسلام میانوالی۔)

تقریظ

عالیجناب سلطان المناظرین جناب مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب مبلّغ صدر ادارہ تبلیغ شیعہ گوجرہ (پاکستان) و کنوینر تحفظ عزاداری کانفرنس پاکستان

محترم المقام سیّد فقیر حسین صاحب بھاکری مصنف رسالہ ہذا میرے دیرینہ مہربان ہیں میں آپکی محققانہ طبع خداداد کو مدّت سے جانتا ہوں ماشاء اللہ آپ نے "دعوت اتحاد" حصہ اوّل میں بھی نہائت جانفشانی سے کام لیا تھا۔ جو طبع ہو کر خراج تحسین حاصل کر چکا۔ اب اس کا دوسرا حصہ میرے سامنے ہے سبحان اللہ عناوین برجستہ مضامین علمی حوالجات درست ہیں یہ تبلیغی محنت نہایت قابل قدر ہے خداوند تعالےٰ قبول فرمائے مذہب حقہ کے ایسے خاموش مبلغ بہت کم ملتے ہیں مومنین کو چاہیئے اس رسالہ کو پڑھ کر اپنے ایمان میں نور ایمانی کا اضافہ کریں۔

(فقط والسّلام محمد اسماعیل گوجرہ)

تقریظ

عالی جناب مولانا سید منظور حسین صاحب بخاری مصنف توثیق فدک اجنالہ ضلع سرگودھا بذریعہ چٹھی محررہ مورخہ ۱۲/۵/۸۱ برائے حصہ اول

محترمی ومکرمی جناب شاہ صاحب قبلہ۔ السلام علیکم آپکی تصنیف لطیف "دعوت اتحاد" دیکھ بے حد خوشی ہوئی۔ یہ مختصر مگر جامع اور تمام اختلافی مسائل کا حل اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے موجودہ اختصار میں انشاءاللہ فریقین میں مقبولیت حاصل کریگی کتاب کے موزون عنوانات اور محققین علماء کی تقاریظ نے کتاب کی جامعیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں اگرچہ بعض اختلافی مسائل وضاحت طلب بھی ہیں اور بعض کو نظر انداز بھی کیا گیا ہے تاہم مجموعی حیثیت سے قابل قدر ہے حوالجات کی بھرمار بادی النظر میں قاری ضرور مرعوب اور متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا خصوصاً قاتلان حسینؑ کے مذہب کے متعلق آپ نے جو تحقیقی مواد پیش کیا ہے قابل تعریف ہے میں امید کرتا ہوں کہ انشاءاللہ یہ کتاب فریقین کے سلیم الفطرت اور غیر متعصب لوگوں میں اپنا مقام حاصل کریگی۔ خداوند کریم آپکو مذہب اصحاب عصمت علیہ السلام کی تائید میں قلمی جہاد کرنیکا اجر جزیل عطا فرمائے۔ والسلام

(دستخط شریف مولانا سید منظور حسین صاحب قبلہ)

تقریظ

عمدۃ العلماء، زبدۃ الفضلاء، تاج المتکلمین، استاد المناظرین
ملک الواعظین سلطان المبلغین علامہ مرزا احمد علی صاحب دام ظلہ

باسمہ سبحانہ

میں نے اس کتاب کو بہت دیر تک اپنے پاس رکھا۔ کیونکہ جو کتاب تقریظ کیلئے میرے پاس لائی جاتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ میں بھی تالیف کتاب کے ثواب میں سے کچھ حصہ لینے کی کوشش کروں اسلئے میں نے حسب معمول اسے اول سے آخر تک پڑھا اور اسکی عبارتوں کو اس طور پر درست کیا کہ یہ حقیقی معنوں میں "دعوت اتحاد" بن جائے اور اس میں کوئی لفظ بھی الیسا نہ ہو جو اتحاد شکن ہو میں جناب مؤلف سے معافی چاہتا ہوں کہ میں نے اتنی جسارت سے کام لیا۔ اس میں نیت یہ تھی کہ یہ کتاب مقبول عام ہو جائے اور مؤلف کی محنت ٹھکانے لگے۔ بھاکری خاندان نے پاکستان و ہندوستان میں مذہب اہل بیت علیہم السلام کی خدمت کی بنیاد رکھی اسلئے اگر کوئی بھاکری قلم اٹھاتا ہے تو میں اسے اس خاندان کی خدمات کا تسلسل سمجھتا ہوں۔ فضائل دستگاہ جناب شاہ صاحب نے تالیف کتاب میں بڑی محنت سے کام لیا ہے۔ حوالوں کی ذمہ داری ان پر ہے۔ میرا کام یہ تھا کہ میں اسے اس نہج پر لے آؤں کہ یہ قابل اعتراض نہ ٹھہرے اور فریقین سکون قلب سے اسکا مطالعہ کرکے اس سے مستفید ہوں اور جناب مؤلف اور حقیر اور ناشر کے حق میں دعائے خیر کریں اور اسکے ساتھ میری کتاب جدید صحیح و مکمل شیعہ پاکٹ بک المعروف بہ مخزن المعارف حجم پانچ سو صفحہ بھی ضرور پڑھیں جو جامع ضروریات دین و دنیا اور جوابات اعتراضات معاندین و دلائل حقانیت مذہب حقہ ہے اور اسی مکتب خانہ سے بقیمت صہ روپے علاوہ محصول مل سکتی ہے

(مرزا احمد علی ۸۵ مجو رگلی۔ اکبری دروازہ لاہور)

فہرست مضامین

دعوتِ اتحاد حصّہ دوم

هو العلی الاعلی وهو العلی العظیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ مفخر الانبیاء والمرسلین وعلی سیّد الاوصیاء امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب یعسوب الدین واولادہ المعصومین الطاہرین الطیبین۔ اما بعد قال اللہ تعالےٰ جل شانہ وعز برھانہ فی القرآن المبین۔

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا

تم سب اللہ کی رسی کو پکڑے رہو اور مختلف فرقے نہ بنو

خدا کی کتاب قرآن مجید کی یہ آیت مقدسہ مسلمانوں کو مختلف فرقے بنانے سے منع کرتی ہے اور انہیں خدا کی رسی پکڑنے اور ان الدین عند اللہ الاسلام کے حکم کے تحت مذہب حقہ اسے متمسک رہنے کی ہدایت کرتی ہے۔ مگر آہ مسلمانوں نے تاجدار اسلام کی آنکھ بند ہوتے ہی خدا کے فرمان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سرکار رسالت کی محنت کو ملیا میٹ کرنے کیلئے اپنی رائے پر بکثرت فرقے بنا ہی ڈالے آنحضرت نے جو بحکم خدا مذہب حقہ اسلام کا سنگ بنیاد رکھکر خدائی احکام کے تحت اسکی تعمیر کی تکمیل مرتے دم تک کر دی تھی مسلمانوں نے آپ کے بعد اُسے گرا کر پاش پاش کر دیا ؎

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

آنحضرتؐ کی مرض الموت کے دن آپ کے سامنے اس اختلاف کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں نے یہ ظاہر کر دیا کہ اُنہیں احکام خدا اور رسول سے مطلق غرض نہیں بلکہ اُنہیں اپنے مطلب کی بات پسند ہے۔ قوم کا یہ داد لیکر آنحضرت صلعم دنیا سے چل بسے اسکے بعد مسلمانوں نے دوسرا مظاہرہ سقیفہ بنی ساعدہ میں کر کے حقیقی وارثان رسول کو انکے حقوق سے بے دخل کر دیا اور فرقہ سازی کی اسلام سے ایک علیحدہ بنیاد رکھ دی

؎ عجب دردیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد ❊ وگر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

مطلب پرستی کا بُرا ہو کہ اُس نے اجتماعی طاقت سے شجر اسلام کو بیخ و بن سے ہلا ڈالا فرقہ پرستی کے پودے کو مطلب پرستی نے اسقدر سینچا کہ سرکار رسالت کی گاڑھی کمائی کا مقصد فوت ہو گیا اور وہ اتحاد و اتفاق جس کی تاجدار مدینہ نے ہدایت فرمائی تھی مسلمانوں میں آج مفقود ہو گیا ہے۔ جسکی وجہ سے ذاتی عداوتوں کے پیش نظر مذہب اسلام ایک کھلونا سا بن گیا ہے۔ اب جسکی مرضی چاہے ذاتی مقاصد و وجاہت کے پیش نظر ایک علیحدہ فرقہ بنا کر اسے اسلام کے لبادہ میں لپیٹ کر اپنے مقاصد پورے کر لیتا ہے ؎

واقف ہیں زاہدان ریائی سے خوب ہم ❊ کلمہ بتوں کا پڑھتے ہیں قرآن بغل میں ہے

فرقوں کی یہ روئیدگی اور خواہ دانکی ڈیڑھ اینٹ کی علیحدہ علیحدہ مسجد مسلمانوں میں تخریب کا موجب ہے۔ جسکی

وجہ سے مذہبی اختلاف بڑھتا ہے۔ کتاب دعوتِ اتحاد حصّہ دوم کا مقصد تالیف اس جھوٹی فرقہ بندی کے خلاف وحدانیت دارانہ علمی بنیاد ہے۔ اس ہی مقصد کی بنیاد اسکا پہلا حصہ تھا جو مقبول ہو کر کتب خانہ جنیبہ حلقۂ ہے ملّا شیعان لاہور سے باہتمام عالیجناب فضیلت مآب غلام علی شہید یہ شائع ہو کر مقبول عام ہو چکا ہے اور یہ رسالہ اس سلسلہ کی دوسری کڑی سعی ہے ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

اگر لقبؐ تاجدار مدینہ نے اس فرقہ بندی کی تعلیم نہیں دی تو پھر کیوں آج مسلمانوں میں سے جو صاحب اُٹھتا ہے وہ اپنے مقصد کے زیر اثر ایک نیا فرقہ بنالیتا ہے۔ اور مسلمانوں میں تفریق پیدا کر کے دوسرے فرقوں کے خلاف نفرت کا پرچار کرتا ہے۔ اور قرآن کو ہاتھ میں لیکر یہ کہتا ہے۔ کہ اسکا بنایا ہوا فرقہ خالص اسلام ہے۔ مگر درحقیقت ایسے فرقہ سازوں کو حقیقی اسلام پر جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے ذریعے پھیلا ایمان نہیں ہوتا بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے افراد کی کمی نہیں ہے۔ جو فرقہ سازی میں مبتلا رہ کر مسلمانوں میں ایک دوسرے کے خلاف منافرت پھیلاتے ہیں اور شیعہ سُنّی سوال پیدا کر کے جب تک وہ مسلمانوں کو لڑا نہیں دیتے اُنہیں آرام نہیں آتا کیونکہ اس میں ان کی پیٹ پوجا بھی ہو جاتی ہے۔ اور لیڈری بھی مل جاتی ہے۔ اکثریت کو شیعہ اقلیت کے خلاف اکسایا اور ابھارا جاتا ہے۔ اور ہم پر ہر طرح کے مظالم و مکر و فریب روا رکھکر ہمارا کافیہ تنگ کرنے کی کوشش کیجاتی ہے ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

ہمارے راہنمایان اسلام کی بکثرت صحیح احادیث کا ذخیرہ برادران اہل جماعت کی معتبر کتابوں میں اب بھی موجود ہے جو صحیح اسلامی اعتقادات پر مبنی ہے مگر برا ہو ضد اور تعصب کا کہ جو انکو اس پر عمل پیرا نہیں ہونے دیتا اگر ہمارے بھائی خدا لگتی ان اعتقادات پر عمل کرتے جو محمدؐ و آلِ محمدؐ کے فرامین کے مطابق ہیں تو آج یہ اختلاف اور فرقہ سازی موجود نہ ہوتی تو پھر کوئی شک نہیں کہ اُنکا طرزِ عمل ہم سے متحد ہو جاتا اور کوئی اختلاف باقی نہ رہتا اہل حق کے نزدیک صحیح اسلامی فرقہ اب اسکو ہونا چاہیے۔ جسکی خدا کے احکام کے مطابق محمدؐ و آلِ محمدؐ نے اشاعت کی تھی۔ بہتر تھا کہ آنحضرتؐ اور آپکی اہلبیتؑ کا اتباع کیا جاتا۔ اور دوسرے جعلی فرقے اُنکے مقابلہ میں نہ بنائے جاتے اب بھی کوئی دُور نہیں ہے۔ اب بھی مسلک محمدؐ و آلِ محمدؐ پر عمل کیا جا سکتا ہے۔ ہم سے اس وحشیانہ تنافر کا سبب صرف یہ ہے۔ کہ بحمد اللہ ہم محمدؐ و آلِ محمدؐ سے محبت قلبی رکھتے اور انکے متبع کہلاتے ہیں اور محمدؐ و آلِ محمدؐ کے دشمنوں سے بیزار رہتے ہیں اور صرف اُن احکام پر عمل کرتے ہیں جن کا محمدؐ و آلِ محمدؐ نے حکم فرمایا۔

دعوت اتحاد کا یہ دوسرا حصہ پہلے حصّہ کیطرح خدا کیلئے آپ کے غور و فکر و عمل کو دعوت اتحاد عمل دیتا ہے، اور آپ کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے ہوئے نیم باز آنکھوں سے آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔ کہ کب آپ دعوت

؎ اسکے تیسرے حصّہ کیلئے جو کہ زیر تحریر ہے انتظار فرمائیں۔

اسلامی کیخاطر اپنے طرز عمل پر نظر ثانی فرماتے ہیں اور یہ شور و غوغا سب و شتم بے جا ہنگامہ آرائیاں اور بہتان تراشیاں چھوڑکر شیعان علی سے محبت و اخوت قائم کرکے محمد و آل محمد کے اعدا سے بیزار ہوتے ہیں جبکہ آپ کی کتب میں اسکا ثبوت موجود ہے جسکے کچھ حوالے حصہ اوّل اور کچھ اس حصہ میں موجود ہیں۔ اکثریت کی ناجائز ضد نے ان مسائل کو شیعہ اور سنی کے مابین باعث افتراق بناکر ہم سے مختص کر دیئے ہیںؐ۔ اس رسالہ میں کچھ مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے کہ انکی کتب معتبرہ کی رو سے یہ اُنکے بھی مسائل ہیں تاکہ ہمارے بھائی اس یقین غلطی سے محفوظ ہو جاویں۔ کہ یہ باتیں انکے ہاں نہیں ہیں۔ یہ انکی کتب معتبرہ میں موجود ہیں اور اُنکے لئے انپر عمل کرنا باعث ثواب ہے۔ ان مسائل کو دیکھئے اور اپنی کتب سے حوالہ جات ملائیے۔ اگر ہم سچ کہتے ہیں تو قربتاً الی اللہ صدق دل سے ہم میں شامل ہو جائیے ؎

جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ ہر طریق گمراہی

اس رسالہ کو کسی کی دل آزاری کیلئے حیطہ تحریر میں نہیں لایا گیا جو اسے ایسا سمجھیں وہ اسے نہ پڑھیں مگر طالبان حق اور سعید روحوں کیلئے یہ شاہراہ ہدایت و اخوت ہے۔ اپنی طرف سے میں نے کچھ نہیں کہا جو کچھ ہے۔ وہ آپکی کتب معتبرہ کا نچوڑ اور روح ہے۔ جسکا مقصد حقیقی معنوں میں دعوت اتحاد دینا ہے۔ کہ جس اتحاد میں مُلک و ملّت کی سلامتی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے مخاطب حضرات بھی ٹھنڈے دل اور دماغ سلیم سے اس پر غور فرمادینگے کہ اتحاد و عمل کی برکت سے ؎

زاتفاق مگس شہد مے شود پیدا خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

یہ رسالہ دعوت اتحاد کا دوسرا حصہ ہے اگر خدا نے چاہا تو اسکا تیسرا حصہ لکھا جائیگا اسکے پہلے حصہ کی مقبولیت نے اس حصہ کے لکھنے کی جرأت دلائی خداوند بحرمت آئمۃ الطاہرین و اصحاب عصمت مجھ عاصی سیّد نذیر حسین ضیاء النقوی بھاکری فتح پور جنوبی تحصیل علی پور مصنف کتاب ہذا کو توفیق عطا فرما کہ میں صرف تیری رضا و کیلئے محمد و آل محمد کی اتباع میں صحیح کوائف حضرات ناظرین کے سامنے پیش کرسکوں۔

اسکے بعد حضرات ناظرین کرام سے التماس کرونگا کہ اگر وہ کہیں کوئی ایسی تحریر پائیں جو قابل درستی ہو اور جو میری بشریت کیوجہ سے غلطی ہوگئی ہو چونکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ اسلئے آپ سے چشم پوشی کی بھیک مانگتا ہوں۔ اور ملتمس ہوں کہ مجھے اس سے آپ مطلع فرماکر مشکور فرماویں گے۔ تاکہ آئندہ اسکی درستی ہوسکے علاوہ ازیں یہ عرض کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حوالے اصل کتاب سے ملاتے وقت یہ بات یاد رکھیئے کہ مختلف کتابیں مختلف مطابع میں کئی کئی اڈیشن میں طبع ہوئی ہوتی ہیں اسلئے ان کتابوں کے صفحات بلحاظ حوالہ آگے پیچھے ہوتے ہیں اس لئے دس پندرہ ورق اصل صفحہ سے حوالہ نہ ملنے پر آگے پیچھے دیکھ لیا کیجئے دوسرا عرض یہ ہے۔ کہ ہمارے بھائیوں نے آجکل اپنی کتب میں تحریف شروع کر دی ہے

ؐ حالانکہ یہ انکے ہاں بھی مختص اور جائز اور قابل تسلیم و عمل مسائل ہیں ۱۲ -

وہ اس قسم کے مضمون کو اس کتاب کی دوسری طباعت میں سے نکال دیتے ہیں۔ جو انکے مفید نہ ہو لہٰذا ایسی کتاب کا مؤلف ذمہ دار نہ ہوگا۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ یہ مضامین ان کتابوں میں ضرور موجود ہیں۔ اگر کسی کتاب میں بہر صورت نہ ملیں تو سمجھ لیا جاوے کہ اس کتاب سے یہ مضمون نکال دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اب مصر وغیرہ میں ہو رہا ہے۔

قلم خدا کے دربار میں سر بسجود اور خاکسار مؤلف نہایت عاجزی سے دست بدعا ہے کہ ارحم الراحمین۔ بطفیل محمدؐ و آل محمدؐ و اصحاب عصمت میری یہ محنت قبول فرمائے!۔ آمین بحق آئمۃ المعصومین۔

۲۶ مارچ ۱۹۵۷ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۷۶ھ

سیّد فقیر حسین ضیاء النقوی بھاکری فتح پور جنوبی
مؤلف

تعنون

گنہگار مؤلف بحضور قلب اس ناچیز تالیف کو حضور قائم آل محمدؐ صلوٰۃ اللہ علیہ عجل اللہ فرجہ کی خدمت اقدس میں نذر کرتے ہوئے حضور کے نام نامی و اسم گرامی سے معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے امید ہے کہ تاجدار امامت اس گناہ گار کا یہ حقیر ہدیہ قبول فرما دینگے۔

ناچیز مؤلف:۔
سید فقیر حسین ضیاء النقوی بھاکری فتح پور جنوبی تحصیل علی پور
ضلع مظفر گڑھ

ھو العلی الاعلیٰ وھو العلی العظیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولود کعبہ

حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام باعتقاد شیعہ اثنا عشریہ خیر البریہ کعبہ میں پیدا ہوئے اس اعتقاد میں برادران اہل جماعت کے اکابر علماء اور انکی کتب معتبرہ مذہب شیعہ سے متفق ہیں۔ آپکی ولادت باسعادت بروز جمعہ ابن ہرمز کے وقت میں جمعہ کے دن ۱۳ رجب المرجب ۶۰۳ء مطابق ۳۰ بعد عام الفیل کو عین خانہ کعبہ میں ہوئی چنانچہ اسکے متعلق حاکم کے حوالے سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی کتاب ازالۃ الخفاء میں فرماتے ہیں۔ قد تواترت الاخبار ان فاطمۃ بنت اسد ولدت علیاً فی جوف کعبۃ۔ الخ یعنے اخبارات متواترہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ جناب فاطمہ بنت اسد نے حضرت علیؑ کو عین کعبہ کے اندر جنا۔ دیکھو

۱۔ مستدرک علی الصحیحین حاکم جزو سوم ص ۴۸۳

۲۔ معادن الجواہر برحاشیہ تاریخ کامل طبع مصر ص ۱۶۴

۳۔ ارجح المطالب عبید اللہ امرتسری طبع نولکشور ص ۳۲۶ و ۳۸۸

۴۔ مناقب مرتضوی محمد صالح کشفی باب سوم ص ۸۷ و ۸۸

۵۔ مطالب السئول فی مناقب آل رسول طبع جعفری لکھنؤ ۱۳۰۲ھ ص ۳۷۔

۶۔ تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی ص ۷۔

۷۔ سیرت علویہ حصہ اول ص ۲۰ و ۲۱۔

۸۔ مناقب ترمذی طبع بمبئی ۱۳۲۱ھ شعر مولانا روم ص ۸۸

۹۔ ہدایت السعداء شہاب الدین دولت آبادی۔

۱۰۔ فصول المہمہ شیخ نور الدین علی بن احمد طبع ایران ص ۱۴

۱۱۔ روضۃ الشہداء طبع نولکشور ۱۸۷۳ھ ص ۳۴۴۔

۱۲۔ سیرت حلبیہ طبع مصر جزو سوم ۱۳۲۰ھ ص ۱۱۷

۱۳۔ روائح مصطفےٰ صدر الدین طبع احمدی کانپور ۱۳۰۳ھ ص ۱۰

۱۴۔ آئینۂ تصوف محمد حسن چشتی طبع لاہور ۱۳۱۱ھ ص ۹

۱۵۔ رسالہ مولوی دہلی جلد ۸ نمبر ۲ مورخہ ۱۲ شعبان ۱۳۴۷ھ

۱۶۔ النشاد بہار بے خزان غلام امام شہید نظم شعر

ع میرا سینہ ہے بیشہ پور دو باش شیر یزدان کا۔

بستر رسول صلعم

اس رات کے واقعہ کو لیلۃ المبیت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ کہ شب ہجرت حضرت رسول اسلام علیہ تحیۃ والسلام نے اپنے چچازاد بھائی حضرت علی علیہ السلام کو بجانشین کے طور پر اپنے بستر پر سلایا اور خود اکیلے غار ثور کیطرف چلے گئے۔ کہ آپکی عدم موجودگی میں کفار مکہ آپ کو رسول ہی سمجھتے رہیں۔ حضرت علیؑ نرغہ اعداء میں اور تلواروں کے سائے تلے بستر رسول صلعم پر ایسے آرام سے سوئے کہ گویا کوئی خطرہ ہی نہ تھا ہمارے برادران اہل جماعت بجانب ذمی کے اس اہم واقعہ کے متعلق شیعہ سے متفق ہیں چنانچہ انکے علماء معتبرہ

اور انکی کتب معتمدہ اس امر کی شاہد ہیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی کہتے ہیں۔ و فی الدر المنثور للسیوطی اخرج الحاکم وصححہ عن ابن عباسؓ قال شری علی نفسہ ولبس ثوب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم نام مکانہ وکان المشرکون یحسبون انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت قریش ترید ان تقتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ در منثور سیوطی میں ہے کہ حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے اور اسکی تصدیق کی ہے۔ کہ حضرت علی ابن ابیطالبؑ نے اپنی جان کو بیچ دیا اور رسول اللہ صلعم کا لباس پہنکر انکے بستر پر سو گئے اور مشرکین یہ سمجھتے اور باور کرتے رہے کہ بستر پر خود آنحضرت صلعم سو رہے ہیں اور وہ اس ارادے میں تھے کہ آنحضرتؐ کو قتل کریں اور دوسرے حوالاجات بہ مفہوم واحد ذیل میں قابل ملاحظہ ہیں۔

۱۔ در منثور سیوطی جز سوم تفسیر آیت اذ یمکر بک صفحہ ۱۸۰
۲۔ مواہب الدنیہ جز اول صفحہ ۳۳۳ شرح زرقانی علی مواہب مذکور
۳۔ ارجح المطالب عبید اللہ امر تسری صفحہ ۸۹/۵۰ مناقب علی صفحہ ۲۹۸
۴۔ تاریخ حبیب السیر جز ثالث صفحہ ۳۴
۵۔ تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی باب دوم صفحہ ۲۱/۲۹ ۔
۶۔ تاریخ خمیس دیار بکری جز و اول صفحہ ۳۶۷ ۔
۷۔ تاریخ الامم والملوک طبری جز دوم صفحہ ۲۳۴ ۔
۸۔ مروج الذہب مسعودی جز و دوم صفحہ ۱۷۴۔۱۷۵ ۔
۹۔ تاریخ ابن خلدون جز و دوم صفحہ ۱۵ ۔
۱۰۔ ریاض النضرہ جز دوم باب چہارم فصل سادس صفحہ ۲۰۳/۲۰۵
۱۱۔ تاریخ حبیب السیر غیاث الدین جلد اول جز سوم صفحہ ۲۴
۱۲۔ مسند احمد حنبل جز و اول صفحہ ۳۳۱/۳۴۸ ۔
۱۳۔ البدایہ والنہایہ فی تاریخ ابن کثیر جز ہفتم صفحہ ۳۳۸ ۔
۱۴۔ تاریخ خمیس دیار بکری جز اول صفحہ ۳۶۷ ۔
۱۵۔ سیرۃ النبیؐ ابن ہشام جز و دوم صفحہ ۹۳ ۔
۱۶۔ تاریخ کامل ابن اثیر جز و دوم صفحہ ۳۸ ۔
۱۷۔ مستدرک علی الصحیحین حاکم جز سوم صفحہ ۱۳۳
۱۸۔ معارج النبوت رکن چہارم باب و فصل اول مقدمات ہجرت
۱۹۔ وفاء الوفا باخبار دار المصطفے جز اول باب ۳ فصل ۶ صفحہ ۱۶۸
۲۰۔ وسیلۃ النجاۃ محمد مبین صفحہ ۷۶ ۔ صفحہ ۷۷ ۔
۲۱۔ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۹۷ ۔
۲۲۔ اخطب خوارزم کتاب المناقب صفحہ ۸۹ و صفحہ ۹۰ ۔
۲۳۔ کفایۃ الطالب یوسف الکنجی صفحہ ۱۱۵ ۔
۲۴۔ روائح مصطفے صدر الدین حنفی من ازہار المرتضے صفحہ ۷ ۔
۲۵۔ کشاف زمخشری جز اول صفحہ ۵۳۳ تفسیر آیت اذ یمکر بک
۲۶۔ منہاج السنۃ ابن تیمیہ جز سوم صفحہ ۸ ۔
۲۷۔ احیاء العلوم غزالی جز سوم صفحہ ۲۲۳/۲۲۴ ۔
۲۸۔ فتح الباری ابن حجر عسقلانی جز سابع باب ہجرت نبی صفحہ ۱۸۳
۲۹۔ تاریخ ابو الفدا جز اول صفحہ ۱۲ صفحہ ۱۳
وغیرہ دیگر کتب

دوش رسولؐ کی سواری

فتح مکہ کے بعد تاجدار رسالت نے بیت اللہ میں سے بتوں کو نکالنے کیلئے تطہیر کعبہ کی خاطر تاجدار خلافت و امامت حضرت علیؑ کو اپنے دوش اطہر پر چڑھایا نبوت نے غضب کر دیا امامت کو دوش نبوت پر معراج کرا

برادران اہلسنت جماعت اس شرف مقدس کے بارے میں شیعہ سے متفق ہیں چنانچہ مولوی جمیل احمد امرتسری ارجح المطالب میں لکھتے ہیں۔ وبقی خزاعہ فوق الکعبہ وکان من تواسیر صفر فقال یا علی ارم به فحمله النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی صعد فرمی به فکسرہا الخ یعنے صرف کعبہ کی چھت پر بنی خزاعہ کا ایک بت باقی گرنے سے رہ گیا تھا جو صیقل کئے اور ڈھلے ہوئے پیتل سے بنا ہوا تھا حضرت رسول خدا صلعم نے حضرت علیؑ کو اپنے دوش مبارک پر چڑھایا۔ اور فرمایا کہ یا علیؑ تم اس بت کو پھینکدو پس جناب علیؑ نے آنحضرتؐ کے دوش پر چڑھ کر اس بت کو گرادیا اسکے متعلق بہ تغیر لفظی مفہوم واحد الاحادیث ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

- ارجح المطالب باب چہارم ص۴۹۷ ۔
- کفایت الطالب ابن الکنجی ص۱۲۸ ۔
- مسند احمد حنبل جز اول ص۱۵۱/۸۴ ۔
- ینابیع المودت باب ثامن والاسعبون ص۲۲۱ ۔
- تفریح الاحباب حسن علی محدث ص۳۱۶/۳۱۷ ۔
- تذکرۃ خواص الامۃ ابن جوزی باب دوم ص۱۷ ۔
- منہاج السنۃ ابن تیمیہ جز سوم ص۷ ۔
- ۸ - ریاض النضرہ جلد دوم باب ۴ فصل چھٹی ص۲۰۰/۲۰۱ ۔
- ۹ - تفسیر نیشاپوری فی تفسیر جاء الحق وزھق الباطل ۔
- ۱۰ - روضۃ ندیہ شرح تحفۂ علویہ محمد بن اسمٰعیل ص۱ ۔
- ۱۱ - سیرت العلویہ حافظ حیدر علی حصہ اول ص۹۸ ۔
- ۱۲ - سیرت حلبیہ جز سوم ص۹۹/۹۸ و ص۱۰۰ ۔
- ۱۳ - مستدرک ابوعبداللہ حاکم جز دوم کتاب التفسیر ص۳۶۷ ۔
- ۱۴ - تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم ص۹۳ ۔

مقارنت اسم محمدؐ و علیؑ

اسم مبارک محمد صلعم و علیؑ میں اتحاد نوری کیوجہ سے مقارنت اسماء مبارکہ بھی لازم تھی برادران اہلجماعت کی کتب معتبرہ علماء معتمدین واحادیث متواترہ شیعہ سے متفق ہیں۔ چنانچہ عن جابر بن عبداللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم. یقول مکتوب علی باب الجنۃ قبل ان یخلق اللہ السموات والارض بالفی عام محمد رسول اللہ وعلی اخوہ الخ یعنے جابر بن عبداللہ انصاری کہتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت رسول اللہ صلعم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ بہشت کے دروازہ پر زمین و آسمان کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے سے لکھا ہوا ہے۔ کہ محمدؐ خدا کا رسول ہے۔ اور علیؑ اسکا بھائی ہے۔ اسکے متعلق الاحادیث بہ تغیر لفظی بہ یک مفہوم ذیل میں ملاحظہ ہوں۔

- کتاب المناقب ابن مغازلی ص
- درالمنثور سیوطی جز و اول ص۶۰ و ص۶۱ ۔
- ینابیع المودت سلیمان بلخی قندوزی باب الرابع والعشرون ص۹۶/۹۷
- ۴ - مفتاح النجاء میرزا محمد معتمد خان ۔
- ۵ - فرائد السمطین حموینی ۔
- ۶ - روضۃ الندیہ محمد بن اسمٰعیل ص۱۶۳ ۔

عصمت وطہارت

مذہب شیعہ خیر البریہ ناجیہ کا عقیدہ ہے کہ آیت تطہیر صرف خمسہ نجباء یعنے آنحضرت صلعم و علیؑ و فاطمہؑ و حسنین علیہم السّلام کے شان مقدس میں نازل ہوئی تھی اسمیں سوائے ان حضرات کے اور کوئی شامل نہیں ہے۔ ہمارے برادران اہلسنّت والجماعت کے علماء معتمدہ وکتب معتبرہ واحادیث مشہورہ و متواترہ اس اعتقاد میں ہم سے متحد و متفق ہیں چنانچہ حضرت ام سلمہ سے روایت ہے۔ وعن ام سلمہ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلّم جلل علی الحسن والحسین و علی و فاطمہ کساء و قال اللّٰھم ھؤلاء اھل بیتی وخاصتی اذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا...... اخرجہ الترمذی وقال حسن صحیح۔ الخ یعنے حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلعم نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ پر ایک چادر ڈالی اور فرمایا اے خالق حی و قیوم یہ لوگ میرے اہلبیت ہیں اور یہ ہی میرے خاص ہیں ان سے رجس کو دور رکھ اور ان کو ایسا پاک رکھ جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔ اسکو ترمذی نے اسناد کے ساتھ لکھا ہے اور کہا ہے۔ یہ حدیث حسن و صحیح ہے۔ دیگر حوالے بہ تغیر لفظی و بہ یک مفہوم دیکھو۔

۱۔ مستدرک علی الصحیحین جزء سوم کتاب معرفۃ الصحابہ مناقب اہلبیت رسول اللہ ص ۱۴۶ ۔

۲۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل اہلبیت جزء سابع ص ۱۳۰ ۔

۳۔ ریاض النضرہ جزء سوم باب ۴ فصل سادس ص ۱۸۸

۴۔ مسند احمد حنبل جزء اول ص ۳۳۱ جزء سوم ص ۲۸۵ جزء چہارم ص ۱۰۷

۵۔ درمنثور سیوطی جزء پنجم ص ۱۹۸/۱۹۹ ۔

۶۔ منہاج السنۃ جزء سوم ص ۴ ۔

۷۔ مصابیح السنۃ بغوی جزء دوم ص ۲۷۸ ۔

۸۔ صحیح ترمذی ک ۴۶ سورۃ ۳۳، ۷ ک ۴۶ ب ۳۱، ۶۰ ۔

۹۔ نور الابصار شبلنجی ص ۱۰۱ ۔

۱۰۔ شرف المؤبد شیخ یوسف صفحہ ۸ لغایت صفحہ ۱۰ ۔

۱۱۔ نزل الابرار ص ۵ و ص ۱۷ ۔

۱۲۔ استیعاب فی معرفۃ الاصحاب جزء دوم ترجمہ علیؑ ص ۲۰۱۵

۱۳۔ مسند ابوداؤد طیالسی جزء ثامن ص ۲۷۴ حدیث ۲۰۵۹

۱۴۔ ینابیع المودۃ فی تفسیر آیت تطہیر ص ۱۰۷ لغایت ص ۱۰۹ ۔

۱۵۔ اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص ۳۷۸/۳۷۹ ۔

۱۶۔ اسعاف الراغبین برحاشیہ نور الابصار ص ۹۸/۹۹ ۔

۱۷۔ کتاب الاتحاف بحب الاشراف ص ۵ ۔

سابق الاسلام والایمان

یہ حقیقت ہے کہ حضرت علی علیہ السّلام پیدا ہوتے ہی کامل الایمان مسلم پیدا ہوئے تھے ہمارے بعض بھولے بھالے اہل جماعت بھائی اس عقیدے میں کچھ اختلاف کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ سبقت اسلامی انکے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر کو حاصل ہے۔ (ہم) آگے چل کر دکھلاوینگے کہ حضرت ابوبکر کے

اظہار اسلام سے پہلے تقریباً پچاس آدمی کلمہ شہادت پڑھکر مسلمان ہو چکے تھے) حالانکہ ہمارے ان بھائیوں کے غیر متعصب و معتبر علماء و قابل اعتماد کتب حضرت علی کے سابق الایمانی کے قائل ہیں چنانچہ تاریخ الامم والملوک میں ہے۔ قال ابن سعد قال الواقدی و اجتمع اصحابنا علی ان علیاً اوّل من اسلم بعد ما تبنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ یعنی ابن سعد کہتے ہیں کہ واقدی نے کہا ہے کہ تمام صحابہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جناب رسولِ خدا کے مبعوث ہونیکے بعد سب سے پہلے حضرت علی ابن ابی طالبؑ نے اپنے آپ کو اللہ اور اسکے رسولؐ کو سونپا۔ اسی کتاب میں ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم الاثنین وصلی علیؑ یوم الثلاثاء الخ یعنی جابر بن عبد اللہ انصاری سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا پیر کے دن رسالت پر مبعوث ہوئے (اور اسکے دوسرے دن) علیؑ نے سہ شنبہ یعنی منگلوار کی صبح کو آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ دیکھو تاریخ الامم والملوک ابن جریر طبری جزو دوم ص ۲۱۱ تا ص ۲۱۴ ان کے علاوہ یہی مضمون ایمان و نماز مختلف الفاظ میں حضرات اہلسنّت کی مندرجہ ذیل معتبر کتابوں میں بھی موجود ہے۔

۱ - استیعاب برحاشیہ اصابہ طبع مصر جلد ۳ ص ۲۹ و استیعاب جلد ۲ ص ۳۲ و ص ۲۷ ترجمہ علی ص ۳۴۰/۳۴۱ و ص ۴۸۶

۲ - اصابہ ابن حجر مکی ترجمہ عبد اللہ ابن سعد جلد دوم ص ۲۷۴ و جلد ۴ ص ۲۶۹

۳ - ارجح المطالب ص ۸۳ و ص ۳۴۷/۴۴۸ و ص ۴۰۱ و ص ۳۸۷/۴۸۶ ...

۴ - سیرۃ النبی عبد الملک بن ہشام جزو اول ص ۲۶۴/۲۶۷ تا ...

۵ - تاریخ بغداد خطیب بغدادی جزو اوّل ص ۱۳۴

۶ - کتاب المناقب اخطب خوارزم ص ۲۲/۲۵ و ص ۳۱ و ص ۱۹/۲۰ و ص ۲۳۔

۷ - مطالب السئول محمد بن طلحہ ص ۳۸۔

۸ - حیوٰۃ الحیوان دمیری جزو اوّل ص ۵۵

۹ - تاریخ کامل ابن اثیر جزری جزو دوم ص ۲۰/۲۱

۱۰ - تاریخ الامم طبری جزو دوم ص ۲۱۱/۲۱۲ و ص ۲۱۳/۲۱۴

۱۱ - تاریخ ابن کثیر شامی جزو سوم ص ۲۴/۲۵ جزو سابع ص ۲۲۲/۲۲۳

۱۲ - مسند ابی داؤد طیالسی جزو اول ص ۲۶ حدیث ۱۸۹ و جزو سوم ص ۹۳ حدیث ۶۷۸۔

۱۹ - روضۃ الصفا جلد دوم ص ۲۷۶

۲۰ - میزان الاعتدال ذہبی جزو دوم ص ۲۱۲

۲۱ - یواقیت الجواہر عبد الوہاب شعرانی طبع مصر جلد ۱ ص ۱۰۶

۲۲ - صواعق محرقہ باب تاسع فصل اول ص ۷۲ و فصل ۴ ص ۷۴

۲۳ - مسند احمد حنبل جزو اوّل ص ۹۹/۱۴۱ ص ۲۰۹/۳۳۱ ص ۳۷۳ و جزو ۴ ص ۳۶۸/۳۷۱ و جزو ۵ ص ۲۶۔

۲۴ - انسان العیون فی سیرۃ الامون جزو اول برہان الدین حلبی ص ۳۰۳۔

۲۵ - کفایت الطالب الگنجی باب خامس والعشرون ص ۱۲۴/۱۲۵

۲۶ - تاریخ خمیس دیار بکری جزو اوّل ص ۲۴۳

۲۷ - تاریخ ابی الفدا جزو اوّل ص ۱۱۶

۲۸ - مستدرک حاکم جزو سوم ص ۱۱۱ لغایت ص ۱۳۶

۲۹ - سنن ترمذی کتاب ۴۶ باب ۲۰

۳۰ - ریاض النضرہ طبری باب ۴ فصل ۴ ص ۱۵۷ تا ص ۱۵۹/۲۰۳ و جزو دوم باب ۴ فصل تاسع ص ۲۳۶

۳۱ - تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۱۳ و مطبوعہ بار سوم ۱۳۳۱ھ ص ۹۰

۱۳ - تاریخ حبیب السیر جلد اول جزو سوم ص ۱۵ .
۱۴ - تاریخ مروج الذہب مسعودی مطبوعہ بولاق مصر ۱۲۸۳ھ جزو اول ص ۳۰۷ .
۱۵ - تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی جزو سابع ترجمہ علی ص ۳۳۶
۱۶ - سیرۃ العلویہ حیدر علی حنفی حصہ اول ص ۳۱ تا ص ۴۳
۱۷ - کنز العمال علی متقی جزو چھٹی ص ۴۰۰ حدیث ۶۰۸۸ / ۶۰۸۹
۱۸ - مسند زید بن علی حدیث ص ۹۷۱

۳۲ - خصائص نسائی ص ۱۹ و ص ۶۳ .
۳۳ - در منثور سیوطی طبع مصر جلد ۵ ص ۲۶۳
۳۴ - کنز العمال جلد ۶ ص ۳۹۲/۴۰۵ و ص ۳۹۸/۳۹۵ و ص ۱۵۳/۱۵۶ حدیث ۶۱۰/۲۶۰۹
۳۵ - تقریب التہذیب عسقلانی ص ۲۴۲
۳۶ - مقدمہ مسند امام ابو حنیفہ از محمد حسن ص ۳۲ .

نصرت اسلام

حضرت علی علیہ السلام کی شجاعت مردانگی و بہادری اور نصرت اسلامی کا ایک زمانہ قائل ہے اسلام کیلئے ایسی قربانیاں کوئی نہ کر سکتا ہے اور نہ کوئی کر سکا جان کے خوف سے بکثرت نامور لوگ اسلامی محاربوں سے بھاگ نکلتے تھے مگر الحمد اللہ کہ علیؑ شیر خدا بے خوف خطر حفاظت اسلام و حفاظت رسول فرماتے رہے۔ آپ کی شجاعت تیغ زنی اور نصرت اسلامی سے کوئی مخالف انسان کبھی انکار نہیں کر سکتا احد و بدر احزاب و خیبر اور حنین وغیرہ اور دوسری مشہور لڑائیوں میں آپ کے کارہائے نمایاں نے دشمنوں کے دل میں گہرے ناسور ڈالدیئے تھے جنکو ہمارے بھائی بھی تسلیم کرتے ہیں یہاں صرف چند لڑائیوں کا ذکر اختصار سے کیا جاوے گا ۔

نام جنگ	علمبردار	کل تعداد مقتولین	تعداد نفوس جو حضرت علیؑ نے قتل کیے	ثبوت شجاعت و حفاظت اسلام
بدر	حضرت علی علیہ السلام	۷۰	۳۵	تمدن اسلام جرجی زیدان حصہ اول ص ۴۴ : اردو ترجمہ تاریخ ابن خلدون جلد سوم ص ۸۳ تاریخ کامل جزو دوم ص ۴۴/۴۴ : تاریخ خمیس جزو اول ص ۴۱۸/۴۲۶ و ص ۴۲۷ مستدرک حاکم جزو سوم ص ۱۱ و تاریخ واقدی نولکشور ص ۱۱۳
احد	حضرت علی علیہ السلام	۰	کشتوں کے پشتے لگا دیئے	تاریخ کامل جزو دوم ص ۵۵ و تاریخ طبری جزو سوم ص ۱۷ ذکر ۳ھ و ص ۱۴/۲۳ ۔ و مدارج النبوت نولکشور جلد دوم ص ۹۷ .
احزاب	حضرت علی علیہ السلام	۰	کشتوں کے پشتے لگا دیئے	ینابیع المودت باب الثالث والعشرون ص ۹۴/۹۵ : حیوٰۃ الحیوان الکبریٰ دمیری جزو اول ص ۲۷۴ تم ارجح المطالب باب سوم ص ۳۴۷ تاریخ خمیس جزو اول ص ۵۳۷/۴۸۹ : تاریخ کامل جزو دوم ص ۶۸ مستدرک

نام جنگ	علمبردار	کل تعداد مقتولین	تعداد و نفوس جو حضرت علیؑ نے قتل کیے	ثبوت شجاعت و حفاظت اسلام
احزاب	حضرت علی علیہ السلام	.	کشتوں کے پشتے لگا دیئے	حاکم جز سوم کتاب المغازی صفحہ ۳۲ و تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم ذکر جنگ احزاب دیگر کتب تواریخ
خیبر	حضرت علی علیہ السلام	.	کشتوں کے پشتے لگا دیئے	سیرۃ النبی جلد اول صفحہ ۳۵۲ و تقطیع کلاں صفحہ ۳۵۶ اور دیگر بکثرت کتب تواریخ و تاریخ الخلفاء سیوطی حالات علیؑ
حنین	حضرت علی علیہ السلام	.	کشتوں کے پشتے لگا دیئے	باقی لوگ بھاگ گئے حضرت علیؑ چند آدمیوں کے ساتھ آنحضرت کے ساتھ رہے اور شدید قتال کیا۔ دیکھو کنز العمال جز خامس صفحہ ۳۰۴ حدیث ۵۵۹۷/۵۵۹۸ و صفحہ ۳۰۶ حدیث ۵۶۰۷ مسند احمد حنبل جز اول صفحہ ۲۰۷/۴۵۳ و جز ۴ صفحہ ۲۸۱/۳۰۴ و روضۃ الصفا صفحہ ۲۱۲ وغیرہ دیگر کتب تواریخ و مغازی

حضرت علیؑ کی شخصیت

حضرت علیؑ کی عظیم الشان شخصیت کا دوست تو دوست دشمن کو بھی اعتراف ہے درحقیقت آپکی عظیم الشان شخصیت تکمیل اسلام کیلئے وقف تھی غدیر میں آپ ہی کی وجہ سے اسلام مکمل ہوا اسلام کے ہر مرحلہ پر بصدق دل کام آئے۔ آپ ہی کی تلوار کیوجہ سے آپ کے اعداء اسلام کے خلاف کچھ نہ کر سکتے تھے ہمارے برادرانِ اسلام کو بھی آپکی اعلیٰ وارفع شخصیت کا اعتراف ہے چنانچہ صاحب ینابیع المودت اس طرح آپ کی شخصیت کے بارے میں قول رسولؐ تحریر کرتے ہیں۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی یوم فتحت خیبر لولا ان تقول فیک طوائف من امتی ما قالت النصاریٰ فی عیسیٰ بن مریم لقلت فیک الیوم مقالا بحیث لا تمر علیٰ ملاء من المسلمین الا اخذوا من تراب رجلیک و فضل طہورک لیستشفون بہ ...... یا علی انت تؤدی دینی و تقاتل علیٰ سنتی الخ یعنی خیبر والے دن آنحضرت نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ اگر میری امت کے لوگ تیرے حق میں وہ نہ کہنے لگتے جو باتیں وہ حضرت عیسیٰؑ کے حق میں کہتے ہیں تو میں آج تیرے متعلق وہ حقائق آمیز کلمات بیان کرتا کہ پھر تم جس جماعت مسلمین کی طرف جاتے وہ تمہارے پاؤں تلے کی مٹی اور غسل کا پانی لیتے تاکہ اس سے وہ اندرونی و بیرونی امراض سے نجات حاصل کریں۔ .... اے علیؑ تو میری ذمہ داریوں کو پورا کریگا۔ اور میری سنت کیلئے جنگ کریگا۔ دیکھو ینابیع المودت طبع اسلامبول ۱۳۱۱ھ باب ۱۳ صفحہ ۶۳ و باب رابع والاربعون فی تفسیر ثم کلمی و حدیث لولا ان تقول فیک الخ اور دیکھیے

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی بن ابیطالب لولاک یا علی ما عرف المومنون من بعدی

یعنی فرمایا رسو لخدا صلعم نے کہ یا علیؑ اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن کی شناخت نہ ہو سکتی دیکھو ریاض النضرہ محب الدین طبری جزو دوم باب چہارم فصل سادس صـ ۲۰۲ وکنز العمال علی متقی جز سادس صـ ۴۰۲ حدیث عـ ۶۱۱۴ علامہ فواد افرام لبستانی استاد الادب العربیہ فی کلیۃ القدیس یوسف بیروت اپنی کتاب روائع کے صـ ۶۰ وصـ ۶۶۱ کے اندر علی کی شخصیت کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے وغیرہ -

حضرت علی کے خطابات

دربار رسالت سے حسن خدمت وکارکردگی اسلامی کے عوض جسقدر خطابات حضرت علیؑ کو ملے وہ کسی دوسرے کے نصیب نہیں ہوئے آپ کے خطابات والقاب تو بکثرت ہیں اسجگہ بخوف طوالت صرف چند کا بیان کرنا چاہتا ہوں ہمارے برادران اہل جماعت اور انکی کتب معتمدہ وعلماء معتبرہ اس امر میں ہمارے ہم نوا ہیں ان خطابات والقابات کا ایک مختصر سا نقشہ پیش خدمت کرتا ہوں

خطاب والقاب حضرت علی علیہ السلام	ثبوت از کتب معتمدہ اہل جماعت
النظر الی وجھہ علی عبادۃ (ترجمہ) علی کے منہ کو دیکھنا عبادت ہے	(۱) - ینابیع المودت شیخ سلیمان بلخی باب ۱۹ - صـ ۸۹ باب الحادی والخمسون صـ ۱۴۳ = (۲) مستدرک علی الصحیحین جز سوم کتاب معرفۃ الصحابہ ترجمہ علی صـ ۱۴۱ وصـ ۱۴۲ = (۳) صواعق محرقہ ابن حجر مکی باب تاسع فصل دوم حدیث خامس العشر صـ ۷۳ = (۴) ریاض النضرہ محب الدین طبری جزو دوم باب چہارم فصل تاسع صـ ۲۱۹/۲۲۰ = (۵) تاریخ الخلفاء سیوطی ترجمہ اردو مطبع زمیندار لاہور بار سوم صـ ۹۳ = (۶) مفتاح النجا الابرار میرزا محمد بن معتمد خان صـ ۳۹ = (۷) کنز العمال علی متقی جز سادس صـ ۱۵۲ حدیث عـ ۲۵۱۳ وصـ ۱۵۸ حدیث عـ ۲۶۵۸ = (۸) - اسعاف الراغبین محمد بن صبان صـ ۱۴۵ = (۹) نور الابصار شبلنجی صـ ۷۳ =
ذکر علی عبادۃ	(۱) کنز العمال علی متقی جزو سادس صـ ۱۵۲ حدیث عـ ۲۵۱۲ ۔ (۲) صواعق محرقہ ابن حجر مکی باب تاسع فصل دوم حدیث ثامن والعشرون صـ ۷۴ ۔ (۳) کتاب المناقب اخطب خوارزم صـ ۲۵۲ ۔ (۴) الروضۃ الندیہ صـ ۱۵۴ ۔ (۵) سیرت العلویہ حافظ علی حیدر حنفی حصہ سوم صـ ۲۶۴ ۔ (۶) تفریح الاحباب صـ ۳۲۳/۳۲۴ و صـ ۳۵۲/۳۵۳ ۔ (۷) ینابیع المودت شیخ سلیمان بلخی باب سادس صـ ۱۲۹ ۔
اخو رسول اللہ	(۱) ریاض النضرہ جلد دوم صـ ۲۱۳ وجلد اول صـ ۱۵ وصـ ۱۶ وجلد ۲ صـ ۱۲۳/۱۲۴ ۔ (۲) سیرت النبی ابن ہشام جلد اول صـ ۲۸۱ ۔ (۳) تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم صـ ۴ ۔ (۴) تاریخ ابن خلدون اردو جلد سوم صـ ۹۳ ۔ (۵) کنز العمال جلد ششم صـ ۳۹۶ وجلد ہفتم صـ ۵۴ وصـ ۳۹۰ ۔ (۶) تاریخ ابو الفدا جلد ۱ صـ ۱۲۷ ۔ (۷) استیعاب ترجمہ علی صـ ۴۶ ۔ (۸) فتح الباری جز سابع صـ ۲۱۱ ۔ (۹) تذکرہ خواص

	الامۃ باب دوم ص ۱۳ ۔ (۱۰) تاریخ الخلفاء سیوطی اردو طبع سوم مطبع زمیندار لاہور ص ۹۳ ۔
ماکفر باللہ قط علیؑ نے کبھی بھی خدا سے کفر نہیں کیا ۔	(۱) درمنثور جلال الدین سیوطی جز پنجم ص ۲۶۳ ۔ (۲) صواعق محرقہ باب تاسع فصل اول ص ۷۳ علیؑ نے کبھی بت پرستی نہیں کی ۔ (۳) کفایت الطالب باب رابع والعشرون ص ۴۶ ۔ (۴) تاریخ خمیس حسین دیار بکری جز اول ص ۳۳۳ ۔ (۵) تاریخ الخلفاء سیوطی ص ۱۱۳ و مطبوعہ بار سوم ۱۳۱۳ھ ص ۹۰ ۔
کامل الایمان	(۱) ریاض النضرہ جز دوم باب چہارم فصل تاسع ص ۲۳۶ ۔ (۲) ینابیع المودت شیخ سلیمان بلخی باب تیرہ ص ۶۴ ۔ (۳) کنز العمال جز ششم ص ۱۵۶ حدیث ۲۶۱۱ ۔ (۴) درمنثور طبع مصر جلد ۵ ص ۲۶۳ (۵) تاریخ طبری جلد دوم ص ۳۱۱ و ص ۲۱۲ ۔
کامل الایمان ضربت علیؑ یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامت	(۱) ینابیع المودت باب ثالث والعشرون ص ۹۵ ۔ (۲) ارواح المصطفےٰ ص ۱۵ صدر الدین ۔ (۳) سیرت حلبیہ علی بن برہان الدین جز سوم ص ۳۴۱ ۔ (۴) مستدرک علی الصحیحین عبداللہ حاکم جز سوم کتاب المغازی ص ۳۲ ۔ (۵) کتاب المناقب اخطب خوارزم ص ۴۷ ۔
اکمال الایمان علیؑ امیرھا و شریفھا	(۱) اسعاف الراغبین محمد صبان برحاشیہ نور الابصار ص ۱۴۹ ۔ (۲) صواعق محرقہ ابن حجر مکی باب تاسع فصل ثالث ص ۷۶ ۔ (۳) ینابیع المودت مطبوعہ اسلامبول باب الثانی والاربعون ص ۱۲۵/۱۲۶ ۔ (۴) کنز العمال علی متقی جز سادس ص ۱۵۳ حدیث ۲۵۳۸ ۔ (۵) ریاض النضرہ محب الدین طبری جز دوم باب چہارم ص ۲۰۷ ۔ (۶) حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم جلد اول ص ۶۴ ۔ (۷) تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی ص ۸ ۔ (۸) کفایت الطالب ص ۵۴ ۔ (۹) وسیلۃ النجاۃ محمد مبین ص ۶۶ ۔ (۱۰) تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع زمیندار لاہور بار سوم ترجمہ اردو ص ۹۳ ۔
ساقیِ حوضِ کوثر	(۱) کتاب مناقب اخطب خوارزم ص ۴۲ ۔ (۲) تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۳ سبط ابن جوزی ۔ (۳) مستدرک حاکم جز سوم ص ۱۳۸ ۔ (۴) ینابیع المودت قندوزی باب الرابع والاربعون ص ۱۳۳ ۔ (۵) مجمع الفوائد من جامع الاصول و مجمع الزوائد جلد دوم ص ۲۱۲ ۔
خلیفہ و وزیر	(۱) مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ عاشرہ و مودۃ سادسہ ۔ (۲) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان بن ابراہیم مطبوعہ اسلامبول ۱۳۰۱ھ باب سادس والخمسون ص ۲۵۸ ۔ (۳) ریاض النضرہ جلد دوم باب چہارم فصل ششم ص ۱۶۳/۱۶۸ و ص ۲۰۳ ۔ (۴) تاریخ الامم والملوک محمد بن جریر طبری جز دوم ص ۲۱۷ ۔ (۵) تاریخ کامل ابن الاثیر جزری جز دوم ص ۲۲ ۔ (۶) مسند احمد حنبل جز اول ص ۳۳۱ ۔ (۷) مستدرک حاکم جز سوم ص ۱۳۳ ۔ (۸) روضۃ الصفا جلد دوم ص ۲۷۸/۲۷۹ ۔ (۹) تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم ص ۱۶۰ ۔ (۱۰) البدایہ والنہایہ ابن کثیر شامی فی التاریخ جز سوم ص ۴۰ ۔ (۱۱) منہاج السنۃ ابن تیمیہ جز چہارم ص ۸۰ ۔ (۱۲) نسیم الریاض احمد شہاب الدین خفاجی شرح کفایت الطالب باب الحادی ۔ (۱۳) تاریخ الخلفاء سیوطی اردو بار سوم مطبع زمیندار لاہور ۱۳۳۱ھ ص ۹۱ ۔

خطابات والقاب حضرت علیؑ	ثبوت از کتب معتمدہ اہل جماعت
حجۃ اللہ	(۱) کنز العمال جز سادس ص ۱۵۷ حدیث ۲۶۳۲ ۔ (۲) مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ چہارم ۔ (۳) ینابیع المودت شیخ سلیمان مطبوعہ اسلامبول باب سابع ص ۵۵ و باب سادس والخمسون ص ۲۴۸ و ص ۱۷۹ ۔ (۴) ریاض النضرہ محب طبری جز دوم باب چہارم فصل ششم ص ۱۹۳ ۔
قسیم النار والجنۃ	(۱) ینابیع المودت مطبوعہ اسلامبول ۱۳۰۱ھ باب سادس العشر ص ۸۳ تا ص ۸۶ ۔ (۲) کنز العمال جز سادس ص ۴۰۲ حدیث ۶۱۱۲ ۔ (۳) صواعق محرقہ ابن حجر کی باب تاسع فصل ثانی ص ۷۵ ۔ (۴) ریاض النضرہ محب طبری جز دوم باب چہارم فصل ششم ص ۱۷۳/۱۷۴ و ص ۲۰۳ و فصل ثامن ص ۲۱۱ ۔ (۵) روضۃ الندیہ صلاح الامیر ص ۱۵۰ لغایت ص ۱۵۵ ۔
کراس غیر فرار	(۱) تاریخ الامم والملوک طبری جز سوم ص ۹۳/۹۴ ۔ (۲) تاریخ ابی الفدا جز اول ص ۱۴۰ ۔ (۳) سیرۃ النبی شبلی نعمانی جلد ۱ حصہ اول ص ۳۵۶ ۔ (۴) روضۃ الاحباب ص ۳۸۵ ۔ (۵) تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم ص ۵۶ ۔ (۶) طبقات ابن سعد جلد دوم ق ۱ ص ۸۰/۸۱ ۔ (۷) صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم حدیث دوم ص ۷۳ (۸) سیرۃ العلویہ ص ۲۳۹ ۔ (۹) شرف المؤید شیخ یوسف ص ۷۵ ۔ (۱۰) فتح الباری جز سابع ص ۳۶۵/۳۶۶ ۔ (۱۱) روضۃ الصفا جلد دوم ص ۳۷۴/۳۷۵ (۱۲) حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم جز اول ص ۶۲ وغیرہ ۔ (۱۳) تاریخ کامل جلد ۲ ص ۸۳/۸۴ ۔ (۱۴) تاریخ خمیس جلد ۲ ص ۵۳ ۔ (۱۵) خصائص نسائی ص ۱۱/۱۲ ۔ (۱۶) تذکرۃ خواص الامۃ ص ۱۵ ۔ (۱۷) مستدرک حاکم جلد ۳ کتاب المغازی ۔ (۱۸) ریاض النضرہ جلد ۲ باب ۴ فصل ۶ ص ۱۸۴ ۔
برادر و وصی و وارث حضور پرنور ۔	(۱) مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ سابعہ والسادسہ ۔ (۲) ینابیع المودت الباب الحادی والخمسون شیخ سلیمان بن ابراہیم ص ۲۵۳/۲۴۴ و ص ۲۵۱/۲۲۲ و ص ۴۸/۴۹ ۔ (۳) تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی ص ۳۶ ۔ (۴) مستدرک علی الصحیحین حاکم جز سوم ص ۱۳۵ ۔ (۵) وسیلۃ النجات ص ۔ (۷) مطالب السئول محمد بن طلحہ ص ۲۴ ۔ (۸) کتاب المناقب اخطب خوارزم ص ۱۰/۱۱ و ص ۱۱ ۔ (۹) تاریخ طبری جز دوم ص ۲۱۷ (۱۰) کنز العمال جز سادس ص ۱۵۴ حدیث ۲۵۴۰ ۔ (۱۱) تفریح الاحباب ص ۳۱۲/۳۱۳ ۔ (۱۲) تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم ص ۱۶ ۔
ولی ۔ وصی ۔ قاتل الناکثین ۔ و القاسطین ۔ خیبر ہارون صاحب اللوی ۔ کاشف الکرب ابوالریحانتین بیضۃ البلد	(۱) تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی ص ۳ ۔ (۲) مطالب السئول باب اول فصل سوم ص ۱۳ وغیرہ

اپنے جانشین کے لئے دعائے آنحضرتؐ

حضرت موسیٰ علیٰ نبینا علیہ السلام نے اپنے جانشین کیلئے دعا مانگی تھی جس کا ذکر قرآن میں ہے اسی طرح تاجدار اسلام و سرکار رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے وارث و جانشین حضرت علیؑ کیلئے دعا مانگی جس کا اعتراف ہمارے برادران اہل سنت والجماعت کے علماء معتبر کو ہے جسکا ثبوت انکی ذیل کی کتب معتمدہ و حدیث متواترہ صحیحہ میں موجود ہے چنانچہ سید علی ہمدانی اپنی کتاب مودۃ القربیٰ مودۃ سادس میں تحریر فرماتے ہیں :- عن انس قال قال رسول اللہ ان اللہ اصطفانی علی الانبیاء واختار لی وصیاً واخترت ابن عمی وصیی وشد بہ عضدی کما شد عضد موسیٰ باخیہ ھارون وھو خلیفتی ووزیری ولو کان بعدی نبیا لکان لہ النبوۃ " (یعنی انس بن مالک سے مروی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ کو تمام انبیاء پر فوقیت درجہ دیکر چن لیا ہے۔ اور اسی نے میرے لئے وصی منتخب کیا ہے۔ اور اسی نے میرے بازو کو اس سے مضبوط کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کے بازو کو اس کے بھائی ہارون سے مضبوط کیا تھا۔ اسی بنا پر میں نے اپنے چچازاد بھائی کو اپنا وصی چنا ہے۔ پس وہ میرا خلیفہ اور میرا وزیر ہے۔ اور اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو نبوت اس کے لئے ہوتی ۔

۱ - مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ سادسہ فضائل علیؑ ۔
۲ - ریاض النضرہ جزو دوم باب چہارم فصل سادس صفحہ ۱۶۳ ۔
۳ - تذکرہ خواص الامۃ باب دوم صفحہ ۹ ۔
۴ - مفتاح النجا فی مناقب آل عبا ر وغیرہ ۔
۵ - بخاری جلد دوم مناقب علیؑ صفحہ ۲ ۔
۶ - مسلم جزو ۷ مناقب علی صفحہ ۱۲ ۔
۷ - سنن ابن ماجہ جزو اول صفحہ ۵۵ ۔
۸ - مستدرک حاکم جلد سوم صفحہ ۱۰۹/۱۳۳ ۔
۹ - استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۷۳ ترجمہ علی ۔
۱۰ - مسند داؤد طیالسی صفحہ ۲۸/۲۵ حدیث ۲۰۳/۲۰۵ و ۲۰۹/۲۱۳ ۔
۱۱ - طبقات ابن سعد جلد ۳ ق ۱ صفحہ ۱۴ ۔

تعین خلافت

حضرت علیؑ کا خلیفہ رسول ہونا باعتقاد شیعہ اثنا عشریہ بحکم خدا سے ہے۔ اس لئے سرکار رسالت نے حضرت علیؑ کو اپنا جانشین و خلیفہ بحکم ایزدی مقرر کیا اور بہت سے مواقع پر اسکا اظہار فرمایا کہ علیؑ میرا وصی و وزیر و خلیفہ ہے ہمارے اہلسنّت والجماعت بھائی اس اعتقاد میں ہمارے ہم نوا ہیں چنانچہ انکے قابل اعتبار علماء اور قابل اعتماد کتابوں میں اسطرح مرقوم ہے :- عن ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیلۃ اسری بی الی السماء نظرت الی ساق العرش الایمن فرأیت کتاباً فہمتہ محمد رسول اللہ ایدتہ بعلی ونصرتہ بہ " (یعنی ابو حمراء سے

روایت ہے کہ جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ معراج کی رات کو جب میرا گذر آسمانوں پر سے ہوا تو میں نے ساق عرش پر یہ لکھا دیکھا جس کا مطلب مجھ پر یہ منکشف ہوا کہ محمد خدا کا رسول ہے میں نے اسکی تائید و نصرت علیؑ کے ذریعہ سے کی ہے۔ ملاحظہ ہوں کتب ذیل۔

۱۔ روضۃ الندیہ محمد بن صلاح الامیر صفحہ ۱۵
۲۔ کنز العمال جز سادس صفحہ ۵۹ احادیث نمبر ۲۶۵۹ لغایت ۲۷۶۳
۳۔ ارجح المطالب عبید اللہ امرتسری باب اول صفحہ ۴۳
۴۔ ریاض النضرۃ طبری جز دوم باب ۴ فصل ششم صفحہ ۱۶۸/۱۷۲
۵۔ در منثور جز دوم صفحہ ۱۱۹ فی قولہ ھوالذی ایدک بنصرہ المومنین۔
۶۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم صفحہ ۲۹۸
۷۔ ینابیع المودت مطبوعہ اسلامبول باب دوم صفحہ ۱۹
۸۔ مودت القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ ثامنہ
۹۔ ازالۃ الخفا شاہ ولی اللہ۔
۱۰۔ توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل۔ شہاب الدین احمد

علیؑ کا حق امت پر مثل باپ کے ہے

جناب تاجدار رسالت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و تاجدار امامت و خلافت بلا فصل حضرت علی علیہ السلام اس امت کے باپ ہیں۔ جسقدر حقوق آنحضرت صلعم کو اپنی امت پر حاصل ہیں بعینہٖ وہی حقوق امیر المومنین علی علیہ السلام کو حاصل ہیں۔ ہمارے برادران اہلسنت والجماعت کے جید علماء اور انکی معتبر کتب اس پر شاہد ہیں۔ چنانچہ شیخ سلیمان بلخی قندوزی صاحب ینابیع المودت کہتے ہیں:- اخرج موفق الخوارزمی بثلاثۃ طرق عن جابر بن عبد اللہ وعن عمار بن یاسر وعن ابی ایوب الانصاری قالوا قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم حق علی علی المسلمین حق الوالد علی ولدہ الخ۔ یعنی موفق خوارزمی نے تین طرق سے حضرت جابر بن عبداللہ و حضرت عمار بن یاسر و حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے۔ کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ علیؑ کا حق مسلمانوں پر مثل باپ کے حق کے اپنی اولاد پر ہے۔ ثبوت کیلئے کتب ذیل ملاحظہ ہوں

۱۔ ینابیع المودت جز اول باب الحادی والاربعون طبع اسلامبول صفحہ ۲۱۳
۲۔ الارجح المطالب عبداللہ امرتسری باب چہارم صفحہ ۵۹۵
۳۔ ریاض النضرہ محب طبری جز دوم باب چہارم فصل سادس صفحہ ۱۷۲
۴۔ تاج الدرہ شرح قصیدہ بردہ بر شعر سہ احوال متقی حرز ملتہ
۵۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم۔

رسالت و امامت کی منزلت

حضرت تاجدار مدینہ نے اپنی اور علیؑ کی ذات و نفس کو متعدد مرتبہ ایک ہی بیان کیا ہے اور امت کو سنا کر بتایا ہے۔ کہ جیسا میں تمہارا مطاع ہوں ویسا علیؑ تمہارا مطاع ہے ہمارے

برادران اہل جماعت بھی اس امر میں متفق ہیں۔ چنانچہ انکے اکثر علماء متبحر اور انکی کتب معتمدہ اس امر کی شاہد ہیں عن حبشی بن جنادہ قال یحییٰ بن آدم اسلوبی وکان قد شهد یوم الحجۃ الوداع قال قال رسول الله صلے الله علیہ وآلہ وسلم علیؑ منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی الخ۔ یعنی حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا حجۃ الوداع کے دن کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور میری امانت (رسالت) کو سوائے میرے یا علیؑ کے کوئی دوسرا اور نہیں ادا کر سکتا دیکھو مزید مندرجہ ذیل کتب :-

مسند احمد حنبل جزء سوم صفحہ $\frac{۴۸۳}{۴۸۳}$ جزء ۴ صفحہ $\frac{۱۶۴}{۱۶۵}$ جزء ۵ صفحہ ۲۰۴

کنز العمال علی متقی جزء سادس صفحہ ۱۵۳ حدیث نمبر ۲۵۳۱

-مستدرک علی الصحیحین جزء سوم صفحہ ۱۳۰

-البدایہ والنہایہ ابن کثیر جزء سابع صفحہ $\frac{۲۲۴}{۳۴۴}$ و صفحہ ۳۵۶

-تفریح الاحباب محدث حسن علی صفحہ $\frac{۳۱۹}{۳۳۹}$ -

-مشکوٰۃ المصابیح مناقب علی صفحہ ۵۶۴ شیخ ولی الدین محمد

-صحیح بخاری جزء دوم باب مناقب علی -

نزل الابرار معتمد خان صفحہ ۹

-اشعۃ اللمعات عبدالحق فی شرح مشکوٰۃ مجلد ۴ طبع لکھنؤ صفحہ ۳۶۸

-روضۃ الندیہ صلاح الامیر صفحہ ۱۶۰ -

۱۱-کتاب المناقب اخطب خوارزم صفحہ ۹۷

۱۲-اسعاف الراغبین محمد صبان مصری صفحہ ۱۴۱

۱۳-سیرت حلبیہ جزء سوم صفحہ ۲۶

۱۴-سنن ابن ماجہ جزء اول صفحہ ۵۶

۱۵-صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم صفحہ $\frac{۷۳}{۷۵}$

۱۶-ریاض النضرہ محب طبری جزء دوم باب ۴ فصل ۶ صفحہ $\frac{۱۶۳}{۱۶۴}$

۱۷-ینابیع المودت باب سابع طبع اسلامبول صفحہ ۵۳ تا صفحہ ۵۶

۱۸-مصابیح السنۃ البغوی جزء دوم صفحہ ۲۷۵

۱۹-تذکرہ خواص الامۃ ابن جوزی باب دوم صفحہ $\frac{۴۳}{۴۳}$

۲۰-وسیلۃ النجاۃ محمد مبین صفحہ ۸۴ -

اطاعتِ حضرت علیؑ

ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت علیؑ کی اطاعت مثل اطاعت رسول بفرمان رسولؐ امت محمدی پر واجب ہے جس جس نے حضرت علیؑ کی اطاعت نہیں کی وہ نافرمان رسولؐ ہے۔ ہمارے حضرات اہل تسنن بھائی اس عقیدہ میں ہم سے متحد ہیں۔ چنانکہ انکے ہاں کی کتب میں تحریر ہے :- عن ابی ذر رضی الله عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم لعلی بن ابی طالب رضی الله عنہ من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی فقد عصا الله ومن اطاعك فقد اطاعنی ومن عصاك فقد عصانی ھذا حدیث صحیح الاسناد الخ یعنی حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے علیؑ سے فرمایا کہ اے علیؑ جس نے میری اطاعت کی اُس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے خدا کی نافرمانی کی۔ اور جس نے اے علیؑ تیری اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی جس نے تیری نافرمانی کی اُسنے میری نافرمانی کی یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔ دیکھو مزید کتب :-

۱- وسیلۃ النجاۃ مولوی محمد مبین صفحہ ۹۳
۲- کنز العمال جزء سادس صفحہ ۱۵۶ حدیث نمبر ۲۵۹۱
۳- نزل الابرار میرزا محمد ابن معتمد بدخشانی صفحہ ۲۳
۴- ریاض النضرہ جزء دوم باب چہارم فصل ششم صفحہ ۱۶۷
۵- مستدرک حاکم جزء سوم کتاب معرفۃ الصحابہ صفحہ ۱۳۱/۱۲۸
۶- ینابیع المودت طبع اسلامبول باب ثالث والاربعون صفحہ ۱۳۸

ایذاء علیؑ

حسب فرمان واجب الاذعان حضرت تاجدار رسالت صلعم جس نے جسقدر حضرت علی کو ایذا و تکلیف پہنچائی اس نے اسیقدر ایذا رسول اللہ کو پہنچائی۔ ہمارے اہل جماعت بھائی ہمارے اس عقیدہ سے متفق ہیں چنانچہ انکی کتب میں انکے معتبر علما نے اس امر میں ہم سے اتفاق کیا ہے:- قال یا عمرو واللہ لقد اذیتنی قلت اعوذ باللہ ان اوذیک یا رسول اللہ قال بلیٰ من اذی علیاً فقد اذانی۔ الخ

یعنی فرمایا رسول خدا نے اے عمرو خدا کی قسم تو نے مجھ کو تکلیف و ایذا دی میں نے جواب دیا کہ میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں کہ آپ کو ایذا دوں حضور نے فرمایا کہ ہاں واقعی تو نے مجھ کو ایذا دی ہے کیونکہ جس نے علی کو ایذا دی اُسنے مجھ کو ایذا دی دیکھو کتب ذیل:-

۱- مسند احمد حنبل جزء سوم صفحہ ۴۸۳
۲- صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم حدیث نمبر ۱۶ صفحہ ۷۳
۳- ریاض النضرہ جزء دوم باب چہارم فصل ششم صفحہ ۱۶۵/۱۶۶
۴- البدایہ والنہایہ فی التاریخ جزء سابع صفحہ ۳۴۶
۵- کتاب المناقب اخطب خوارزم صفحہ ۱۱۳/۱۱۸
۶- رواج المصطفےٰ صدر الدین حنفی صفحہ ۱۷
۷- کنز العمال جزء سادس صفحہ ۱۵۳ حدیث نمبر ۲۵۱۹ و صفحہ ۳۹۹ حدیث نمبر ۶۰۸۳
۸- کفایت الطالب گنجی باب ثامن والستون صفحہ ۱۴۳/۱۴۴
۹- مستدرک حاکم جزء سوم صفحہ ۱۲۲
۱۰- نور الابصار شبلنجی صفحہ ۷۳
۱۱- استیعاب ابن عبد البر جزء دوم صفحہ ۴۴۴
۱۲- تفریح الاحباب حسن علی محدث صفحہ ۳۱۳/۳۲۱
۱۳- تذکرہ خواص الامۃ باب دوم فی ذکر فضائلہ علیہ السلام
۱۴- اسعاف الراغبین ابن صبان صفحہ ۱۴۵
۱۵- تاریخ الخلفاء سیوطی بار سوم ترجمہ اردو مطبع زمیندار لاہور صفحہ ۹۳۔

من سبّ علیاً فقد سبّنی

حضرت علیؑ پر سب کرنا گناہ کبیرہ اور کفر ہے۔ بعض لوگ بعد رسولؐ قرآن اور نے میں بخلاف حکم رسولؐ حضرت پر سب کرتے رہے ہے۔ اور اسکے باوجود صحابیت رسولؐ کا بھی دم بھرتے رہے ہے۔ حالانکہ آنحضرت نے بار بار اکثر مواقع پر فرمایا کہ جس نے علیؑ کو بُرا کہا اُسنے مجھے بُرا کہا ہمارے برادران اہلسنت کے کثیر غیر متعصب لوگ اور اسکے معتبر علماء و کتب اس مسئلہ میں ہم نوا ہیں۔ کہ حضرت علیؑ پر سب کرنا بے ایمانی و کفر ہے چنانچہ اس سلسلہ میں جناب ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

عن ام المومنین ام سلمہ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سب علیاً فقد سبنی الخ

ام المومنین حضرت ام سلمہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلعم سے سُنا۔ کہ جس نے علیؑ کو سبّ دی اُسنے مجھے سبّ دی دیکھو مندرجہ ذیل کتب:۔

۱۔ مستدرک حاکم جز سوم صفحہ ۱۲۱

۲۔ صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم حدیث ثامن العشر صفحہ ۷۴

۳۔ مسند احمد حنبل جز ششم صفحہ ۳۲۳

۴۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر دمشقی جز سابع صفحہ ۳۵۴

۵۔ تفریح الاحباب محمد علی محدث صفحہ ۳۵۲

۶۔ روائح المصطفٰے صدرالدین حنفی صفحہ ۱۷

۷۔ کفایت الطالب باب عاشر صفحہ ۲۷

۸۔ ریاض النضرہ جز دوم باب چہارم فصل چھٹی صفحہ ۱۱۶

۹۔ نورالابصار شبلنجی صفحہ ۷۳

۱۰۔ ینابیع المودت سلیمان بلخی باب سادس صفحہ ۴۸

۱۱۔ کنزالعمال جز سادس صفحہ ۱۵۲ احادیث ۲۵۲۱ و صفحہ ۴۰۱ حدیث ۶۰۹۷

۱۲۔ خصائص علویہ امام نسائی صفحہ ۵۵

۱۳۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم صفحہ ۱۱۲

۱۴۔ تاریخ الخلفا سیوطی ترجمہ اردو بار سوم ۱۳۴۳ھ مطبع رضیہ لاہور صفحہ ۹۳

محبّتِ علیؑ

ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ کی محبّت انسانوں پر فرض کی گئی ہے اور آپ کا محب محب رسول صلعم ہے۔ اور محبّ رسول صلعم محبّ اللہ ہے۔ ہمارے برادران اہلسنّت اس مسئلہ میں ہم سے متفق ہیں۔ کہ حضرت رسول اللہ صلعم مسلمانوں کو حضرت علیؑ کی محبّت کے واسطے باربار تاکید فرماتے رہے ہے اور علیؑ سے بغض کو منع فرماتے رہے۔ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی ابن ابی طالب حبیبک حبیبی وحبیبی حبیب اللہ وعدوک عدوی وعدوی عدو اللہ والویل لمن ابغضک بعدی الخ جناب رسول خدا نے فرمایا حضرت علیؑ سے کہ یا علیؑ تمہارا دوست میرا دوست ہے۔ میرا دوست خدا کا دوست ہے۔ اور تیرا دشمن میرا دشمن ہے۔ اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ حضرت کے زمانے میں بھی بغض علیؑ کفر و نفاق تھا اور ہزار خرابی ہے اسکے واسطے جو میرے بعد تم سے اے علی بغض رکھے۔ دیکھو مندرجہ ذیل حوالے:۔

۱۔ ینابیع المودت طبع اسلام بول باب ۷ صفحہ ۴۷ باب العشرون صفحہ ۹۱

۲۔ ریاض النضرہ جز دوم باب ۴ فصل ۶ صفحہ ۴۷

۳۔ نزل الابرار ابن معتمد صفحہ ۳۳

۴۔ مستدرک حاکم جز سوم صفحہ ۱۲۸/۱۳۰ و صفحہ ۱۴۲/۱۴۸

۵۔ استیعاب فی معرفۃ الاصحاب جز دوم صفحہ ۴۶۴

۸۔ نورالابصار شبلنجی صفحہ ۷۳ و صفحہ ۱۰۰

۹۔ کنزالعمال جز ۶ صفحہ ۱۵۲ حدیث ۲۵۲۰ و صفحہ ۱۵۸ حدیث ۲۶۴۳ و صفحہ ۳۹۱ حدیث ۵۹۹۵ و صفحہ ۱۵۹ حدیث ۲۶۴۲ و صفحہ ۱۵۴ حدیث ۲۵۷۷/۲۵۷۸

۱۰۔ حلیۃ الاولیا حافظ ابو نعیم جلد اول صفحہ ۸۶

۱۱۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم صفحہ ۲۹۷

۱۲۔ فتح الباری جز سابع صفحہ ۶۰

۶۔ صواعق محرقہ باب تاسع فصل ثانی حدیث چہارم صفحہ ۷۳
۷۔ خواص الامۃ سبط ابن جوزی باب دوم صفحہ ۱۷

۱۳۔ تاریخ الخلفاء سیوطی ترجمہ اردو مطبع زمیندار لاہور
سوم صفحہ ۹۱

مومن اور منافق کی پہچان

مومن اور منافق کی پہچان یہ ہے کہ حضرت علیؑ کا دوست صاحب ایمان ہے۔ اور آپکا دشمن منافق ہے۔ اس اعتقاد میں ہمارے اکثر غیر متعصب برادران اہل جماعت ہم سے اتفاق رکھتے ہیں۔ دیکھئے:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لعلی بن ابیطالب لا یحبک الا مومن ولا یبغضک الا منافق الا یعنی فرمایا حضرت رسولِ خداؐ نے علی ابن ابی طالب سے کہ نہیں دوست رکھیگا تجھکو مگر مومن اور نہیں تجھ سے بغض رکھے گا مگر منافق۔ اور دوسری حدیث میں ہے۔ لا یبغض علیاً مومنٌ ولا یحبه منافق الا یعنی جو مومن ہوگا وہ علیؑ سے بغض نہیں رکھیگا اور جو منافق ہوگا وہ علیؑ سے محبت نہیں کرے گا۔ تخریج کیلئے کتب ذیل ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ مسند احمد حنبل جز خامس صفحہ ۳۵۱/۳۵۰ و صفحہ ۳۵۹ و جز اول صفحہ ۸۴/۱۲۸
۲۔ کنز العمال جز سادس صفحہ ۱۵۲ حدیث ۲۴۹۶/۲۵۰۲ و صفحہ ۳۹۴/۴۰۴ حدیث ۵۹۴۳
۳۲۲ و صفحہ ۱۵۸ حدیث ۲۴۳۵ لغایت ۲۶۴۸
۳۔ اسنی المطالب شمس الدین جزری صفحہ ۸
۴۔ ریاض النضرہ جز دوم باب ۴ فصل تاسع صفحہ ۲۱۴ و صفحہ ۲۱۵/۲۱۴
۵۔ صحیح مسلم کتاب الایمان جز اول مطبوعہ مصر صفحہ ۶۱
۶۔ شرح نہج البلاغہ ابی الحدید جز اول صفحہ ۱۶۰/۴۱۴
۷۔ فتح الباری ابن حجر عسقلانی جز سابع صفحہ ۵۸
۸۔ روضۃ الندیہ صلاح الامیر صفحہ ۷۵
۹۔ تفریح الاحباب حسن علی محدث صفحہ ۳۰۶/۳۱۱
۱۰۔ تذکرۃ الحفاظ ذہبی جلد اول صفحہ ۱
۱۱۔ ینابیع المودۃ باب سادس صفحہ ۴۷/۴۸ و باب رابع و الاربعون صفحہ ۱۳۳
۱۲۔ الشرف المؤبد لآل محمد شیخ یوسف بیروت صفحہ ۳
۱۳۔ سنن ابن ماجہ جز اول صفحہ ۵۵
۱۴۔ شرح زرقانی علی مواہب الدنیا جز اول صفحہ ۳۹
۱۵۔ اشعۃ اللمعات محدث عبد الحق طبع بمبئی جلد ۴ صفحہ ۴۶۸
۱۶۔ نسیم الریاض خفاجی جلد سوم صفحہ ۲۵۷
۱۷۔ مشکوٰۃ المصابیح باب مناقب علی فصل سوم صفحہ ۵۶۴
۱۸۔ مصابیح السنۃ امام بغوی جز دوم صفحہ ۲۷۵
۱۹۔ تذکرہ خواص الامۃ باب دوم صفحہ ۱۷ عن ابی دردا
۲۰۔ مسند احمد حنبل جز اول صفحہ ۷۷/۸۴ و صفحہ ۱۳۸ و جز سادس صفحہ ۱۶۵ صفحہ ۱۶۷
۲۱۔ صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم حدیث ثامن صفحہ ۷۳ و حدیث ثانی و الثلاثون صفحہ ۷۵ و حدیث سابع عشر
۲۲۔ نور الابصار شبلنجی صفحہ ۷۱/۷۴ و صفحہ ۷۳
۲۳۔ مستدرک حاکم جز سوم صفحہ ۱۲۹/۱۳۰ و صفحہ ۱۳۸
۲۴۔ اسعاف الراغبین صفحہ ۱۴۴
۲۵۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم صفحہ ۲۱۱
۲۶۔ تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع زمیندار لاہور ترجمہ اردو
سوم ۱۳۳۱ھ صفحہ ۹۲

حضرت علیؑ سے حسد

حضرت رسول اکرم صلعم کے زمانے میں بھی بہت سے نامور لوگ حضرت علیؑ سے حسد کرتے تھے۔ کیونکہ رسول اللہ صلعم بحکم خدا حضرت علیؑ کی فضیلتیں کثرت سے بیان فرماتے اور رازکی باتیں آپ سے کرتے تھے یہ دیکھکر آپ کے اکثر قریب بیٹھنے والے حضرت علیؑ سے حسد رکھتے تھے۔ اس کتاب کے حصّہ اوّل میں اکثر حوالاجات عنوان "نجوئے" کے تحت بیان ہو چکے اور چند مختصر حوالے یہاں اس ضمن میں عرض کرتا ہوں ا۔ عن انس قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیاً یوم الطائف فانتجاہ طویلاً فقال النّاس لقد طال نجواہ مع ابن عمہ قال فذکرہ من حسد علیاً فقد حسدنی ومن حسدنی فقد کفر۔ الخ یعنی انس نے کہا ہے کہ جناب رسولؐ خدا نے طائف کے روز جناب علیؑ کو بلاکر دیر تک راز کی گفتگو کی تو لوگ کہنے لگے کہ آپ نے اپنے ابن عم سے بڑی طویل سرگوشی فرمائی جب اسکا چرچہ آپ تک پہنچا تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جس نے علیؑ سے حسد کیا اس نے مجھ سے حسد کیا جس نے مجھ سے حسد کیا وہ کافر ہوا۔ دیکھو کتب ذیل

۱۔ ارجح المطالب باب چہارم ص ۶۹۵/۶۹۶
۲۔ تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی باب دوم ص ۲۵/۲۶
۳۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم ص ۶۶
۴۔ اشعۃ اللمعات طبع نولکشور جز چہارم ص ۶۶۶
۵۔ مدارج النبوۃ نولکشور ۱۹۰۵ء جلد دوم ص ۵۵۴/۵۵۵
۶۔ تاریخ طبری جز سوم وقائع سنۃ الحادیہ عشرہ ص ۱۹۵ امہات المومنین حصّہ

حضرت علیؑ کے دشمنوں کا حشر

حضرت علیؑ مرتضےٰ کے دشمنوں کا حشر بہت برا ہے خداوند تعالیٰ نے دوزخ کو دشمنان خدا و رسولؐ اور دشمنان حضرت علیؑ و اہلبیتؑ کیلئے پیدا کیا ہے۔ برادران اہل جماعت کے معتبر علماء اور اُن کی معتمدہ کتب بھی اس امر میں مذہب شیعہ سے متفق ہیں۔ دیکھئے :۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو اجتمع النّاس علی حب علیؑ ابن ابیطالب لما خلق اللہ النار یعنی حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلعم نے کہ اگر لوگ علیؑ کی محبت پر جمع ہو جاتے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کو پیدا ہی نہ کرتا اثبات کیلئے مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ فرمائیں :۔

۱۔ ینابیع المودت شیخ سلیمان بلخی مطبوعہ اسلام بول باب ثانی والاربعون ص ۱۲۵ و باب العشرون ص ۹۱ و باب رابع والاربعون ص ۱۳۰ و باب ثالث ص ۲۷
۲۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم ص ۲۹۷
۳۔ تفسیر کشاف زمخشری جز دوم ص ۳۳۹ تفسیر مودۃ القربیٰ
۴۔ فرائد السمطین۔ حموینی۔
۵۔ احیاء المیت برحاشیہ کتاب الاتحاف سیوطی ص ۱۱۱ حدیث الحادی عشر

علامت ایمان

بفرمان حضرت تاجدار اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلعم حضرت علیؑ کی محبت ہی ایمان کی علامت ہے جس شخص میں کلی طور پر حضرت علیؑ کی محبت نہیں وہ صاحب ایمان نہیں۔ ہمارے اہل سنت بھائی اس امر میں ہم سے متفق ہیں ملاحظہ ہو:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی بن ابیطالبؑ لولاک یا علیؑ ماعرف المومنون من بعدی الخ یعنی فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ اے علی اگر تم نہ ہوتے تو میرے بعد مومن نہ پہچانے جا سکتے مندرجہ ذیل کتب دیکھیں:۔

۱۔ کنز العمال علی متقی جز سادس صـ ۴۰۲/۱۵۸ حدیث ۶۱۱۴/۲۶۴۹
۲۔ استیعاب ابن عبدالبر جز دوم ترجمہ علی صـ ۲۰۱۵ و صـ ۴۷۳
۳۔ ریاض النضرہ محب طبری جز دوم باب چہارم فصل ششم صـ ۲۰۲/۱۶۸
۴۔ مستدرک حاکم جز سوم صـ ۱۲۴/۱۲۸ و صـ ۱۳۵/۱۳۸
۵۔ روضۃ الندیہ صلاح الامیر صـ ۱۵۴
۶۔ ینابیع المودت مطبوعہ اسلامبول باب ثانی و اربعون صـ ۲۳۵
۷۔ وسیلۃ النجاۃ مولوی مبین صـ ۵۳
۸۔ کنز العمال جز سادس صـ ۱۵۴ حدیث ۲۵۵۳ و صـ ۱۵۵ حدیث ۲۵۷۴ و صـ ۴۰۴ حدیث ۶۱۲۶ و صـ ۱۵۸ حدیث ۲۶۴۹
۹۔ ریاض النضرہ جز دوم

لواء الحمد

حسب فرمان جناب رسالت مآب ہمارا اعتقاد ہے کہ قیامت کے دن لواء الحمد حضرت علیؑ کے ہاتھ میں ہوگا اور حضرت آدمؑ علیٰ نبینا و اولاد آدمؑ سب اس لواء الحمد کے نیچے ہونگے۔ برادران اہلجماعت اس اعتقاد میں ہمارے ساتھ متحد ہیں اور ان کے اکابر علماء نے اپنی معتبر کتب میں اس کو تسلیم کیا ہے چنانچہ علی متقی صاحب کنز العمال نے اپنی کتاب میں متعدد جگہ پر اس حدیث کو ذکر کیا ہے:۔ واما الثانیۃ فلواء الحمد بیدہ وآدم ومن ولدہ تحتہ واما الثالثۃ فواقف علی حفۃ حوضی یسقی من عرف من امتی الخ یعنی روز قیامت لواء الحمد اسکے (علیؑ کے) ہاتھ میں ہوگا آدم اور اولاد آدم اسکے نیچے ہونگی اور تیسرے یہ کہ یہ (علیؑ) میرے حوض کے کنارے کھڑا رہے گا۔ اور جس کو میری امت سے چاہے گا پانی پلاوے گا۔ ثبوت کیلئے مندرجہ ذیل کتب دیکھو:۔

۱۔ کنز العمال جز سادس صـ ۱۵۵ حدیث ۲۵۸۳ و صـ ۴۰۰ حدیث ۶۰۹۳ و صـ ۴۰۲ حدیث ۶۱۱۳ و ۶۱۱۵ و صـ ۴۰۳ حدیث ۶۱۱۶
۲۔ ریاض النضرہ جز سوم باب چہارم فصل ششم صـ ۱۹۱/۲۰۱ و صـ ۲۰۳
۳۔ ینابیع المودت طبع اسلامبول ۱۳۰۱ھ باب رابع و الاربعون صـ ۱۳۲/۱۳۳ و باب المخسون صـ ۱۴۲/۱۴۳
۴۔ روضۃ الندیہ صلاح الامیر صـ ۱۵۱

ایمان کل و افضل اعمال

حضرت علی علیہ السلام یوم خندق جب عمرو بن عبدود کے مقابلہ میں بہ اجازت آنحضرت جانے لگے تو آنحضرت نے تمغہ برز الایمان و افضل اعمال کا حضرت کو مرحمت فرمایا۔ چنانچہ اہل جماعت بھائی اس امر میں ہم سے متفق و متحد ہیں ان کے اکابر علماء نے اپنی معتبر کتب میں اس خطاب و تمغہ کا دیا جانا تسلیم کیا ہے چنانچہ فاضل بن روزبہان نے اپنی کتاب کشف الغمہ میں لکھا ہے:۔ قال فضل اللہ بن روزبہان فی کشف الغمہ روی الجمھور ان علیا لما برز الی عمرو بن عبدود قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم برز الایمان کلہ الی الکفر کلہ الخ یعنی فضل اللہ بن روزبہان نے کشف الغمہ میں نقل کیا ہے۔ کہ جمہور اہل سیر روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی علیہ السلام عمرو بن عبدود کے مقابلے کیلئے گئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ پورا ایمان پورے کفر کے مقابلہ کو گیا ہے۔ ثبوت کے لئے مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ ہوں:۔

۱- ینابیع المودت شیخ سلیمان باب ثالث والعشرون ص۹۴ و ص۹۵
۲- ارجح المطالب عبیداللہ امرتسری ص۴۴۷ جلد ۱ ص۳۱۸
۳- حیوٰۃ الحیوان دمیری جز اول ص۲۷۴
۴- افضل من اعمال امتی ۴۔ نزل الابرار ص۳۹
۵- مستدرک حاکم جز سوم کتاب المغازی ص۳۳
۶- معارج النبوۃ رکن ۴ باب ۸ ص۱۰۹ ہروی
۷- مدارج النبوت عبدالحق دہلوی جلد دوم ص۲۳۴
۸- تاریخ حبیب السیر جلد اول جز سوم ص۱۴
۹- سیرت حلبیہ جز دوم ص۳۴۱
۱۰- روضۃ الاحباب ص۳۲۷
۱۱- اخبار منادی دہلی ۵ - ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء علامہ علینی نظامی

فضائل علیؑ کی کثرت

پچھلے عنادین کتاب ہذا میں جسقدر خصائص حضرت علیؑ کے جو بیان ہوئے ہیں وہ کبھی سب حضرت علیؑ کے فضائل ہیں۔ جو دیگر کسی صحابی کو نصیب نہیں ہوئے۔ اب ہم اس جگہ یہ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ برادران اہل جماعت کے اقوال حضرت علیؑ کی افضلیت کے متعلق کیا ہیں۔ حضرت ابوبکر کے پہلے خطبہ میں یہ الفاظ موجود ہیں:۔ لست بخیرکم و علیؑ فیکم الخ یعنی میں تم میں کا بہتر شخص نہیں ہوں کیونکہ علی علیہ السلام تم میں موجود ہیں دیکھو تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی ص۳۶ و دیگر کتب تواریخ خطبہ اول حضرت ابوبکر۔

اور حضرت عمر کا اعتراف و افضلیت حضرت علیؑ:۔ لولا علی لھلک العمر اخرجہ عقیلی واخرجہ ابن السمان الخ یعنی کہا حضرت عمر نے (متعدد مرتبہ) کہ اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا۔ عقیلی نے اخراج کیا ہے اور نیز اسکو ابن السمان نے بھی کتب ذیل اثبات میں دیکھو:۔

۱۔ ریاض النضرہ جزو دوم باب تاسع فصل سادس صفحہ ۱۹۳ وباب رابع فصل سادس صفحہ ۱۹۳/۱۹۴
۲۔ الاستیعاب ابن عبدالبر جزو دوم ترجمہ علی صفحہ ۴۷۳
۳۔ طبقات الکبریٰ ابن سعد ج ۲ ق ۲ صفحہ ۱۰۳
۴۔ نور الابصار سید مومن شبلنجی صفحہ ۷۱
۵۔ مطالب السئول محمد بن طلحہ فصل سادس صفحہ ۲۹
۶۔ تذکرہ خواص الامۃ فصل فی قول عمر صفحہ ۸۵ تا صفحہ ۸۸
۷۔ تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع زمیندار لاہور بار سوم ۱۳۳۱ھ صفحہ ۹۱

قال احمد بن حنبل واسمعیل بن اسحاق القاضی لم یرد فی فضائل احد من الصحابہ بالاسانید الحسان ما روی فی فضائل علی بن ابی طالب وکذالک احمد بن شعیب بن علی نسائی رحمۃ اللہ ۔ الخ

یعنی امام حنبل وقاضی اسمٰعیل بن اسحاق کہتے ہیں کہ اصحاب رسولؐ میں سے کسی کے حق میں صحیح اسناد کے ساتھ اسقدر فضائل مروی نہیں ہیں جسقدر فضائل علی ابن ابیطالبؑ کے ہیں یہی قول احمد بن شعیب نسائی کا ہے۔ مندرجہ ذیل کتب برادران اہل جماعت ثبوت کیلئے ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۹۳ ابن قتیبہ
۲۔ مسند احمد حنبل جزو اول صفحہ ۲۱۰
۳۔ نور الابصار مومن شبلنجی صفحہ ۷۳
۴۔ ریاض النضرہ جزو دوم باب چہارم فصل تاسع صفحہ ۲۱۳
۵۔ مستدرک حاکم کتاب معرفۃ الصحابہ جزو سوم صفحہ ۱۰۷
۶۔ صواعق محرقہ باب تاسع صفحہ ۷۲ وصفحہ ۳۸/۱۲۸ وصفحہ ۱۰۳/۱۰۴
۷۔ الاستیعاب جزو دوم ترجمہ علی ۲۰۱۵ صفحہ ۴۷۹
۸۔ ارجح المطالب صفحہ ۵۴۴/۳۱
۹۔ معارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۳۷ (رد الشمس)
۱۰۔ فتح الباری جلد سوم صفحہ ۱۳۶

علیؑ سے جنگ

فرمان حضور انور صلعم کے مطابق حضرت علیؑ کا محارب۔ محارب رسولؐ ہے اور رسول کا محارب خدا سے لڑنے والا ہے۔ برادران اہل جماعت اس امر میں ہم سے متفق ہیں۔ انکے علماء اس امر کو تسلیم کرتے ہیں اور بعض متعصب حضرات حضرت علیؑ سے لڑنے والوں کی خطا اجتہادی کے لفافے میں پردہ پوشی کرنا چاہتے ہیں۔ جو اصولی طور پہ غلط ہے چنانچہ یا علی حربک حربی وسلمک سلمی الخ یعنی اے علیؑ تجھ سے لڑائی مجھ سے جنگ ہے اور مجھ سے جنگ خدا سے لڑائی ہے۔ ثبوت کے لئے مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ ہوں:۔

۱۔ مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیت النبی صفحہ ۳۴۶
۲۔ ترمذی صفحہ ۲۴۹ وصفحہ ۳۴۳
۳۔ ینابیع المودۃ صفحہ ۴۶ وصفحہ ۶۶
۴۔ صواعق محرقہ صفحہ ۷۵
۵۔ براہین قاطعہ صفحہ ۲۰۸
۶۔ ابن ماجہ صفحہ ۱۲
۷۔ روضۃ ندیہ صفحہ ۴۶
۸۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۳۰ وازصفحہ ۹۱ تا صفحہ ۹۳ مطبوعہ بار سوم ۱۳۳۱ھ

حضرت علیؑ جنگوں میں کسی کے ماتحت نہیں رہے

آنحضرت صلعم نے اپنے ابن عم حضرت علیؑ کو اپنے زمانہ کی جنگوں میں کسی کے ماتحت نہیں بھیجا بلکہ جب ہی بھیجا سردار لشکر و علمبردار بنا کر بھیجا اور دنیا کو بتا دیا کہ میرا ابن عم علیؑ سوائے میرے اور سب انسانوں کا سردار ہے مولا ہے حاکم ہے خبردار تم علیؑ کو ماتحت نہ سمجھنا ورنہ آپ کا یہ فعل ایذاء رسولؐ ہوگا برادران اہل جماعت کے غیر متعصب علماء اور انکی کتب معتدہ ہماری ہم نوا ہیں:- عن ابن عباس قال کان علی اخذ رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوم بدر و المشاھد کلھا اخرجہ احمد فی المناقب الخ یعنی امام احمد حنبل مناقب میں حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ غزوہ بدر و دیگر سب لڑائیوں میں آنحضرت صلعم کے علم بردار حضرت علیؑ ہی ہوا کرتے تھے ثبوت کے لئے ذیل کی کتابیں دیکھیں:-

۱- ارجح المطالب عبید اللہ امرتسری باب ۲ صفحہ ۵۱۷/۴۹۷
۲- کنز العمال جز سادس صفحہ ۱۵۵ حدیث ۲۵۸۳
۳- ریاض النضرہ محب الدین طبری جز دوم باب ۴ فضل سادس صفحہ ۱۹۱/۲۰۲ و ۲۰۳
۴- ینابیع المودت شیخ سلیمان بلخی باب ثالث و الاربعون صفحہ ۱۹ و باب الخمسون صفحہ ۱۱۷

جیش اسامہ بن زید

آنحضرت صلعم نے اپنی مرض الموت میں اس خیال سے کہ اس مخالف جماعت کے بڑے اراکین میری رحلت کے وقت دور ہوں گے اور بوجہ دوری وہ اپنے طے شدہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکیں گے تو ممکن ہے کہ حق کی حکومت قائم ہو جاوے آپ نے جیش اسامہ مرتب فرمایا اور اسمیں ان تمام صحابہ کو ماسوائے حضرت علیؑ کے شامل ہونیکا حکم دیا اور بالخصوص حضرت ابوبکر و حضرت عمر کو اس جیش میں شامل فرمایا لیکن حضرت ابوبکر و حضرت عمر اور کچھ ام المومنین حضرات نے جیش کو نہ جانے دیا۔ اور نہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر گئے حالانکہ رسول خداؐ نے اس میں نہ شامل ہونے والے کیلئے رحمت خدا سے دوری چاہی۔ اسکو برادران اہل جماعت کے علماء تسلیم کرتے ہیں اور انکی کتب ہماری ہم نوا ہیں۔ ارشاد ہے۔ پس اسامہ بیرون رفت و لواء بہ بریدہ بن الخطیب داد تا دران لشکر صاحب لواء باشد قریب بمدینہ مطہرہ منزل ساخت تا سپاہ آنجا جمع شود و حکم عالی چنان صادر شد کہ اعیان مہاجرین و انصار مثل ابوبکر صدیق و عمر فاروق و عثمان ذوالنورین و سعد بن وقاص و ابو عبیدہ بن الجراح وغیرہ ہم الاعلی المرتضے رضی اللہ عنہم اجمعین ہمراہ نہ کردہ دران لشکر ہمراہ اسامہ باشد الخ ثبوت کے لئے مندرجہ ذیل کتب دیکھیں:-

۱- مدارج النبوۃ جلد دوم مطبوعہ نولکشور کانپور ۱۹۰۳ء صفحہ ۵۳۱-۵۳۲

۲- تاریخ خمیس جزء دوم صفحہ ۱۷۱

۳- تاریخ طبری جزء سوم صفحہ ۱۸۸-۱۸۹

۴- تاریخ کامل ابن اثیر جزء سوم صفحہ ۱۲۰

۵- تاریخ حبیب السیر جلد اول جزء سوم صفحہ ۴۴

۶- فتح الباری جزء سابع مناقب زید بن حارثہ صفحہ ۶۹

۷- تہذیب التہذیب مطبوعہ دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن جزء اول صفحہ ۳۰۸

۸- ملل و نحل شہرستانی ضمن اختلافات صحابہ

۹- شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جزء اول بشرح خطبہ شقشقیہ صفحہ ۵۳

۱۰- شرح نہج البلاغہ جزء دوم صفحہ ۳

۱۱- سیرۃ النبی جلد ۲ صفحہ ۱۳۴

وقت وفات و تجہیز و تکفین و تدفین حضرت رسول صلعم حضرت علیؑ موجود تھے

وفات حسرت آیات محسن انسانیت حضرت تاجدار رسالت کے وقت سب یار انصار آپکو چھوڑ گئے تھے حتیٰ کہ یار غار کہلانے والے بھی اسوقت حضورؐ کو چھوڑ کر محلہ سنح میں اپنی نئی دلہن کے پاس سوتے رہے تھے اس مشکل وقت میں آپؐ کے پاس صرف حضرت علیؑ تھے جو مع اپنے خاندان کے آنحضرتؐ کی خدمت کر رہے تھے۔ باقی یار انصار سقیفہ سازی کی تجاویز میں مصروف تھے حضرت علیؑ نے مع چند افراد خاندان کے آپؐ کی تجہیز و تکفین و تدفین فرمائی۔ اہلجماعت حضرات کے علماء و انکی کتب معتمدہ اس امر میں ہم نوا ہیں چنانچہ انکے امام عقیلی لکھتے ہیں :- عن ابی طفیل قال کنت علی عباب یوم شوریٰ فارتفعت الاصوات فسمعت علیا یقول بیایع الناس ابابکر وانا واللہ باولی منہ واحق بہ فسمعت واطعت مخافۃ ان یرجع الناس کفارا یا نیکم احد آخر عہدہ برسول اللہ حین وضعتہ فی حضرتہ غیری الخ یعنے ابو طفیل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں شوریٰ کے دن دروازے پر بیٹھا تھا اتنے میں لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں میں نے حضرت علیؑ کو کہتے ہوئے سنا کہ لوگوں نے بکر کے ابا سے بیعت کر لی حالانکہ خدا کی قسم امر خلافت میں میں اُن سے اولیٰ اور زیادہ مستحق تھا پس میں نے سنا اور خاموش ہو گیا اسلئے کہ شاید لوگ کافر ہو جاویں کیا تمہارے درمیان میرے سوا کوئی اور ایسا ہے جو سب سے آخر تک حضرت رسول اللہؐ کے ساتھ رہا ہو اور جس نے اُن کو قبر میں اُتارا ہو۔ دیکھو :-

۱- تاریخ خمیس جزء دوم صفحہ ۱۸۹-۱۹۰

۲- مدارج النبوۃ عبدالحق طبع نولکشور ۱۹۰۶ء جلد دوم صفحہ ۵۵۴-۵۵۵

۳- معارج النبوۃ ملا معین رکن سوم باب چہاردہم فصل سوم صفحہ ۳۳۵

۴- وسیلۃ النجاۃ مولوی محمد مبین صفحہ ۲۳-۲۴

۵- تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی باب دوم صفحہ ۳۶

۶- طبقات ابن سعد ج ۲ ق ۲ صفحہ ۵۱ صفحہ ۶۱ و صفحہ ۷۶-۷۷

۷- ارجح المطالب عبید اللہ امرتسری باب چہارم صفحہ ۶۹۶-۶۹۳ و صفحہ ۶۹۴

۸- کتاب المناقب اخطب خوارزم صفحہ ۱۱

۹- مستدرک حاکم جزء سوم صفحہ ۱۳۹

۱۰- تاریخ الامم والملوک جزء اول ترجمہ علی صفحہ ۲۰۵-۲۰۴ جلد سوم

۱۱- الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب ترجمہ علی جزء اول صفحہ ۴۷

۱۲- کتاب امامت و سیاست

۱۳- تاریخ اسلام سید عبدالقادر پروفیسر محمد شجاع الدین صفحہ ۱۵۰

عہد خلافت و ولائیت

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی خلافت و ولایت کا عہد انبیاء ماسبق سے خداوند کریم نے لیا جیسا کہ و اخذ اللہ میثاق النبیین الایہ کی آیت سے واضح ہوتا ہے کہ خدا نے انبیاء سے یہ عہد لیا اور یہ عہد بفرمان تاجدار اسلام علیہ التحیۃ والسلام آپکی رسالت اور علی کی امامت و خلافت کے متعلق تھا۔ جسکو برادران اہل جماعت کے علماء اور انکی کتب معتمدہ تسلیم کرتے ہیں:۔ عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی ملک فقال یا محمد سل من ارسلنا من قبلک من رسلنا علی ما بعثوا قال قلت علی ما بعثوا قال علی ولایتک وولایۃ علی ابن ابیطالب الخ یعنی عبد اللہ بن مسعود روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا اور خدا کا پیغام لایا کہ اے محمد صلعم پوچھو کہ ہم نے رسولان سلف کو کس امر پر مبعوث کیا تھا میں نے عرض کی کہ ارشاد ہو تو جواب ملا کہ وہ مبعوث ہوئے تمہاری اور علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت کے عہد و اقرار پر۔ دیکھو:۔

۱۔ تفسیر ثعلبی در آیت اذ اخذ اللہ میثاق النبیین
۲۔ ینابیع المودۃ مطبوعہ اسلامبول باب ۵ صفحہ باب ۱۲ صفحہ ۲۳۸
۳۔ تفسیر انوری شیخ عبد الوہاب در ذیل آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا
۴۔ مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ رابع
۵۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم
۶۔ فردوس الاخبار دیلمی
۷۔ توضیح الدلائل۔ شہاب الدین احمد

امیر المومنینؑ

ہمارا عقیدہ ہے کہ جناب قائد الغر المحجلین سید الامت یعسوب الدین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کو امیر المومنین کا خطاب و لقب رسول خداؐ نے بحکم خدا دیا ہے۔ برادران اہل جماعت حضرات کے علماء اور انکی کتب معتبرہ حضرت علی کے اس خطاب کو تسلیم کرتے ہیں جیسا کہ انکی کتب میں ہے:۔ عن حذیفہ لو علم الناس ان علیا متی سمی امیر المؤمنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المؤمنین وآدم بین الروح والجسد الخ یعنی حذیفہ یمانی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ علی کب سے امیر المومنین مقرر ہوئے ہیں تو وہ کبھی انکی فضیلتوں کا انکار نہ کریں وہ اُس وقت امیر المومنین ہوئے کہ ابھی آدم روح و جسم کے درمیان تھے۔ دیکھو:۔

۱۔ ینابیع المودۃ طبع اسلامبول ۱۳۰۲ھ باب سادس والخمسون صفحہ ۲۴۸
۲۔ مودۃ القربیٰ ہمدانی مودۃ رابعہ ان علیا امیر المومنین
۳۔ تاریخ خمیس دیار بکری جزو دوم صفحہ ۳۰۶
۴۔ مناقب مرتضوی کشفی صفحہ ۲۰ حدیث ۶۰۸۵ و صفحہ ۴۰۸ حدیث ۶۱۶۳
۵۔ مستدرک حاکم جزو سوم کتاب مناقب صحابہ ترجمہ علی صفحہ ۱۳۸

۴۔ تفریح الاحباب محمن علی محدث ص ۳۷۳
۵۔ نزل الابرار محمد بن معتمد خان ص ۳۸ / ۳۹
۸۔ ریاض النضرہ جزو دوم طبری باب چہارم فصل سادس ص ۱۶۲
۹۔ کنزالعمال علی متقی ص ۱۵۲ احادیث ۲۶۳۰ / ۲۶۲۸ و ۲۶۲۵ / ۲۶۲۶

حدیث نور

رسولؐ کی خلافت و امامتؑ کیلئے وہ ہونا چاہیئے جو اپنے مستخلف کی نظیر اور اسکا مثیل ہو ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلعم اور حضرت علیؑ دونوں ایک ہی نور تھے بعد میں خدا نے اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اسکا ایک حصہ صلب عبداللہ والد محترمؑ آنحضرت اور دوسرا حصہ صلب ابوطالب والد مکرم حضرت علیؑ میں رکھدیا برادران اہل جماعت کے غیر متعصب علماء اور انکی کتب اس امر میں شیعہ سے متفق ہیں اور بکثرت کتب میں اسکا ذکر موجود ہے۔ چند حوالے پیش کرتا ہوں۔ عن سلیمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول خلقت انا و علی بن ابی طالبؑ من نور واحد عن یمین العرش یسبح اللہ و یقدسہ قبل ان یخلق اللہ عز وجل آدم باربعۃ عشر الف سنۃ الخ یعنی حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلعم سے کہ فرمایا آپ نے کہ میں اور علی بن ابیطالب ایک نور سے پیدا کیے گئے ہیں جو عرش الہٰی کے سامنے خلقت آدم سے چودہ ہزار برس پہلے خدا کی تسبیح و تقدیس کرتا رہا۔ دیکھو:۔

۱۔ تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی باب دوم ص ۲۸
۲۔ زین الفتیٰ شرح سورہ ہل اتیٰ ابو محمد احمد بن محمد بن علی
۳۔ کتاب الاسعار سید محمد گیسو دراز ص ۴۷ و ۷۷
۴۔ مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ سادسہ و ثامنہ
۵۔ ہدایت السعدائی جلوۃ العشر از شہاب الدین دولت آبادی جلوہ ستانشہ
۶۔ ینابیع المودۃ شیخ سلیمان باب اول ص ۱۱ / ۱

حدیث شجرہ

بفرمان حضرت رسول اکرمؐ آنحضرتؐ و علیؑ ایک ہی شجر ہیں اس میں بھی برادران اہلسنت جماعت اور شیعہ باہم متحد ہیں۔ اور بکثرت کتب میں اسکا ذکر موجود ہے ہم یہاں صرف چند کتب اہل جماعت کے حوالے پیش کرتے ہیں:۔ حدثنا عثمان بن عبد اللہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعرفات وعلیؑ تجاھہ فاوحی الی علی نابینا النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم وھو یقول ادن منی یا علیؑ فدنیٰ منہ علی فقال اضع خمسک فی خمسی یعنی کفک فی کفی یا علی خلقت انا و انت من شجرۃ انا اصلھا و انت فرعہ و الحسنؑ و الحسینؑ اغصانھا فمن تعلق بغصن منھا دخل الجنۃ الخ یعنی عثمان بن عبداللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ عرفات میں تھے اور علیؑ انکے سامنے تھے آنحضرت نے علی کیطرف اشارہ کیا ہم بھی آنحضرت کے نزدیک ہو گئے آپ نے علی سے کہا

میرے نزدیک آؤ تو علیؑ آپ کے نزدیک ہو گئے تو جناب رسول خداؐ نے فرمایا اے علی اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دو علی نے ایسا کیا پھر آپ نے فرمایا اے علی میں اور تم ایک ہی درخت سے ہیں میں اسکی جڑ ہوں تم اسکا تنہ ہو۔ اور حسنؑ و حسینؑ اسکی شاخیں ہیں پس جس نے اس درخت کے کسی حصہ سے تعلق رکھا وہ جنت میں داخل ہوا دیکھو:۔

۱۔ مستدرک حاکم کتاب التفسیر
۲۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم صفحہ ۳۵
۳۔ کنز العمال جزو سادس صفحہ ۱۵۴ حدیث ۲۵۶۱
۴۔ قول جلی فی فضائل علیؑ جلال الدین سیوطی

حدیث طیر

ایک طائر کہیں سے تحفہ ہوا رسول اللہ کی خدمت میں پیش ہوا تو جناب رسول خداؐ نے فرمایا بار الہا اسوقت میرے ساتھ اس طائر کو کھانے کیلئے اس شخص کو بھیج جو تمام عالم میں تیرا اور میرا محبوب ترین ہو چنانچہ تین دفعہ حضرت نے فرمایا۔ حضرت علیؑ آئے تو انس نے یہ کہکر آپ کو واپس کر دیا کہ آنحضرتؐ فارغ نہیں ہیں۔ آخر تیسری دفعہ آنحضرتؐ نے علیؑ کو اندر بلا لیا اور انس پر خفا ہوئے اور علیؑ کو اپنے ساتھ کھلایا حدیث مشہور ہے۔ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ چند حوالے تحریر ہیں:۔ قد جمع الناس فی ھذا الحدیث مصنفات مفردۃ منھم ابو بکر بن مردویہ والحافظ ابو طاھر محمد بن احمد بن حمدان فیما رواہ شیخنا الذھبی ورایت فیہ مجلدا فی جمع طرقہ والفاظہ لابی جعفر محمد بن جریر طبری المفسر صاحب التاریخ الخ یعنے لوگوں نے خاص اس حدیث طیر کی تصدیق و توثیق میں علیحدہ کتابیں تحریر کی ہیں ان میں سے ابو بکر بن مردویہ و حافظ ابو طاہر محمد بن احمد بن حمدان جیسا کہ ہمارے شیخ ذہبی نے بھی تحریر کیا ہے اور ان میں سے میں نے ایک کتاب دیکھی جس میں حدیث طیر کے طرق و الفاظ جمع کئے گئے تھے اور وہ کتاب ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تالیف تھی دیکھو البدایہ والنہایہ الجزء سابع صفحہ ۳۵۳ برادران اہل جماعت اس میں ہم سے متفق ہیں۔ دیکھو مندرجہ ذیل حوالے:۔

۱۔ مروج الذہب مسعودی جزو دوم بعد ذکر مقتل علی صفحہ ۳۰۱
۲۔ مستدرک حاکم جزو سوم معرفۃ الصحابہ ترجمہ علی تا صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۱، ۱۳۲ تا ۱۳۳
۳۔ منہاج السنۃ جزو سوم صفحہ ۱۱ جزو چہارم صفحہ ۹۹
۴۔ مصابیح السنۃ بغوی جزو دوم صفحہ ۲۷۵
۵۔ تذکرہ خواص الامۃ سبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ صفحہ ۲۳
۶۔ کفایۃ الطالب مناقب علی باب الثالث والثلاثون صفحہ ۵۲ تا ۵۳
۷۔ ریاض النضرہ محب الدین باب ۴ جزو دوم فصل ۶ صفحہ ۶۰ تا ۶۱ فصل ۶ صفحہ ۲۱۸
۱۳۔ الفصول المستحسن حسن الزمان صفحہ ۲۳۲، صفحہ ۲۳۶
۱۴۔ اشعۃ اللمعات عبد الحق دہلوی جلد ۴ صفحہ ۳۶۹
۱۵۔ اسعاف الراغبین برحاشیہ نور الابصار صفحہ ۱۴۳
۱۶۔ تفریح الاحباب مولوی حسن علی صفحہ ۳۰۸ مترجم
۱۷۔ اتحاف بحب الاشراف صفحہ ۸
۱۸۔ ینابیع المودۃ مطبوعہ اسلام بول باب ثامن ذکر حدیث طیر صفحہ ۵۶

۸- مشکوٰۃ المصابیح مجتبائی باب مناقب علی ص ۵۶۴

۹- میزان الاعتدال جزو اول ترجمہ جعفر بن سلیمان ص ۱۹۰

۱۰- کنز العمال جز سادس ص ۱۵۳ حدیث ۲۵۰۰ و ۲۵۰۱ و ص ۴۰۳ حدیث ۶۱۴۰ و ۶۱۴۱

۱۱- روضہ ندیہ ص ۹۱ و ۹۳

۱۲- وسیلۃ النجاۃ محمد مبین ص ۱۱۴

۱۹- البدایہ والنہایہ فی تاریخ جز سابع ص ۳۵۳ و ۳۵۲ و ص ۴۵

۲۰- مجمع الفوائد من جامع الاصول جلد دوم ص ۲۱۱

۲۱- روائح المصطفٰے ص ۱۷

۲۲- سنن ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی

۲۳- حلیۃ الاولیا کتاب الطیر

حدیث علم

لہٰذا روئے نصوص صریحہ معیار خلافت قرآنی علم ہے اس ہی افضل معیار سے خدا نے آدم و ملائکہ کے مابین موازنہ کیا تھا اور آدم کے حق خلافت کو خدا نے آپ کے وہبی علم کی وجہ سے ملائکہ کے سامنے ثابت کیا تھا کیونکہ نبوت اور اسکی خلافت کیواسطے علم وہبی کا ہونا ضروری ہے اسی واسطے جناب رسالتمآب نے حضرت علیؑ کے متعلق بوجہ خلیفہ ہونے کے فرمایا۔ قال رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا فمن اراد العلم فلیات الباب الخ یعنی فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ میں شہر ہوں علم کا اور یہ علیؑ اس کا دروازہ ہے پس جو شخص علم حاصل کرنا چاہے وہ اس دروازہ سے آئے۔ برادران اہل جماعت کے علماء و محدثین اس امر میں متفق ہیں۔ طوالت کے خوف سے صرف چند حوالوں پر اکتفا کی جاتی ہے۔ دیکھو:۔

۱- مستدرک علی الصحیحین جز سوم حاکم ص ۱۲۶ و ۱۲۷

۲- استیعاب ابن عبدالبر جز دوم ترجمہ علی ص ۴۶۱ و ص ۴۷۴ و ۴۷۵

۳- ریاض النضرہ محب طبری جز سوم باب ۴ فصل ۶ ص ۱۹۳

۴- مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ سابعہ

۵- اسنی المطالب شمس الدین جزری ص ۱۴

۶- کنز العمال جز سادس ص ۱۵۲ حدیث ۲۵۰۸ و ص ۴۰۱ حدیث ۶۰۹۹ و ۶۱۰۰ و ۶۱۰۱

۷- نزل الابرار محمد بن معتمد ص ۳۸

۸- روضۃ الندیہ فی شرح تحفۃ علویہ ص ۷۹ و ۹ و ص ۹۱

۹- اسعاف الراغبین بر حاشیہ نور الابصار ص ۱۳۴

۱۰- تفریح الاحباب جمال الدین ص ۳۰۸ و ص ۳۲۵

۱۱- البدایہ والنہایہ جز سابع ص ۳۵۸ و ص ۳۵۹

۱۲- الشرف المؤید شیخ یوسف ص ۱۱۱

۱۳- ینابیع المودۃ طبع اسلامبول ۱۳۰۱ھ باب ۱۴ ص ۶۵

۱۴- تذکرہ خواص الامۃ ابن جوزی باب دوم ص ۲۹

۱۵- تاریخ الخلفاء سیوطی ترجمہ اردو بار سوم طبع زمیندار لاہور

حدیث ثقلین

حدیث ثقلین ایک مشہور اور صحیح الاسناد حدیث ہے جسکو تقریباً برادران اہل سنت کے سے زیادہ علماء و محدثین نے بیان کیا ہے اور انکے امام احمد حنبل نے اپنی کتاب میں تقریباً دس مو

اپنی مسند میں مختلف طرق سے اسکو نقل کیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں ا۔ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلّم انی قد ترکت فیکم ما ان اخذتم بہ لن تضلوا بعدی الثقلین احدھما اکبر من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اھلبیتی الا و انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض الخ یعنی ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ میں تمہارے درمیان دو نہایت عظیم الشان چیزیں چھوڑتا ہوں۔ جب تک تم ان کو پکڑے رہو گے میرے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے انمیں ایک دوسرے سے بڑا ہے ایک خدا کی کتاب (قرآن) زمین سے آسمان تک حبل متین ہے اور دوسری میری عترت اہلبیتؑ ہے خبردار وہ دونو ایک دوسرے سے نہ ہونگے یہاں تک روز قیامت میرے پاس حوض کوثر پہ حاضر ہوں۔ دیکھو:۔

مسند احمد حنبل جزء سوم صـ ۱۴/۱۷ وصـ ۲۶ وجزء چہارم صـ ۳۶۷/۳۷۱

جزء پنجم صـ ۱۸۲/۱۸۹ وسنن ترمذی

مستدرک حاکم جزء سوم کتاب معرفت صحابہ صـ ۱۰۹/۱۱۰ وصـ ۱۴۸

تاریخ کبیر ابن عساکر جلد پنجم حصہ تہذیب ترجمہ زید بن ارقم صـ ۳۶

۴۔ کنز العمال جزء ۶ صـ ۳۹۰ حدیث ۵۹۶۷ تا ۵۹۷۳

۵۔ صواعق محرقہ صـ ۸۹ وصـ ۹۰ باب الحاوی عشر صـ ۸۹/۱۳۵

۶۔ خصائص کبریٰ سیوطی جلد دوم صـ ۲۶۶

۷۔ ارجح المطالب صـ ۳۸۷/۳۸۹ وصـ ۳۹۰/۲۳۴

۸۔ کنز العمال جلد ا صـ ۴۷/۴۸ وجلد ۲ صـ ۶۱ وجلد ۷ صـ ۲۲۵

۹۔ ازالۃ الخفا مقصد اول صـ ۲۹۳

۱۰۔ بخاری جلد ۲ صـ ۵۳

سابقون السّابقون پر سبقت نہ کرو

رسول اسلام علیہ التحیہ والسّلام نے بار بار فرمایا کہ اے لوگو میری اہلبیتؑ پر سبقت نہ کرو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور میری اہلبیتؑ کو سکھانے کی کوشش کرو کیونکہ وہ تم لوگوں سے زیادہ علم رکھنے والے ہیں اسے اہل جماعت کے غیر متعصب علماء اور ان کی کتب نے تسلیم کیا ہے۔ ملاحظہ ہوں:۔

کتاب الاتحاف شیخ عبداللہ بن محمد صـ ۶

شرف المؤید یوسف بن اسمٰعیل صـ ۱۷/۱۸

اسعاف الراغبین محمد بن علی صبان برحاشیہ نور الابصار صـ ۱۰۱/۱۰۲

درمنثور سیوطی آیہ واعتصمو بحبل اللہ وآیہ مودۃ

مستدرک حاکم جزء سوم کتاب معرفۃ صحابہ صـ ۱۰۹/۱۱۰ وصـ ۱۴۸

۶۔ ینابیع المودۃ باب سوم ودچہارم صـ ۲۰/۳۹ وصـ ۹۷ وصـ ۲۹/۳۱ تا

۷۔ کشف البیان تفسیر قرآن ثعلبی ذرآیہ واعتصمو بحبل اللہ

۸۔ احیاء المیت برحاشیہ کتاب الاتحاف صـ ۱۱۰ تا صـ ۱۱۹

۹۔ زرقانی شرح مواہب الدنیہ جزء سابع صـ ۵

۱۰۔ سیرت حلبیہ نور الدین حلبی جزء سوم صـ ۳۰۸

۱۱۔ مصابیح السنۃ بغوی جزء دوم صـ ۲۷۹/۲۷۹

حدیث غدیر

حدیث غدیر مشہور صحیح اور متواتر احادیث میں سے ہے اسے دو سو سے زائد علماء اہل جماعت نے

اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ جس کا تعریہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلعم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو راستہ میں بمقام غدیر لاکھوں مسلمانوں کے مجمع میں اونٹ کے پالانوں کے منبر پر خدائی حکم کے مطابق تکمیل دین کیلئے حضورؐ نے ایک عظیم الشان خطبہ دیا اور اپنے عم زاد برادر حضرت علیؑ کو منبر پر چڑھا کر اسکا ہاتھ بلند فرمایا اور لوگوں سے فرمایا۔ یا ایھا النّاس انّ اللہ مولای وانا مولی المومنین وانا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فھذا علیؑ مولاہ اللّھمّ وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ الخ یعنے فرمایا جناب رسول خداؐ نے (بعد بیان فرمانے حدیث ثقلین کے) لوگو خدا میرا مولا ہے اور میں ایمان والوں کا مولا ہوں اور ان کی جانوں پر تصرف رکھتا ہوں۔ پس جس کا میں مولا ہوں اسکا یہ علیؑ مولا ہے بار الہا دوست رکھ اسکو جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اسکو جو اسکو دشمن رکھے اور مدد کر اسکی جو علیؑ کی مدد کرے اور چھوڑ دے اسکو جو اسکو چھوڑ دے دیکھو مندرجہ ذیل کتب۔

١۔ مسند احمد حنبل جز چہارم صـ ٣٧٢ جزو ۵ صـ ٣٥٦/٣٥٨ و صـ ٣٦١
٢۔ تذکرہ خواص الامۃ باب دوم صـ ١٧/١٨
٣۔ کنز العمال جز سادس صـ ٣٩٠ حدیث ۵٩٦٧ تا ۵٩٦٩
٤۔ مستدرک حاکم جز سوم صـ ١٠٩/١١٠ و صـ ١٤٨/١١١
۵۔ براہین قاطعہ کمال الدین جہرمی باب ١ فصل ۵ شبہ ١١ صـ ٦٣
٦۔ نزل الابرار صـ ٢١
٧۔ روضۃ الندیہ صـ ٦٧
٨۔ البدایہ والنہایہ جز پنجم صـ ٢٠٨ تا صـ ٢١٤
٩۔ اسنی المطالب شمس الدین جزری صـ ٣
١٠۔ ریاض النضرہ جز دوم باب ٤ فصل ٦ صـ ١٦٩/١٧٠ و صـ ٢٠٤
١١۔ نزل الابرار صـ ٢٣
١٢۔ تفریح الاحباب صـ ٣١٩/٣٢٠

تہنیت غدیر

جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ بحکم خدا بفرمان رسالت پناہ خلیفہ رسولؐ اور ہر مومن و مومنہ کے مولا مقرر ہو چکے تو بفرمان خدا رسالت پناہ نے حضرت علیؑ کو تہنیت و مبارکبادی دینے کیلئے ایک علیحدہ خیمہ نصب کرایا اس میں حضرت علیؑ جلوہ افروز ہوئے تو لوگ آپ کو ولی الامر ہونے پر مبارکباد دینے لگے اور بارگاہ امامت و خلافت میں حضرت عمر و حضرت ابوبکر نے مبارکباد پیش کی جسکا تاریخ حبیب السیر اس کو ان الفاظ میں تحریر کرتا ہے۔ پس امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ بموجب فرمودہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در خیمہ نشست و طوائف خلائق بملازمتش رفتہ لوازم تہنیت بتقدیم رسانیدند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جناب ولایت مآب را گفت بخ بخ لک یا ابن ابیطالب اصبحت مولای و مولاء کل مومن و مومنۃ یعنے خوشا حال تو اے پسر ابوطالبؑ بامداد کردی در حالتیکہ مولائی من و مولائے ہر مومن و مومنہ

ہو دی لیعہ تجراں امہات المومنین برحسب اشارہ سید المرسلین بجمیرہ امیر المومنین رفتہ شرط تہنیت بجا آوردند الخ ملاحظہ ہو :-

۱- تاریخ حبیب السیر جلد اول جزو سوم صفحہ ۱۴۴
۲- کنز العمال جزو ثامن صفحہ ۶۰ حدیث $\frac{1209}{1213}$
۳- معارج النبوت رکن چہارم باب ۱۳ صفحہ ۲۲۰
۴- ریاض النضرہ محب طبری جزو دوم باب ۴ فصل تاسع صفحہ ۲۱۷
۵- قرۃ العینین ولی اللہ صفحہ ۲۰۷
۷- مسند احمد حنبل جزو چہارم صفحہ ۲۸۱
۸- اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد ۴ صفحہ ۶۷۱
۹- مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۵۶۵
۱۰- وسیلۃ المآل شیخ احمد مالکی
۱۱- مناقب اخطب خوارزم و تذکرہ خواص الامۃ باب ۲ صفحہ ۲۰

حضرت علیؑ کا احتجاج

یہ بات مسلم ہے کہ حضرت علیؑ حقیقی طور پر حضرت رسول خدا صلعم کے خلیفہ تھے باوجود اثبات خلافت بلافصل و نصوص صریحہ متعلق خلافت حضرت علیؑ کے بانیان سقیفہ نے اپنی سیاسی تجاویز سے حقیقی خلیفہ کو خانہ نشین کر دیا اور بلا استحقاق اپنے آپ کو گدی نشین بنا دیا۔ اس پر حضرت علیؑ نے جو احتجاج متعدد مرتبہ فرمائے انکو مورخین اہل سنت نے بالصراحت تحریر کیا ہے :- ان علیاً کرم اللہ وجہہٗ قام خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال انشد اللہ من شھد یوم غدیر خم الا قام ولا یقول نبئت او بلغنی الا رجل سمعت اذناہ و وعی قلبہ فقام سبعۃ عشر صحابیاً ...... فقال ھاتوا ما سمعتم فذکروا الحدیث ومن جملۃ من کنت مولاہ فعلی مولاہ الخ یعنی ایک دفعہ حضرت علیؑ نے خطبہ دیا خدا کی حمد و ثنا کے بعد لوگوں کو قسم دیکر کہا کہ وہ لوگ کھڑے ہو جائیں جو خم غدیر کے دن موجود تھے اور وہ شخص انہیں سے کھڑا نہ ہو جو صرف یہ کہے کہ میں نے سنا ہے یا مجھ تک خبر پہنچی ہے ۔ بلکہ وہ کھڑا ہو جس کے کانوں نے سنا ہو اور دل نے محفوظ رکھا ہو پس سترہ صحابی کھڑے ہوئے .... پھر حضرت علیؑ نے ان سے فرمایا تم نے جو دیکھا اور سنا تھا وہ بیان کرو پس ان لوگوں نے حدیث غدیر بیان کی اس کے جملوں میں سے ایک جملہ یہ تھا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے ۔

۱- مسند احمد حنبل جزو پنجم صفحہ $\frac{366}{370}$ و جزو چہارم صفحہ ۳۷۰ جزو اول صفحہ $\frac{84}{118, 119}$
۲- نزل الابرار ابن معتمد خان صفحہ $\frac{21}{22}$ و صفحہ ۲۰۶
۳- کنز العمال جزو ۶ صفحہ ۴۱۳ حدیث $\frac{6117}{6121}$ و صفحہ $\frac{6133}{6143}$ و صفحہ [illegible] حدیث $\frac{6134}{[illegible]}$
۴- اسنی المطالب صفحہ ۳
۵- روضۃ الندیہ صفحہ ۶۸
۶- تفریح الاحباب صفحہ ۳۴۹
۱۰- سیرت حلبیہ جزو سوم صفحہ ۳۰۸
۱۱- البدایہ والنہایہ جزو ۵ صفحہ $\frac{210}{211}$ و صفحہ $\frac{213}{214}$
۱۲- تاریخ الخلفاء سیوطی طبع مجتبائی صفحہ ۱۱۹ و صفحہ ۹۱ مطبوعہ بار سوم
۱۳- انسان العیون از نور الدین جزو سوم صفحہ ۳۰۹
۱۴- شرح نہج البلاغہ ابن ابی حدید جزو اول صفحہ ۳ خطبہ شقشقیہ
۱۵- تاریخ کامل جزو سوم صفحہ ۴۵

۷۔ تذکرۃ خواص الامۃ باب ۲ صفحہ ۱۷

۸۔ صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم صفحہ ۷۵/۵۴

۹۔ الفاروق شبلی نعمانی صفحہ ۹

۱۰۔ تاریخ خمیس جزو دوم صفحہ ۳۰۸

۱۱۔ تاریخ الامم والملوک جزو پنجم صفحہ ۱۵۲

۱۲۔ امامت والسیاست صفحہ ۶ و صفحہ ۱۸ تا ۲۰

حضرت علیؑ کی بابت شکایت کرنا باعث رنجیدگی رسولؐ ہے

حضرت تاجدار رسالت کے زمانے میں حضرت علیؑ کے متعلق حاسد لوگ آنحضرتؐ سے حضرت علیؑ کی شکایت کرتے تھے اور آنحضرتؐ شکایت کرنیوالوں سے رنج ہوتے تھے :- عن ابن عباس عن بریدۃ الاسلمی رضی اللہ عنہ قال غزوت مع علی الی الیمن فرایت منہ جفوۃ و تدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یتغیر فقال یا بریدۃ الست اولی بالمؤمنین من انفسھم قلت بلی یا رسول اللہ فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ ھذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ (یعنی بریدہ اسلمی سے روایت ہے کہ میں یمن کی لڑائی میں حضرت علیؑ کیساتھ تھا مجھے علیؑ سے کچھ تکلیف پہنچی اور جب میں واپس آیا تو میں نے جناب رسولؐ خدا سے حضرت علیؑ کی شکایت کی اس پر آنحضرتؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا کہ اے بریدہ کیا میں اہل ایمان کی جانوں پر متصرف نہیں ہوں میں نے کہا کہ آپ ضرور ہیں اس پر آپ نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولاہ ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ اور شرط شیخین (بخاری و مسلم) کے مطابق صحیح ہے۔ ملاحظہ ہو ذیل کی کتب اہلسنت والجماعت

۱۔ مستدرک حاکم جزو سوم صفحہ ۱۱۰/۱۱۱

۲۔ کنز العمال جزو سادس صفحہ ۱۵۵ حدیث ۲۵۷۹ تا ۲۵۸۱

۳۔ منزل الابرار ابن معتمد خان صفحہ ۲۳

۴۔ کتاب الاکتفا فضل الاربعۃ الخلفا از ابراہیم بن عبداللہ وصابی

۵۔ مسند احمد بن حنبل جزو پنجم صفحہ ۳۵۶/۳۵۸ و صفحہ ۶۱

۶۔ ریاض النضرہ جزو دوم باب چہارم فصل ششم صفحہ ۱۶۹/۱۷۰ و صفحہ ۲۰۳

۷۔ تفریح الاحباب حسن علی محدث صفحہ ۳۱۹/۳۲۰

۸۔ درمنثور سیوطی جزو دوم صفحہ ۲۹۳/۲۹۴

۹۔ ارجح المطالب ایڈیشن چہارم باب ۲ صفحہ ۶۴۷ تا صفحہ ۶۵۷

۱۰۔ تاریخ الخلفاء سیوطی ترجمہ اردو بار سوم مطبع زمیندار لاہور صفحہ ۹۳

تکمیل دین رسولؐ

ہمارا عقیدہ ہے کہ اعلان وصایت و ولایت و خلافت حضرت علیؑ بیوم غدیر کے بعد دین اسلام مکمل ہوا ہے اور اس عقیدہ میں اہل جماعت بھی متفق ہیں۔ کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم ،، الآیہ جب یوم غدیر خلافت بلا فصل علی کا اعلان ہو چکا تب یہ آیۃ اکمال فوراً حسب دین نازل ہوئی :- عن ابی ھریرۃ قال لما کان یوم غدیر خم وھو یوم ثمانی عشر من ذی الحجۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ فانزل اللہ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ الخ

یعنی ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ یوم غدیر خم اٹھارہ ذی الحج تھا اس روز جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اسکا علیؑ مولا ہے اس اعلان کے بعد آیت الیوم اکملت لکم دینکم (تا آخر آیۃ) نازل ہوئی ۔ ملاحظہ ہو:۔

۱۔ در منثور سیوطی جزو دوم صفحہ ۲۵۹ تفسیر آیۃ الیوم اکملت
۲۔ کتاب ما نزل فی القرآن فی علی از ابو نعیم صبہانی
۳۔ کتاب المناقب ابو الحسن مغازلی
۴۔ کتاب خصائص علویہ محمد بن علی النطنزی
۵۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم
۶۔ فرائد السمطین حموینی

حضرت علیؑ کے دشمن بزبان حضور انور صلعم

زمانہ تاجدار مدینہ میں حضرت علیؑ کے دشمن اور حاسد موجود تھے آپ کے خلاف انکے دلوں میں کینے بھرے ہوئے تھے اور یہ مخالف مسلمانوں میں سے تھے حضرت رسول اکرم کی احادیث صحیحہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مخالف جماعت کی موجودگی سے واقف تھے ہمارے برادران اہل جماعت اور انکے معتبر علماء و کتب اس امر میں ہم سے متحد ہیں۔ دیکھو رسول اللہ صلعم نے حضرت علیؑ سے فرمایا:۔ یا علیؑ ان الامۃ ستغدر بک من بعدی وانت تعیش علی ملتی وتقتل علی سنتی الخ یعنی اے علیؑ میرے بعد تیرے ساتھ یہ امت دغا کریگی تم میری ملت پر زندہ رہو گے اور میری سنت پر قتل کئے جاؤ گے دیکھو کنز العمال جزو سادس اور فرمایا:۔ ضغائن فی صدور قوم لا یبدونہا الا من بعدی الخ یعنی اے علیؑ لوگوں کے قلوب میں تیری طرف سے کینے بھرے ہوئے ہیں جنکو یہ لوگ میرے بعد ظاہر کریں گے دیکھو نور الابصار:۔

۱۔ کنز العمال جزو سادس صفحہ ۱۵۷ حدیث ۲۵۱۵ و صفحہ ۴۰۸ حدیث ۶۱۵۹
۲۔ نور الابصار شبلنجی صفحہ $\frac{۷۱}{۱۰۳}$
۳۔ ینابیع المودت صفحہ $\frac{۲۳۲}{۲۷۲}$ و صفحہ $\frac{۱۳۵}{۱۲}$
۴۔ ارجح المطالب شیخ یوسف بن اسمٰعیل صفحہ $\frac{۴۸}{۸۹}$
۵۔ ریاض النضرہ جزو دوم باب چہارم فصل ثامن صفحہ ۲۱۰
۶۔ مستدرک حاکم جزو سوم صفحہ $\frac{۱۴۰}{۱۴۲}$ ۔
۷۔ نزل الابرار بدخشانی صفحہ ۳۹

نص خلافت

آنحضرت صلعم اپنی مرض الموت میں کاغذ و دوات و قلم طلب فرما کر اپنے بعد اپنے خلیفہ کا نام لکھنا چاہتے تھے کہ اس بارے میں اختلاف ضلالت نہ ہو جاوے مگر ثانی صاحب اس امر کے لکھنے سے مانع ہوئے برادران اہلجماعت بھی ہم سے اتفاق رکھتے ہیں۔ دیکھئے:۔ اراد ان ینص علی اسامی الخلفاء بعدہ حتی لا یقع بینھم الاختلاف الخ یعنی آنحضرت صلعم کا ارادہ تھا کہ

اپنے بعد کے خلفاء کے نام مقرر کرکے لکھ دیں تاکہ آپ کے بعد آپس میں اختلاف نہ ہو۔ اس بارے میں ہم نے اس کتاب میں بہت کچھ لکھا ہے۔ یہاں مختصراً چند حوالاجات درج کرتا ہوں ملاحظہ ہو

۱۔ فتح الباری شرح بخاری جزء اول باب کتاب العلم ص ۱۸۶ وقول الکتب علم کتابا ص ۱۰۱

۲۔ الکواکب الدراری شرح بخاری حافظ شمس الدین ۸۰۷ھ خطابی سے منقول

۳۔ شرح صحیح مسلم از علامہ نووی

۴۔ شہاب الدین خفاجی شارح شفا قاضی عیاض

ہجرت رسولؐ

آنحضرت صلعم شب ہجرت اپنے بستر پر حضرت علیؑ کو سلا کر غار ثور کیطرف روانہ ہو گئے جب حضرت ابوبکر کو حضرت علیؑ سے پتہ چلا کہ آپ غار ثور کیطرف گئے ہیں تو وہ آپ کے پیچھے چلے گئے اس امر کو برادران اہل جماعت نے یوں لکھا ہے۔ دیکھئے نخرج ابو بکر مسرعاً فلحق نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الطریق فسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرس ابی بکر فی ظلمة اللیل فحسبہ من المشرکین فاسرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المشیء فانقطع قبال نعلہ ففلق ابہامہ بحجر الخ یعنی حضرت ابوبکر جلد جلد چلے اور راستہ میں آنحضرت سے جا ملے آپ نے جو انکے پاؤں کی آہٹ سنی تو سمجھے کہ کوئی مشرک پیچھے آرہا ہے پس آنحضرت جلد جلد چلنے لگے یہاں تک کہ آپ کا جوتا ٹوٹ گیا اور انگلیاں پتھروں سے زخمی ہو گئیں دیکھو۔

۱۔ تاریخ الامم والملوک طبری جزء دوم ص ۲۴۴

۲۔ مسند احمد حنبل جزء اول ص ۳۳۱

۳۔ تذکرہ خواص الامۃ ابن جوزی باب ۲ ص ۴۱

۴۔ در منثور سیوطی جزء سوم ص ۲۴۰

۵۔ روضۃ الندیہ شرح تحفۃ العلویہ ص ۱۱

۶۔ مستدرک حاکم جزء سوم ص ۱۳۳

۷۔ نزل الابرار ابن معتمد ص ۱۷

۸۔ ریاض النضرہ جزء دوم باب ۴ فصل چھٹی ص ۲۰۳

سد ابواب

بعد تعمیر مسجد مدینہ منورہ صحابہ نے اپنے مکانات مسجد سے ملحق بنا کر انکے دروازے مسجد میں رکھ دیئے اور ہر حالت میں مسجد میں سے آنے جانے لگے اس سے مسجد کی عزت و حرمت میں فرق آنے لگا خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ مسجد میں سے سوائے علیؑ کے دروازے کے سب دروازے بند کرا دو بہ تعمیل حکم خدا رسول اللہ نے علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا باقی سب صحابہ کے دروازے بند کرا دیئے۔ برادران اہل جماعت کے اکثر علماء و کتب نے یونہی لکھا ہے دیکھئے

عن سعد ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر بالابواب فسدت وترک باب علی فاتاہ العباس فقال یا رسول اللہ سددت ابوابنا وترکت باب علیؑ فقال ما انا سددتہا لکن اللہ سدھا۔ یعنے سعد کہتے ہیں کہ جناب رسولِ خدا نے فرمایا کہ تمام دروازے بند کر دیئے جاویں لیکن آپ نے علیؑ کا دروازہ کھلا رہنے دیا اور ابن عباس نے آپ کے پاس آکر شکایت کی کہ ہمارے دروازے تو بند کرا دیئے اور علیؑ کا دروازہ کھلا رکھا اسپر آپ نے جواب دیا کہ اُن کے دروازے میں نے بند نہیں کرائے بلکہ خدا نے بند کرائے ہیں۔ اور علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ یہ اللہ کے حکم سے ہے ملاحظہ ہوں کتب ذیل:۔

۱۔ ارجح المطالب باب چہارم ص ۵۱۲/۵۱۱ و ص ۵۱۱/۵۰۴ و ص ۵۱۳/۵۰۸

۲۔ مسند احمد حنبل جزو اول ص ۱۷۵/۳۳۱ و جزو دوم ص ۲۶ و جزو چہارم ص ۳۶۹

۳۔ ریاض النضرہ جزو دوم باب چہارم فصل ص ۱۹۳/۱۹۲ و ص ۲۰۴

۴۔ وفاء الوفا سمہودی جزو اول باب فصل حادی العشر ص ۳۳۶/۳۴۴

۵۔ در منثور سیوطی جزو سوم ص ۳۱۴ و جزو ششم ص ۱۲۲

۶۔ تذکرہ خواص الامۃ باب دوم ص ۲۵

۷۔ القول المستحسن مطبوعہ اردو اخبار دہلی ۱۸۵۱ء و ص ۲۲۴

۔ روضۃ الندیہ ص ۱۹۱/۱۵۲

[illegible]

۱۰۔ ینابیع المودت قندوزی باب سابع عشر ص ۸۲ تا ص ۸۳

۱۱۔ فتح الباری ابن حجر عسقلانی جزو سابع ص ۵۹/۱۳۱۲ طبع بولاق

۱۲۔ اسنی المطالب شمس الدین جزری ص ۱۳

۱۳۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جزو سابع ص ۳۴۲

۱۴۔ صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم حدیث ۱۳ ص ۷۳ و حدیث ۲۳ ص ۴۴ و فصل سوم ص ۷۶

۱۵۔ مستدرک حاکم جزو سوم ص ۱۱۷/۱۲۵ و ص ۱۳۴

۱۶۔ مناقب مرتضوی از کشفی باب سوم ص ۱۰۴

قلوب کی کجی

قرآن کریم میں ہے کہ ام المومنین دختر خلیفہ نمبر ۱۔ ام المومنین دختر خلیفہ دوم کی خدا کی جانب سے ان کے اعمال و افعال کیوجہ سے تنبیہ و تہدید کیگئی اور وہ آیت یہ ہے:۔ ان تتوبا الی اللہ فقد صغت قلوبکما (سورہ تحریم) یعنی تم دونو خدا کے آگے توبہ کرو تو بہتر ہے کیونکہ تم دونو کے دل کج ہو گئے ہیں۔ برادران اہل جماعت کے علماء نے یونہی لکھا ہے۔ دیکھو کتب ذیل:۔

۱۔ کشاف زمخشری جزو دوم تفسیر سورۂ تحریم ص ۴۶۹/۴۶۷ و ص ۴۷۱

۲۔ طبقات ابن سعد جزو ثامن فی النساء ص ۱۳۱/۱۳۳

۔ مسند احمد حنبل جزو اول ص ۳۳/۳۴ و ص ۴۸

۴۔ کنز العمال جزو اول ص ۲۶۹ و حدیث ص ۴۷۴۳ و ص ۲۷۰/۲۷۲ تا

۵۔ سیرت حلبیہ جزو ثالث ص ۳۵۳

۶۔ صحیح بخاری کتاب تفسیر قرآن تفسیر سورۂ تحریم

حضرت علیؑ کے فیصلے

زمانۂ حضرت رسولِ خدا صلعم میں قضایا اور عدالت کے متعلق حضرت علیؑ کی قابلیت مسلم تھی اور

حضور ہی کے زمانہ اقدس میں بحکم آنحضرت آپ ملکوں میں قضایا کیلئے بھیجے جاتے تھے نیز اوران اہلجماعت کی بھی اس امر میں یہی رائے ہے۔ دیکھئے:۔ عن علی قال بعثنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم الی الیمن قاضیا وانا حدیث السن فقلت یا رسول اللہ تبعثنی الی قوم یکون بینھم احداث ولا علم لی بالقضاء قال ان اللہ عزوجل لیھدی لسانک ویثبت قلبک قال فما شککت فی قضاء بین اثنین الخ یعنے حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے مجھے یمن کیطرف قاضی بنا کر روانہ کیا میں اسوقت کم سن تھا میں نے عرض کی یارسول اللہ آپ مجھے ایسی قوم کیطرف روانہ فرمارہے ہیں جس میں اکثر جھگڑے ہوا کرتے ہیں اور مجھے تجربہ نہیں تو آنحضرت نے فرمایا خداوند کریم تیری زبان کو ہدایت کریگا اور تیرے دل کو ثابت رکھیگا جناب امیر فرماتے ہیں کہ مجھے کبھی دو آدمیوں کے تنازعات کے فیصلہ کرنے میں پھر شک نہ ہوا اس کا ثبوت مندرجہ ذیل کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں

۱۔ مسند احمد حنبل جزو اول ص $\frac{۱۳۹}{۱۵۶}$

۲۔ ریاض النضرۃ جزو دوم باب ۴ فصل ۶ ص $\frac{۱۹۸}{۱۹۹}$

۳۔ مستدرک حاکم جزو سوم ص ۱۳۵ و کتاب معرفۃ الصحابہ ص ۱۳۵

۴۔ نور الابصار شبلنجی ص $\frac{۷۱}{۷۳}$

۵۔ صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم حدیث عاشر ص ۷۳ و فصل ثالث ص ۷۶

۶۔ الاستیعاب ابن عبدالبر جزو دوم ترجمہ علی ص $\frac{۴۷۳}{۴۷۴}$

۸۔ اسنی المطالب ص ۱۴

۹۔ نزل الابرار ص ۱۸

۱۰۔ روضۃ الندیہ ص $\frac{۱۳}{۸۴}$ و ص ۹۱

۱۱۔ تفریح الاحباب ص ۳۲۲

۱۲۔ حلیۃ الاولیا ابی نعیم اصفہانی جلد اول ص ۶۶

۱۳۔ کنز العمال جزو سادس ص ۱۵۳

۱۴۔ البدایہ والنہایہ ابن کثیر جزو سابع ص $\frac{۳۵۷}{۳۵۸}$

ایذاء فاطمہؑ

جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا:۔ فاطمۃ بضعۃ منی من اغضبھا اغضبنی، یعنی فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے اسکو غضبناک کیا اُسنے مجھے غضبناک کیا دیکھو بخاری جزو دوم ص $\frac{۳۰۰}{۳۰۵}$ و فتح الباری جزو سابع ص ۸۳۔ جناب سیدہ سلام اللہ علیہا شیخین پر غضبناک ہوئیں اور آپ نے مرتے دم تک انسے کلام نہ کیا۔ یہ حقائق خود اہل جماعت نے اپنی کتابوں میں لکھے ہیں دیکھئے واقعہ فدک جب جناب سیدہ نے آپنے والد کی میراث فدک طلب کی۔ فقال لھا ابوبکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ فغضبت فاطمہ بنت رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم فھجرت ابابکر فلم تزل مھاجرتہ حتی توفیت یعنی خلیفہ کہا کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ ہم پیغمبر لوگ میراث نہیں چھوڑتے ہمارا ترکہ صدقہ ہے اس پر جناب فاطمۃ الزہراؑ اس پر بہت غضبناک ہوئیں اور اسکے بعد اس سے کلام کرنا

کر دیا اور اُن سے کبھی کلام نہ کیا یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی اور بھی بکثرت مواقع پر جناب سیدہ کو ناراض کیا واقعۂ فدک و احراق باب فاطمہ اس کتاب کے پہلے حصہ میں بیان ہو چکے ہیں۔
کتب ذیل ملاحظہ فرمادیں:۔

۱۔ صحیح بخاری کتاب الخمس باب فرض الخمس جزو دوم صفحہ ۱۲۴ و کتاب المغازی باب غزوہ خیبر
۲۔ طبقات الکبریٰ ابن سعد جلد دوم ق ۲ صفحہ ۸۶
۳۔ تاریخ الامم والملوک جز سوم صفحہ ۲۰۲
۴۔ فتوح البلدان بلاذری طبع ۱۳۵۰ھ و ۱۹۳۲ء مطبع مصر صفحہ ۴۴/۴۵
۵۔ تاریخ خمیس دیار بکری جز دوم صفحہ ۲۱۳
۶۔ وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ جز دوم باب ۶ صفحہ ۱۷۱
۷۔ صحیح بخاری جلد سوم جز دوم طبع مصر صفحہ ۳۵/۳۹
۸۔ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۹۱ کتاب الجہاد والسیر باب لا نورث
۹۔ روضۃ الاحباب جلد ۱ صفحہ ۴۳۳
۱۰۔ فتح الباری ابن حجر جلد ۵ صفحہ ۵۷۱/۵۷۳ و جلد ۷ صفحہ ۱۴۰
۱۱۔ بخاری مع فتح الباری طبع دہلی کتاب النکاح جلد ۵ صفحہ ۱۴۳
۱۲۔ سنن ابی داؤد مترجم وحید الزمان طبع لاہور صفحہ ۵۳/۵۷ و غیر مترجم صفحہ ۴۱۶
۱۳۔ مسند احمد حنبل جلد چہارم صفحہ ۴۳
۱۴۔ امامت والسیاست مطبوعہ مصر صفحہ ۳۰
۱۵۔ نیل الاوطار جلد ۷ صفحہ ۸۶
۱۶۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ عبدالحق جلد ۳ صفحہ ۴۵۳

بیت الاحزان

جناب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت تاجدار اسلام اپنے پدر بزرگوار کی وفات کے بعد بہت جلد ستم پر ستم جھیل کر بکثرت گریہ فرمانے لگیں ان کو یہ بھی ناگوار گزرا اس پر جناب سیدہ نے مدینہ سے باہر ایک بیت الحزن بنوایا لیکن وہاں بھی یہ لوگ مانع ہوئے برادران اہلجماعت کے معتبر علماء و مورخ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ دیکھو:۔

۱۔ تاریخ حبیب السیر مطبوعہ بمبئی جلد اول جزو سوم صفحہ ۹/۵۸
۲۔ روضۃ الصفا مطبوعہ نولکشور جلد ۲ صفحہ ۱۶۰
۳۔ معارج النبوۃ مطبوعہ نولکشور رکن ۴ صفحہ ۲۲۷
۴۔ جذب القلوب نولکشور صفحہ ۱۷۵
۵۔ منہاج النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۸۴۴
۶۔ سوانح رسول کریم از مظہر احمد مطبع خادم التعلیم لاہور صفحہ ۱۱
۷۔ تاریخ ال امجاد صفحہ ۱۷
۸۔ اکسیر التواریخ جلد دوم صفحہ ۷
۹۔ مدارج مصطفیٰ صدر الدین احمد صفحہ ۳۶/۴

حضرت علیؑ نے کسی مصنوعی خلیفہ سے بیعت نہ کی

ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ نے حضرت رسالت پناہ صلعم کے بعد کسی شخص کی بیعت نہیں کی اگرچہ آپ پر ہر قسم کے دباؤ ڈالے گئے برادرانِ اہلجماعت طرف داران حکومت کہتے ہیں کہ آخر آپ نے ان سے

بیعت کرلی تھی۔ مگر ان کے معتبر علماء و کتب یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے ان سے بیعت نہیں کی۔ کے تاریخی شواہد اس امر کے بیّن ثبوت ہیں۔ دیکھو:-

۱۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول
۲۔ تاریخ طبری جزو سوم ص ۱۹۹/۲۰۲
۳۔ شمس التواریخ ص ۵۵۸
۴۔ تاریخ ابوالفدا جزو اول ص ۱۵۶
۵۔ تاریخ ابن کثیر شامی جزو پنجم ص ۲۴۶
۶۔ تاریخ خمیس جزو دوم ص ۱۸۵/۱۸۶

صواحب یوسف

اہلجماعت کے معتبر علماء و کتب نے لکھا ہے:- فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس۔ یعنے جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تم دونوں زنانِ مصر کیطرح ہو۔ اور زنانِ مصر کی کیفیت و شان دنیا کو معلوم ہے:-

۱۔ صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ ص ۲۱/۲۳ و ص ۲۴/۲۵
۲۔ سنن ابن ماجہ ص ۱۱۸
۳۔ تاریخ طبری جزو سوم ص ۱۹۵
۴۔ تاریخ کامل ابن اثیر جزو دوم ص ۱۲۲/۱۲۳
۵۔ بخاری کتاب اذان باب حد مریض ان یشھد الجماعۃ و کتاب الاعتصام پارہ ۲۹
۶۔ تاریخ الخلفاء سیوطی بحالات حضرت علی مطبوعہ بار سوم مطبع اخبار زمیندار لاہور ۱۳۳۱ھ ص ۹۵/۹۶

اظہار حقیقت

کتب معتبرہ اہل جماعت میں حضور کے بعد پہلے خطبہ میں خلیفہ اول کے متعلق انکے علماء نے بکثرت کتب میں لکھا کہ خلیفہ صاحب نے فرمایا:- ایہا الناس انی ولیت امرکم ولست بخیرکم فان ضعفت فقوموني واعلموا ان لی شیطانا یعتریني احیاناً فاذا رأیتموني غضبت فاجتنبوني الخ۔ یعنے اے لوگو میں نے آپکے امور کی زمام تو ہاتھ میں لے لی ہے۔ مگر میں تم سے بہتر نہیں ہوں اگر میں ٹیڑھا ہوجاؤں تو تم مجھ کو سیدھا کردینا۔ تم سمجھ لو کہ کبھی کبھی مجھ پر شیطان چڑھ جاتا ہے پس جب تم مجھ کو غصہ میں دیکھو تو مجھ سے پرہیز کیا کرو۔ دیکھو:-

۱۔ طبقات ابن سعد جلد سوم ق ۱ ص ۱۲۹
۲۔ تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع مجتبائی ص ۵۱ و ص ۴۹ و ص ۳۶/۴۸ مطبوعہ مطبع زمیندار لاہور بار سوم۔
۳۔ تاریخ الامم والملوک طبری جزو سوم ص ۲۰۳/۲۱۱
۴۔ کنز العمال جزو سوم ص ۱۳۰ حدیث ۲۲۶۳ و ص ۱۳۶ الحدیث ۲۳۴۷
۵۔ امامت والسیاست ص ۱۶
۶۔ شرح نہج البلاغۃ جزو دوم ص ۸
۷۔ تفریح الاحباب مترجم حامل المتین ص ۴۰/۵۶ و ص ۵۷/۶۱
۸۔ تاریخ کامل ابن اثیر جزری جزو دوم ص ۱۲۶

حواب کے کتے

برادران اہل جماعت کے معتبر علماء وکتب نے لکھا ہے:۔ لما اقبلت عائشہ بلغت میاہ بنی عامر لیلا نبحت الکلاب قالت ای ماء ھذا قالوا ماء الحواب قالت ما اظنی الا انی راجعۃ فقال لبعض من کان معہا بل تقدمین فیراک المسلمون فیصلح اللہ عزوجل ذات بینھم قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لھا ذات یوم کیف باحداکن تنبح علیھا الکلاب الحواب الخ یعنی جب حضرت عائشہ حضرت علی علیہ السلام سے لڑنے کیلئے نکلیں اور بنی عامر کے چشموں تک گئیں تو وہاں کے کتے آپ پر بھونکنے لگے اسپر آپ نے پوچھا کہ یہ کون سا چشمہ ہے لوگوں نے کہا یہ چشمہ حواب ہے۔ تو جناب عائشہ نے کہا کہ میں یہاں سے واپس جاتی ہوں لوگوں نے کہا کہ آپ واپس نہ جائیں شاید آپ کے ذریعہ سے مسلمانوں کے امور کامیاب ہوں تو عائشہ نے فرمایا کہ ایک دن جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا تھا کہ تم میں سے ایک عورت کا کیا حشر ہوگا جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے دیکھو:۔

۱۔ مسند احمد حنبل جز سادس ص ۵۲/۹۷
۲۔ تاریخ حبیب السیر جلد اول جز چہارم ص ۴۸
۔ مستدرک حاکم جز سوم ص ۱۲۰
۴۔ کتاب الامامت والسیاست ذکر واقعہ جمل ص ۵۶
۔ تاریخ کامل ابن اثیر ذکر واقعہ جمل
۔ معجم البلدان حموینی در ذکر حواب
۔ تاریخ ابن خلدون ترجمہ اردو جلد ۴ واقعہ جمل ص ۲۹۹
۸۔ سیرت حلبیہ جز سوم ص ۳۲۰/۳۲۱
۹۔ کنز العمال جز سادس ص ۸۳ حدیث ۱۲۹۸ و ص ۸۴ حدیث ۱۳۱۱
۱۰۔ تاریخ طبری جز پنجم واقعہ جمل ص ۱۷۱
۱۱۔ مروج الذہب مسعودی جلد دوم ص ۲۴۳/۲۴۴
۱۲۔ تاریخ ابی الفدا جز اول ذکر حوادث سنہ ست وثلاثین ص ۱۷۳
۱۳۔ روض المناظر علم الاوائل والاواخر واقعہ سنہ ۳۶ھ
۱۴۔ صواعق محرقہ باب ثامن ص ۱۱۷

استحقاق خلافت

بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی مستحق خلافت تھے جسکو حضرت عمر نے متعدد مواقع پر تسلیم کیا ہمارے برادران اہل جماعت کے معتبر علماء وکتب حضرت عمر کے اس بیان کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ ترجمہ احکام سلطانیہ کی عبارت ملاحظہ ہو۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے عمر کو بہت بے چین پایا اور وہ فرمانے لگے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ میں خلافت کے بارے میں کیا کروں میں نے کہا آپ علی کو کر دیجیے فرمایا بے شک وہ اس کے اہل ہیں مگر ان میں ظرافت ہے" دیکھو۔

۱۔ اردو ترجمہ احکام سلطانیہ ص ۱۹/۲۱
۴۔ کتاب المناقب ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ

۲- شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جز دوم صہ ۱۱۴

۳- استیعاب فی معرفۃ الصحاب ترجمہ علی طبع دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن صہ ۴۸۰

۵- تاریخ طبری جز خامس صہ ۳۴/۳۵

۶- تاریخ کامل ابن اثیر جزو سوم صہ ۳۵

۷- فتح الباری ابن حجر عسقلانی جز سابع صہ ۵۵

اتباعِ سیرت شیخین سے حضرت علیؑ کا انکار

حضرت علیؑ نے شیخین کی سیرت کی پیروی سے انکار فرمایا اور کتاب اللہ و سنّت رسول اللہ پر چلنے کو تسلیم کیا اگر سیرت شیخین سنّت رسولؐ و کتاب اللہ کے مطابق ہوتی تو حضرت علیؑ انکار نہ فرماتے ہمارے برادران اہل جماعت اس امر کو تسلیم کرتے ہیں :- فبدا بعلی علیہ السّلام وقال لہ ابایعک علی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ وسیرت الشیخین ابی بکر وعمر فقال بل علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ الخ یعنے عبدالرحمٰن بن عوف نے علیؑ سے شروع کیا اور کہا کہ میں آپکی بیعت اس شرط پر کرتا ہوں کہ آپ وعدہ کریں کہ خدا کی کتاب اور سنّت رسول اللہ اور سیرت شیخین ابوبکر وعمر کی پیروی کرینگے آپ نے جواب دیا کہ میں کتاب اللہ و سنّت رسول اللہ کی پیروی تو کروں گا لیکن سیرت شیخین کی پیروی نہ کروں گا۔ دیکھو :-

۱- شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جز اول صہ ۶۳

۲- تاریخ ابی الفدا جز اوّل صہ ۱۶۵/۱۶۶

۳- تاریخ ابن خلدون باقی جز دوم از تاریخ ابن خلدون طبع ۱۲۸۴ھ صہ ۱۲۶

۴- تاریخ حبیب السیر جلد اول جز چہارم صہ ۲۷/۲۸

۵- شمس التواریخ صہ ۱۳۱۴

۶- تاریخ طبری جز پنجم صہ ۳۷

تقسیم انعامات

برادران اہلجماعت کو تسلیم ہے کہ ان کے خلیفے اپنی پارٹی کو بیت المال سے گرانقدر انعامات و جاگیرات سے سرفراز فرماتے رہتے تھے۔ واقعات بہت ہیں یہاں صرف ایک عبارت لکھتا ہوں باقی حوالے درج کرتا ہوں عن ھشام ابن عروہ عن ابیہ قال اقطع عمر رضی اللہ عنہ العقیق حتی انتھی الی ارض فقال ما اقطعت مثلھا قال خوات بن جبیر اقطعنیھا فاقطعہ ایاھا الخ یعنے عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے وادی عقیق لوگوں کو بخشدی اور ایک ایسے قطعہ زمین پر پہنچے اور فرمایا کہ ایسا قطعہ اراضی میں نے اس سے پہلے کسی کو نہیں دیا اسپر خوات ابن جبیر نے کہا مجھے دیدو پس حضرت عمر نے وہ قطعہ زمین اسکو دیدیا۔ دیکھو :-

۱- فتوح البلدان بلاذری صہ ۲۶

۲- صحیح بخاری کتاب الخمس باب ما اقطع النبی من البحرین جز دوم صہ ۱۲۵

۳- طبقات ابن سعد جلد دوم ق ۲ صہ ۸۸

۴- مسند احمد حنبل جز دوم صہ ۱۸۳

انبیاء بحکم خدا اپنے خلیفے خود مقرر فرماتے رہے

ابد سے سُنّت الٰہیہ یہ جاری رہی ہے کہ انبیاء ماسلف نے خدا کے حکم کے مطابق اپنے جانشین و خلیفے خود مقرر فرمائے چنانچہ علامہ مسعودی نے مروج الذہب و معادن الجواہر بر حاشیہ نفح الطیب جزاول ص۳۹ میں کہا ہے کہ انبیاء کے جانشینوں کا تقرر بذریعہ وصیّت ہوتا رہا ہے۔ اسی سنّت الٰہیہ پر تاجدار رسالت و سرکار مدینہ نے خدا کے حکم سے غدیر خم کے مقام پر حضرت علیؑ کو اپنا ولیعہد و جانشین بنایا اور قبل ازیں بھی آنحضرت صلعم اشارۃً اور صراحتاً علیؑ کو اپنا ولیعہد و وصی و بھائی و خلیفہ مثل ہارون بتاتے رہے جن کا مفصل ذکر اس حصّہ اور اس کے حصہ اوّل میں مذکور ہے۔ برادران اہلجماعت کے علماء معتبرہ کتب معتمدہ سے ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے علیؑ کو خلیفہ مقرر فرما دیا تھا۔ اب اسجگہ یہ دکھانا مطلوب ہے کہ انبیاء ماسبق نے اپنے خلیفے بحکم خدا خود مقرر فرمائے۔ بخوف طوالت عربی عبارات کو ترک کرتے ہوئے صرف حوالے کتب برادران اہل جماعت سے پیش کئے جاتے ہیں:۔

نمبر شمار	نام نبی جس نے اپنے وصی کو خود مقرر فرمایا	حوالے
۱	حضرت آدم نے خلافت حضرت شیث کیلئے وصیّت نامہ تحریر فرما دیا۔	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۷۶/۹۴ و اسلام کا نظام حکومت حامد انصاری ص ۱۰۷
۲	حضرت شیث نے حضرت انوش کو وصی بنایا	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۸۱ و تاریخ کامل جلد ۱ ص ۳۰/۲۶
۳	حضرت انوش نے حضرت قینان کو وصی بنایا	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۸۳ و تاریخ کامل جلد ۱ ص ۳۰/۲۶
۴	حضرت قینان نے حضرت مہائیل کو وصی بنایا	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۸۳ و تاریخ کامل جلد ۱ ص ۳۰/۲۶
۵	حضرت مہائیل نے حضرت یرد یارد کو وصی بنایا	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۸۳ و تاریخ کامل جلد ۱ ص ۳۰/۲۶
۶	حضرت یردیارد نے حضرت ادریس کو خلیفہ بنایا	تاریخ کامل جلد ۱ ص ۳۰
۷	حضرت ادریس نے حضرت متوشلخ کو خلیفہ بنایا	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۸۲ و تاریخ کامل جلد ۱ ص ۳۰/۲۶
۸	حضرت متوشلخ نے حضرت ملک کو خلیفہ بنایا	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۸۷ و تاریخ کامل جلد ۱ ص ۳۰
۹	حضرت نوح نے حضرت سام کو خلیفہ بنایا	تاریخ کامل جلد ۱ ص ۲۶
۱۰	حضرت ابراہیم نے حضرت اسمٰعیل کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفا جلد ۱ ص ۵۸ و طبع بمبئی ص ۳۰
۱۱	حضرت اسمٰعیل نے حضرت اسحٰق کو خلیفہ بنایا	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۱۹۲
۱۲	حضرت اسمٰعیل نے حضرت قیدار کو بھی خلیفہ بنایا بروایت دیگر	روضۃ الصفا جلد ۱ ص ۶۱

نمبر شمار	نام نبی جس نے اپنے وصی و خلیفہ کو خود مقرر فرمایا	حوالے
۱۳	حضرت اسحاق نے حضرت یعقوب کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۶۲ و ص ۶۳
۱۴	حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۹۴ و تاریخ طبری جلد ۱ ص ۱۷۲
۱۵	حضرت یوسف نے حضرت یہودا کو خلیفہ بنایا	تاریخ طبری جلد ۱ ص ۱۷۳
۱۶	حضرت ایوب نے حضرت حومل کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۱۰۰ و طبری جلد ۱ ص ۱۱۶ و تاریخ کامل جلد ۱ ص ۴۷
۱۷	حضرت ایوب نے بروایت دیگر بشیر وجیدان کو خلیفہ بنایا	طبری جلد ۱ ص ۱۶۷ و تاریخ کامل جلد ۱ ص ۴۷
۱۸	حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو خلیفہ بنایا	طبری جلد ۱ ص ۲۱۸ و روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۱۳۰
۱۹	حضرت موسیٰ نے حضرت یوشع کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۱۳۸
۲۰	حضرت یوشع نے حضرت کالب بن یوقنا کو خلیفہ بنایا	طبری جلد ۱ ص ۲۳۷ و کامل جلد ۱ ص [illegible] و روضۃ الاحباب جلد ۱ ص [illegible]
۲۱	حضرت کالب نے حضرت یوساقوس فرزند کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۱۳۵
۲۲	حضرت الیاس نے حضرت الیسع کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۱۳۸ و قصص الانبیاء از عبداللہ کسائی
۲۳	حضرت الیسع نے حضرت ذی الکفل کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۱۴۰ و قصص الانبیاء از ثعلبی
۲۴	حضرت شعیا نے حضرت یاشیہ بن اموص کو خلیفہ بنایا	طبری جلد ۱ ص ۲۸۵
۲۵	حضرت داؤد نے حضرت سلیمان کو خلیفہ بنایا	تاریخ کامل جلد ۱ ص ۶۷
۲۶	حضرت عیسیٰ نے حضرت شمعون کو خلیفہ بنایا	روضۃ الصفاء جلد ۱ ص ۱۸۴
۲۷	حضرت یوشافاس نے حضرت عزاریا بن ہارون کو خلیفہ بنایا	قصص الانبیاء مصنفہ عبداللہ کسائی
۲۸	حضرت سلیمان نے حضرت رخیم کو خلیفہ بنایا	قصص الانبیاء مصنفہ ثعلبی

فتنۂ ناگہانی

حضرت ابوبکر کی خلافت جو کچھ تھی اسکے متعلق حضرت عمر کی رائے ہے کہ وہ اچانک اور فتنۂ ناگہانی تھی خدا نے مسلمانوں کو اس کے شر سے بچا لیا ہمارے برادران اہل جماعت کے علماء و کتب معتبرہ بقول حضرت عمر اس کو اس طرح تحریر فرماتے ہیں :- انہ بلغنی ان قائلاً منکم یقول واللہ لو مات عمر بایعت فلاناً فلا یغترون امرء ..... ان یقول انما کانت بیعۃ ابی بکر فلتۃ و تمت الا و انہا قد کانت کذالک و لکن اللہ وقی شرھا الخ یعنی مجھے خبر لگی ہے کہ تم میں سے ایک کہتا ہے کہ عمر کے مرنے کے بعد میں فلاں شخص سے بیعت کروں گا۔ (اس امر میں) کسی شخص کو دھوکا نہ رہے کہ ابوبکر کی بیعت تو ایک ناگہانی آفت تھی لیکن وہ پوری ہو گئی خبردار بیشک

ابوبکر کی بیعت ناگہانی اور مشورہ کے بغیر ہوئی تھی لیکن خدا نے اسکے شر سے بچا لیا۔ دیکھو:-

۱۔ تاریخ طبری جلد سوم ص ۲۰۰
۲۔ صواعق محرقہ ص ۲۱
۳۔ مسند احمد حنبل جلد اول ص ۵۵
۴۔ صحیح بخاری پ ۲۸ باب رجم الحبلیٰ ص ۳۶۵
۵۔ انوار اللغۃ از وحید الزمان پ ۳ ص ۱۰۰
۶۔ فتح الباری ابن حجر پ ۲۸ ص ۳۶۵/۳۶۸
۷۔ شرح نہج البلاغہ طبع مصر جلد اول ص ۱۲۷
۸۔ تاریخ کامل ابن اثیر جز سوم ص ۱۲۴
۹۔ ریاض النضرہ محب الدین جز دوم فصل سوم خلافت ابی بکر ص ۱۶۴
۱۰۔ موطا امام مالک مطبع فاروقی دہلی ص ۱۲۳

فتنوں کے گھر

علماء و کتب اہل سنت میں ہے کہ بہت سے صحابہ کے گھروں سے فتنے کھڑے ہوئے تھے:- عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما قال اشرف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی اطم من اطام المدینۃ فقال ھل ترون ما اری قالوا لا قال فانی اری الفتن تقع خلال بیوتکم کوقع القطر الخ یعنی اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ آنحضرت نے مدینہ کے قلعوں سے جھانکا تو فرمایا بعلاتم دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں لوگوں نے کہا کہ نہیں اس پر آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے گھروں کے اندر فتنے و فساد اس طرح داخل ہو رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے دیکھو

۱۔ مسند احمد حنبل جز اول ص ۱۶۸/۱۸۵ و ص ۲۴۸ و جز دوم ص ۲۱۳/۲۸۲ و جز سوم ص ۱۴۷ و جز چہارم ص ۱۳۶/۱۱ و ص ۴۰۸/۴۱۹ و جز پنجم ص ۳۹/۴۴ و ص ۱۱/۱۴۹ و ص ۳۰۶/۴۰۱ و ص ۴۰۵
۲۔ صحیح بخاری پ ۹ باب الغرفۃ کتاب اللقطہ ص ۴۸۸ و پ ۲۹ ص ۲۳۶ و کتاب الفتن کتاب ۹ باب ۱۴ کتاب ۲۳ باب ۹۲ کتاب ۱ باب ۱
۳۔ صحیح مسلم کتاب الفتن حدیث ص ۲۳۱
۴۔ مسند طیالسی حدیث ۱۲۴۹/۲۳۴۴
۵۔ سنن ابی داؤد کتاب ۲۴ باب ۲
۶۔ سنن ترمذی کتاب ۳۱ باب ۱۹
۷۔ سنن ابن ماجہ کتاب ۳۶ باب ۱
۸۔ کنز العمال جز سادس کتاب الفتن ص ۲۷ لغایت ص ۹۲ حدیث ص ۴۸۱ لغایت ص ۱۳۹۰ و حدیث ص ۱۷۴۰ عالم الغزو حدیث ۵۰۲/۴۸ و حدیث ۵۰۵/۵۳۱ و ۵۵۲/۵۵۶ و ۶۹۶ وغیرہ
۹۔ عائشہ کے گھر سے کفر نکلیگا دیکھو صحیح مسلم طبع مصر جز دوم ص ۱۸۱
۱۰۔ بخاری کتاب الخمس باب ما جاء فی بیوت ازواج النبی مطبوعہ مصر جز دوم ص ۲۷
۱۱۔ مسند احمد حنبل جز دوم ص ۲۳/۲۲ و پنجم ص ۱۶

بنی اسرائیل سے ملتے جلتے

برادران اہل سنت نے اپنی معتبر کتب میں لکھا ہے کہ حضور انور صلعم نے اصحاب سے کہا انتم اشبہ الامم بنی اسرائیل لترکبن طریقتھم حذو القذۃ بالقذۃ والنعل بالنعل حتی لا

یکون فیھم شیئ الا کان فیکم مثلہ حتی ان القوم لتمر علیھم المراۃ فیقوم الیھا فیجامعھا ثم یرجع الی صحابہ فیضحک الیھم ویضحکون الیہ الخ یعنے تم لوگ بنی اسرائیل سے بہت زیادہ مشابہ ہو اور تم ضرور ان کے طریقوں کی پیروی ایک ایک جو جو برابر اور قدم بقدم کرو گے یہاں تک کہ کوئی شے ایسی نہ ہوگی جو ان میں ہوئی ہو اور تم میں نہ ہو یہاں تک کہ اگر ان میں ایسا ہوا ہوگا جو ان کے پاس سے کوئی عورت گذری ان میں سے ایک مرد اس عورت کے پاس گیا اور اس سے زنا کر کے اپنے ساتھیوں کی طرف واپس آکر ہنسنے لگا اور وہ بھی اسے دیکھکر ہنسنے لگے یقیناً تم بھی ایسا ہی کرو گے اور کئی جگہ ہے کہ اگر یہیوں میں کسی نے اپنی ماں سے بھی ایسا کیا ہے تو تم میں بھی ایسا ہوگا۔ کتب ذیل دیکھیں:-

۱۔ منہاج السنۃ جزو سوم ص ۲۴۱ ابن تیمیہ
۲۔ مستدرک علی الصحیحین حاکم جزو اول کتاب الایمان ص ۳۷
۳۔ مسند احمد حنبل جزو دوم ص ۳۶۷/۴۵۰ جزو سوم ص ۸۴/۸۹ و ص ۹۴ و جزو چہارم ص ۱۲۵ و جزو پنجم ص ۲۱۸
۴۔ مشکوٰۃ کتاب الایمان باب اعتصام بالکتاب والسنۃ
۵۔ سیرت حلبیہ جزو سوم ص ۱۲۳
۶۔ صحیح بخاری جزو چہارم ص ۱۷۶
۷۔ اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ عبد الحق جلد ۱ ص ۱۴۳
۸۔ سنن ابن ماجہ ص ۲۹۶/۲۹۷
۹۔ صحیح مسلم کتاب العلم جزو ثامن ص ۵۷
۱۰۔ مسند ابی داؤد طیالسی جزو سادس ص ۱۹۱ حدیث ۱۳۴۶
۱۱۔ کنز العمال حدیث ۶۱۲/۲۴۶

مختلف اسلامی لشکروں کے امیر جیش

نمبر شمار	نام غزوہ و سریہ	نام سردار لشکر	حوالے کتب اہل جماعت	کیفیت شکستیں
۱	غزوۂ ابواء	حضرت علیؑ و حضرت حمزہ	تاریخ کامل جلد سوم ص ۴۱ ـ تاریخ طبری جلد دوم ص ۲۶۰	
۲	سریہ رابغ	عبیدہ بن حارث	تاریخ طبری جلد دوم ص ۲۶۰	
۳	سریہ سیف البحر	حضرت حمزہ	تاریخ کامل جلد ۲ ص ۸۸ و تاریخ طبری جلد دوم	
۴	سریہ خرار	سعد	تاریخ طبری جلد دوم	
۵	غزوہ بواط	حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۶۱ تاریخ کامل ص ۴۵	
۶	کرز کی تلاش	آنحضرت صلعم	تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۶۱ تاریخ کامل ص ۴۵	
۷	غزوہ ذات العشیرہ	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۶۱ تاریخ کامل ص ۴۵	
۸	سریہ بطن نخلہ	عبداللہ بن جحش	تاریخ کامل جلد دوم ص ۲۶۳	
۹	غزوہ بدر اولیٰ	سعد و مصعب و حضرت علیؑ	مسند احمد حنبل جلد سوم ص ۲۱۹/۲۲۳ و سیرت محمدیہ جلد اول ص ۲۴۳ و تاریخ ابو الفداء ص ۳۰۴ و تاریخ کامل ابن اثیر [illegible]	فرار

نمبر شمار	نام { غزوہ / سریہ / واقعہ	نام سردار لشکر	حوالے کتب اہل جماعت	کیفیت شیخین
۱۰	سریہ سالم بن عمیر	عمیر	تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۲۹۹	
۱۱	غزوہ قرقرۃ الکدر	حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۲۹۹ و تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۶۷	
۱۲	سریہ بنی طے	حضرت علیؑ	سیرت آت اسلام صفحہ ۲۰۳/۲۰۴ و تاریخ طبری جلد ۲ صفحہ ۳۴۹ و مدارج النبوۃ صفحہ ۴۲۸	
۱۳	غزوہ بنی قینقاع	حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۲۹۷ تاریخ اسلام اکبر خان نجیب آبادی صفحہ ۱۰۹	
۱۴	غزوہ سویق	آنحضرت صلعم	تاریخ طبری جلد دوم صفحہ ۲۹۹ و تاریخ اسلام اکبر خان نجیب آبادی صفحہ ۱۱۰	
۱۵	غزوہ غطفان	آنحضرت صلعم	سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۳۰۷	
۱۶	غزوہ بنی سلیم	آنحضرت صلعم	سیرت ابن ہشام جلد ۱ صفحہ ۳۰۶	
۱۷	سریہ قردۃ	زید بن حارثہ و سعد بن زید	تاریخ خمیس جلد ۱ صفحہ ۴۱۸ و تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۲۷	
۱۸	غزوہ احد	حضرت حمزہؓ و ابو دجانہؓ حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۷/۱۳۹۴ و تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۵۸ و سیرت ابن ہشام جز دوم صفحہ ۹۳ و تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۰۹	فرار
۱۹	غزوہ حمراء الاسد	حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۷ و تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۶۳	
۲۰	سریہ ابو سلمہ	حضرت علیؑ	طبقات ابن سعد صفحہ ۳۵	
۲۱	سریہ عبداللہ بن انیس	عبداللہ	طبقات ابن سعد صفحہ ۳۵ تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۱۵	
۲۲	واقعہ رجیع	عاصم بن ثابت	تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۳۰ و تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۱۵	
۲۳	واقعہ بیر معونہ	منذر بن عمر ساعدی	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۳۳ و تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۱۶	
۲۴	غزوہ بنی نضیر	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۲۱۵ و ابو الفداء صفحہ ۱۰۱ و تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۱۷	
۲۵	غزوہ بدر ثانی	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۴۱ تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۱۸/۱۱۹	فرار
۲۶	دومۃ الجندل	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	طبقات ابن سعد جلد مغازی صفحہ ۴۵/۴۹ و تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۱۹/۱۲۱	
۲۷	غزوہ خندق	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	سیرت النبی شبلی نعمانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۴	فرار
۲۸	واقعہ ضرار	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	سیرت النبی شبلی نعمانی جلد ۱ صفحہ ۳۱۴ و تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۴۰	
۲۹	غزوہ بنو قریظہ	حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۵۳ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۲۱۳ و تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۲۵	
۳۰	غزوہ بنو لحیان	حضرت علیؑ	تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۷۱	
۳۱	غزوہ ذی قرد	حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۴۰	
۳۲	سریہ عیص		تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۷۸	
۳۳	سریہ دومۃ الجندل	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۷۹ و تاریخ اسلام نجیب آبادی صفحہ ۱۱۹	

نمبر شمار	نام { غزوہ / سریہ / واقعہ	نام سردار لشکر	حوالے کتب اہل جماعت	کیفیت تخمینین
۳۴	سریہ فدک	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۷۷/۷۸ و ابن خلدون صفحہ ۳۴	
۳۵	سریہ وادی القریٰ		تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۷۷/۷۸	
۳۶	سریہ عرینہ یا عرنہ	عبد اللہ بن انیس	تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۷۷/۷۸ و تاریخ اسلام نجیب اکبرآبادی صفحہ ۱۱۵/۱۲۸	
۳۷	غزوہ حدیبیہ	آنحضرت صلعم و علی علیہ السلام	تاریخ اسلام و سیرت محمدیہ منادی الصادقہ صفحہ ۳۴۲ و تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۷۸ و تاریخ طبری جلد ۴ صفحہ ۵۸۸ و تاریخ ابوالفداء جلد دوم صفحہ ۳۴۹	فرد
۳۸	غزوہ خیبر	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۹۳ و خصائص نسائی مطبوعہ کلکتہ صفحہ ۱۲۳ و تاریخ خمیس مطبوعہ مصر صفحہ ۴۹/۱۲۹ و سیرت ابن ہشام جزء ۲ صفحہ ۱۸۶ و مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۹۳ و تاریخ اسلام اکبر شاہ خان نجیب آبادی صفحہ ۱۲۷ و مسند احمد حنبل جزء اول صفحہ ۱۳۶ و دیگر تواریخ لکھے ۔	
۳۹	واقعہ صلح فدک	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۹۳	
۴۰	غزوہ وادی القریٰ	آنحضرت صلعم و حضرت علیؑ	تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۹۳ و تاریخ اسلام نجیب آبادی صفحہ ۱۳۵	
۴۱	سریہ موتہ	حضرت جعفر طیار و زید بن حارثہ و عبد اللہ بن رواحہ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۱۰	
۴۲	سریہ ذات السلاسل	عمرو عاص و ابو عبیدہ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۰۱	
۴۳	فتح مکہ شریف	حضرت علیؑ و زبیر و خالد و ابو عبیدہ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۱۰/۱۲۴	
۴۴	دعوت بنو جزیمہ	حضرت علیؑ	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۲۴	
۴۵	غزوہ حنین	حضرت علی علیہ السلام	سیرت حلبیہ جلد سوم صفحہ ۱۰۹ و کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۳۰۶ و تفسیر وحیدی صفحہ ۲۴۵ و سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۲۴۱	
۴۶	جنگ اوطاس	ابو عامر اشعری	تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۳۱	
۴۷	غزوہ طائف	حضرت علیؑ	معارج النبوۃ رکن ۴ صفحہ ۲۴۷ و تاریخ طبری جلد سوم صفحہ ۱۳۳ و تاریخ روضۃ الصفا جلد دوم صفحہ ۱۳۸	
[illegible]	[illegible]یہ بنو تمیم		تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۱۳۱	
[illegible]	[illegible]	حضرت علی علیہ السلام	سیرت النبی شبلی نعمانی جلد اول صفحہ ۴۰۴	
[illegible]	[illegible]		طبری جلد سوم صفحہ ۱۴۷	

کیفیت تحقیق	حوالے کتب اہل جماعت	نام سردار لشکر	نام { غزوہ سریہ واقعہ	نمبر شمار
قرار	تاریخ حبیب السیر و معارج النبوۃ و تاریخ روضۃ الصفا ر صفحہ ۱۳۹ و معارج النبوۃ رکن چہارم مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۲۹۷	حضرت علی علیہ السلام	سریہ وادی الرمل	۵۱
	طبری جلد سوم صفحہ ۱۵۹ و تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۱۱۵ و معارج النبوۃ جلد سوم صفحہ ۲۳۵ و روضۃ الصفا ر جلد دوم صفحہ ۱۳۹	حضرت علی علیہ السلام	فتح یمن	۵۲
واپسی	مجدد تواریخ ہائے اسلام	حضرت علی علیہ السلام	واقع ترسیل سورۃ برأت	۵۳
	تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۱۸	آنحضرت صلعم و حضرت علی	غزوہ ذات الرقاع	۵۴

نبوتؐ میں شک

مندرجہ ذیل سُنّی کتب میں ہے کہ دوسرے صاحب نے صلح حدیبیہ کے دن حضور کی نبوت میں شک کیا تھا دیکھئے :- قال عمر ما شککت منذ اسلمت الا یومئذ الخ یعنے حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں نے شروع اسلام سے ایسا شک کبھی نہیں کیا تھا۔ جو آج کے دن میں نے (آنحضرتؐ کی نبوت پر) کیا اور دیکھئے (ثم قال عمر) فاتیت ابا بکر فقلت یا ابا بکر الیس ھذا نبی اللہ حقاً قال بلی الحدیث یعنے امیر عمر کہتے ہیں اس پر میری تسلی نہیں ہوئی اور میں ابوبکر کے پاس آیا اور میں نے کہا اے ابوبکر یہ خدا کا سچا نبی نہیں ہے اُس نے کہا سچا ہے دیکھو :-

۱- صحیح بخاری جلد سوم صفحہ ۱۰ باب شرائط جہاد والمصالحۃ مع اہل الحرب وکتابۃ الشروط

۲- تفسیر در منثور سیوطی جلد ۶ صفحہ ۷۷

۳- تفسیر معالم التنزیل جلد ۴ صفحہ ۱۰۸

۴- معارج النبوۃ رکن چہارم صفحہ ۱۵۵

۵- فتح الباری شرح بخاری باب دخلنی امر عظیم

۶- روضۃ الاحباب جلد ۱ صفحہ ۳۴۴

۷- مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۳۸۷

۸- ترمذی مترجم اردو جلد ۲ صفحہ ۱۵۸

۹- مشکواۃ باب الاعتصام جلد ۱ صفحہ ۵۴

۱۰- تاریخ اسلام اکبر نجیب آبادی صفحہ ۱۳۱ حضرت عمر کی گستاخی

۱۱- در منثور سیوطی جلد ششم طبع مصر صفحہ ۷۹ بحوالہ بخاری

۱۲- تفسیر ابن جریر جلد ۲۶ صفحہ ۵۸ مطبوعہ مصر

۱۳- زاد المعاد نظامی پریس کانپور جلد ۱ صفحہ ۳۷۶

۱۴- تاریخ خمیس جلد دوم صفحہ ۲۲ مطبوعہ مصر

۱۵- معالم التنزیل بغوی جلد چہارم صفحہ ۲۴/۲۸

شرک

اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب تسلیم کرتے ہیں قال رسول اللہ الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل فقال ابو بکر وھل الشرک الا من دعا مع اللہ الٰھا آخر فقال رسول اللہ صلعم الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل رواہ الحافظ ابو یعلےٰ واحمد والبغوی الخ یعنے رسول اللہ نے پہلے گدی نشین کو فرمایا کہ شرک تمہارے اندر چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے۔ اسکو حافظ ابو یعلےٰ اور احمد و بغوی نے روایت کیا ہے اسکے متعلق قرآنی ارشاد بھی ہے ا۔ وما یومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون یعنے اکثر ان کے اللہ کے ساتھ ایمان نہیں لائے مگر بحالیکہ وہ شرک بھی کرتے رہتے ہیں۔ دیکھو۔

١۔ تفسیر ابن کثیر جلد پنجم صفحہ ۲۲۹ مطبوعہ برحاشیہ تفسیر فتح البیان طبع مصر
٢۔ تفسیر در منثور سیوطی جلد دوم صفحہ ۵۳
٣۔ کنز العمال جلد ۲ صفحہ ۹۷/۹۸ و صفحہ ۱۶۹ و جلد ۱ صفحہ ۲۷۱
٤۔ ازالۃ الخفاء صفحہ ۱۹۹
٥۔ دین خالص مولفہ سید صدیق جلد ۱ صفحہ ۲۰۶/۳۰۴
٦۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۲۳
٧۔ ریاض النضرہ جلد ۱ قسم دوم باب ۱ فصل ۴ صفحہ ۵۲
٨۔ سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۲۷۳/۲۷۴ وغیرہم دیگر کتب بالکل مفہوم۔

مبغض علیؑ

ہمارا اعتقاد ہے کہ جو حضرت امیر المومنین علیؑ سے دل میں ذرا برابر بھی بغض رکھیگا وہ جہنمی ہے بغض علیؑ کی موجودگی میں اسے کوئی نیکی فائدہ نہیں دے سکتی مبغض علیؑ کافر ہے۔ برادران اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب اس امر میں ہم سے اتفاق رکھتے ہیں دیکھئے عن عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ۔ قال کنا نبور اولادنا بحب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فاذا راینا احدھم لا یحب علی بن ابی طالب علمنا انہ لیس منا وانہ لغیر رشدۃ الخ یعنے عبادہ بن صامت روایت کرتے ہیں کہ ہم اپنی اولاد کی جانچ حب علیؑ سے کرتے تھے پس جس میں ہم بغض علیؑ پاتے تھے تو ہم کو یقین ہوجاتا تھا کہ وہ ولدزنا ہے۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو اجتمع الناس علی حب علیؑ ابن ابیطالبؑ لما خلق اللہ النار الخ یعنے حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے اگر لوگ علیؑ ابن ابیطالبؑ کی محبت پر جمع ہوجاتے۔ تو خداوند تعالےٰ دوزخ کو پیدا بھی نہ کرتا دیکھئے۔

١۔ ریاض النضرہ جزو سوم باب ۴ فصل ۶ صفحہ ۱۴۳/۱۸۹ و صفحہ ۱۷۷/۲۰۲ و صفحہ
٢۔ اسنی المطالب شمس الدین جزری صفحہ ۹۰۸
۔ ینابیع المودت طبع اسلامبول ۱۳۰۱ھ باب سادس والثلاثون
٧۔ نور الابصار شبلنجی صفحہ ۱۰۳
٨۔ کنز العمال جزو سادس صفحہ ۴۰۲ حدیث ۶۱۱۳ و صفحہ ۱۵۸ حدیث ۲۶۴۹ و صفحہ ۱۵۳ حدیث ۲۵۱۸ و صفحہ ۴۰۰ حدیث ۶۰۹۵

صـ ۱۱۳/۱۳۲ و باب الثالث والاربعون صـ ۳۷/۱۳۲ و باب العشرون صـ ۹۱ و باب الثانی والاربعون صـ ۱۳۵

۴۔ کتاب المناقب اخطب خوارزم صـ ۲۹۷

۵۔ تفسیر کشاف جزو دوم صـ ۳۳۹ تفسیر آیہ مودۃ القربیٰ پ ۲۵ سورۃ شوریٰ

۶۔ الشرف المؤبد لآل محمد صـ ۴۳/۴۴

۹۔ نسیم الریاض جلد سوم صـ ۴۵۹

۱۰۔ روضۃ الندیہ صلاح الامیر صـ ۱۵۴

۱۱۔ مستدرک حاکم جزو سوم صـ ۱۲۹/۱۴۴ و صـ ۱۲۸/۱۳۵ و صـ ۱۳۸

۱۲۔ استیعاب جزو سوم ترجمہ علی صـ ۲۱۵ و صـ ۴۷/۴۴۳

۱۳۔ تذکرہ خواص الامۃ باب دوم صـ ۱۷ عن ابی درداء

آلِ و اہلبیتِ محمدؐ

ہمارا اعتقاد ہے کہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام آلِ محمدؐ و اہلبیتِ رسولؐ میں شامل ہیں۔ ہمارے اہل جماعت بھائیوں کے علماء معتبرہ وکتب معتمدہ اس امر میں ہم سے اتفاق رکھتے ہیں۔ مندرجہ ذیل کتب ملاحظہ ہوں :۔

۱۔ نور الابصار علامہ شبلنجی صـ ۱۰۲

۲۔ اشعۃ اللمعات محدث دہلوی جلد چہارم صـ ۶۸۴

۳۔ تفسیر کشاف زمخشری جزو دوم صـ ۳۳۹

۴۔ الشرف المؤبد لآل محمد صـ ۳ تا صـ ۸

۵۔ [illegible]

۶۔ احیاء المیت بر حاشیہ کتاب الاتحاف صـ ۱۱۱

۷۔ فتح الباری عسقلانی جزو سابع صـ ۶۰

۸۔ ینابیع المودۃ باب ثانی والثلاثون صـ ۱۰۲ و باب الثالث والثلاثون صـ ۱۳۷/۱۰۹

دین میں قیاس

ہمارا اعتقاد ہے کہ امور دین میں قیاس جائز نہیں ہے سب سے پہلے جس نے امور دین میں قیاس کیا وہ ابلیس ہے اور امور دین میں اپنی رائے پر قیاس کرنے والا گمراہ اور گمراہ کنندہ ہے۔ ہمارے اہلجماعت بھائیوں کے معتبر علماء و معتمدہ کتب اس امر میں ہم سے اتفاق رکھتے ہیں۔ دیکھئے تعمل ھذہ الامۃ برھۃ بکتاب اللہ ثم تعمل برھۃ بسنۃ رسول اللہ ثم تعمل بالرای فاذا عملوا بالرای فقد ضلوا واضلوا عن ابی ھریرۃ۔ یعنے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ یہ امت پہلے کتاب اللہ پر عمل کریگی اسکے بعد سنت رسولؐ اللہ پر عمل کریگی پھر اپنی رائے کے مطابق عمل کریگی پس جب اپنی رائے کے مطابق عمل کرے گی تو خود بھی گمراہ ہوگی اور دوسروں کو بھی گمراہ کرے گی۔ دیکھو :۔

۱۔ کنز العمال علی متقی جزو اول صـ ۱۷۴ حدیث ۹۱۶ و ۹۱۹

۲۔ صحیح بخاری باب مذمت رائے و قیاس

۳۔ در منثور سیوطی

۵۔ حجۃ اللہ البالغہ از شاہ ولی اللہ

۶۔ مشکوٰۃ شریف صـ ۶ از ترمذی و ابوداؤد و تفسیر بالرای کی سزا

۷۔ ابن ماجہ صـ ۶ جہاں سے فتوے پوچھے گئے

۳۔ کتاب الوسائل الی معرفۃ الاوائل سیوطی | ۸۔ تاریخ الخلفاء سیوطی ص۶۵ تفسیر بالرائے

پیغمبرؐ کے عدم وراثت کی جعلی حدیث

"نحن معاشر الانبیاء لا نورث ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ" وضعی اور جعلی ہے اور مخالف قرآن ہے ارشاد باری ہوتا ہے کہ حضرت ذکریا نے دعا مانگی "مخبراً عن زکریا وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امرأتی عاقراً فھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب" یعنی حضرت ذکریا نے بارگاہ رب العزت میں اسطرح دعا مانگی میں اپنے وارثان بازگشت سے اندیشہ رکھتا ہوں جو میرے بعد رہینگے میری عورت بانجھ ہے خداوندا مجھے وارث عطا کر جو میرا اور آل یعقوبؑ کا ورثہ پائے۔ "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین" یعنی تمہاری اولاد کیواسطے خدا تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہے۔ "وورث سلیمان داؤد" یعنی حضرت سلیمانؑ نے حضرت داؤدؑ اپنے باپ کا ورثہ پایا۔ لاوارثی کی روایت اس لئے بھی وضعی ہے کہ اسکا راوی صرف ایک ہی ہے اسلئے یہ خبر احاد ہے جسکا اور کوئی ثبوت نہیں ملتا کسی اور صاحب نے یہ حدیث رسول اللہؐ سے نہیں سنی اور خبر احاد ناقابل قبول ہوتی ہے اور بالخصوص ایسی خبر جو صرف حاکم وقت ہی اپنے فائدہ کے لئے کہے اس پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے۔ ہمارے برادران اہلجماعت کے علماء و کتب معتبر اس امر میں ہم سے اتفاق رکھتے ہیں کہ حدیث لاوارث کا صرف پہلا خلیفہ ہی راوی ہے۔

۱۔ صواعق محرقہ ص۱۹ | ۴۔ نیل الاوطار جلد ۵ ص۲۳۹ اختلاف در حدیث مذکور

۲۔ تفسیر کبیر رازی جلد سوم ص۲۳۰ | ۵۔ فتح الباری شرح بخاری جلد سوم ص۱۴۴

۳۔ تفسیر نیشاپوری بر حاشیہ تفسیر ابن جریر جلد ۴ ص۱۹۷ | ۶۔ صحیح بخاری کتاب الخمس باب فرض خمس جزء ۲ ص۱۴۴

نصاب شہادت

خود حضرت ابوبکر ایک آدمی کی گواہی کو صحیح تصور نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ فدک کے معاملے میں انہوں نے حضرت علیؑ ایک مرد اور ایک عورت ام ایمن کی شہادت کو ناکافی سمجھا تو پھر اس حیثیت سے حضرت ابوبکر کی خبر واحد کے متعلق حدیث لاوارث کیونکر کافی سمجھی جاوے گی ہمارے برادران اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب اس بارے میں ہم سے اتفاق رکھتے ہیں۔ معاملہ فدک میں [۷] روی ان علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ شھد لفاطمۃ عند ابی بکر الصدیق ومعہ ام ایمن فقال لہ ابوبکر لو شھد معک رجل او امرأۃ اخری لقضیت لھا بذلک یعنی حضرت علیؑ سے منقول ہے

کہ حضرت ابو بکر کے روبرو جناب علیؑ اور اُمِّ ایمن نے جناب سیدہؑ کے حق میں شہادت دی تھی اس پر حضرت ابو بکر نے حضرت علیؑ سے کہا اگر تمہارے ساتھ ایک مرد اور شہادت دیتا یا ایک اور عورت شہادت دیتی تو میں فاطمہؑ کے حق میں اسکا دعوے فیصل کر دیتا۔ دیکھئے :۔

۱۔ صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب قول النبی لا نورث ما ترکنا
۲۔ مسند احمد حنبل جز اول صہ ۶ و صہ ۹/۱۰ و صہ ۱۳
۳۔ فتوح البلدان بلاذری طبع مصر صہ ۴۴/۴۵
۴۔ سنن ترمذی کتاب ۱۹ باب ۴۴
۵۔ سنن ابی داؤد کتاب ۱۹ باب ۱۸
۶۔ طبقات ابن سعد ج ۲ ق ۲ صہ ۸۶ جز ثامن صہ ۱۸
۷۔ تاریخ الامم والملوک طبری جز سوم صہ ۲۱۳
۸۔ صواعق محرقہ باب اول فصل پنجم صہ ۲۳
۹۔ سیرت حلبیہ جز سوم صہ ۵۹/۳۹۹
۱۰۔ روضۃ الاحباب جلد اول صہ ۳۳۴
۱۱۔ شرح نہج البلاغہ جز ۴ صہ ۸۶/۸۷ و صہ ۱۰۱/۱۰۳ تا و صہ ۹۳/۸۳
۱۲۔ وفاء الوفا سمہودی جز دوم باب ۶ فصل دوم صہ ۱۵۷/۱۶۰
۱۳۔ کنز العمال جز سوم حرف خ کتاب خلافت باب اول صہ ۱۲۵ حدیث ۲۳۲۹ و صہ ۱۲۹ حدیث ۲۳۵۸/۲۳۶۰ و صہ ۲۳۵۹ و صہ ۱۳۳ حدیث ۲۳۸۷ و صہ ۱۳۴ حدیث ۲۳۹۰ و صہ ۱۳۵ حدیث ۲۳۹۷ و صہ ۱۳۶ حدیث ۲۳۰۹/۲۳۱۰ و جز چہارم صہ ۵۲ حدیث ۱۰۹۷
۱۴۔ صحیح بخاری کتاب الخمس باب فرض خمس و کتاب فضائل اصحاب ذکر عباس بن عبد المطلب و کتاب المغازی باب حدیث بنی النضیر و کتاب المغازی باب غزوہ خیبر و کتاب الفرائض باب قول النبی لا نورث ما ترکنا صدقہ وغیرہ

سنّۃ الجماعت

رسول اسلام صلعم نے فرقہ سنّت والجماعت کو نہیں بنایا نہ اسکے متعلق کوئی حکم دیا بلکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں صرف مذہب شیعہ تھا جسکا اقرار شاہ ولی اللہ کو بھی ہے۔ ہمارے برادران اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب اس امر میں ہمارے ہمنوا ہیں۔ دیکھئے دخل معاویۃ الکوفۃ و بایعہ الناس فسمی سنۃ الجماعۃ لاجتماع الناس وانقطاع الحرب الخ۔ یعنے جب معاویہ کوفہ میں داخل ہوا لوگوں نے اُس سے بیعت کر لی پس اس سال کا نام سنۃ الجماعت رکھا گیا بوجہ معاویہ پر لوگوں کے اتفاق کر لینے کے اور جنگ کے بند ہو جانیکے۔ دیکھو مذہب اہل سنّۃ والجماعت کی وجہ تسمیہ جو بعد میں ایجاد ہوئی۔

۱۔ فتح الباری جلد ششم صہ ۵۵۳
۲۔ اصابہ فی تمیز صحابہ جلد سوم صہ ۲۳۳
۳۔ استیعاب بر اصابہ جلد ا صہ ۳۷۳/۳۷۳ و جلد سوم صہ ۳۹۸
۴۔ حیواۃ الحیوان دمیری جلد ا صہ ۵۲
۵۔ منہج الوصول نواب صدیق حسن صہ ۱۶۴
۶۔ [illegible]
۷۔ صواعق محرقہ ابن حجر مکی
۸۔ میزان الاعتدال ذہبی جلد ا صہ [illegible]
۹۔ ترجمہ اسد الغابہ تذکرہ اسود ایڈیٹر النجم عبد الشکور صہ ۱۱۱ حالات حجر بن کندی
۱۰۔ تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی صہ ۱۳۲ و ترجمہ اردو مطبوعہ زمیندار پریس لاہور بار سوم صہ ۱۰۵

صلح الحسن علیہ السّلام

حضرت امام حسنؑ نے معاویہ سے مجبوراً صلح کر لی جیسا کہ حضرت رسول نامدارؐ نے کفار سے صلح حدیبیہ کی تھی امیر شام کی فقیہہ کاملی سے حضرت امام کا لشکر آپ سے پھر گیا ہمارے اہل جماعت برادران کے معتبر علماء و کتب اس امر میں ہمارے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں دیکھئے:۔ فلما نزل الحسن المدائن نادی منادی العسکر الا ان قیس بن سعد قد قتل فانفروا وانتھبوا البراق الحسنؑ نھبوا متاعه حتی نازعوہ لبساطاً کان تحته وطعن بخنجر فی بطنه الخ یعنے جب حضرت امام حسن علیہ السلام مدائن میں اترے کسی نے لشکر میں آواز دی خبردار قیس بن سعد قتل ہو گیا ہے تم بھاگ جاؤ چنانچہ سب بھاگ گئے اور خیمے خیام امام حسن کو بھی لے گئے بلکہ اسباب اور سامان امام کا بھی لوٹ لے گئے تا اینکہ بستر اور مصلے بھی آپ کا آپ کے نیچے سے کھینچ لیا اور آپ کے پیٹ میں خنجر لگایا۔ اور مروج الذہب برحاشیہ تاریخ کامل میں ہے کہ جب امام حسن کو اپنے ہمراہیوں کی مخالفت کا یقین ہو گیا تو صلح کیطرف مجبور ہو گئے دیکھو دیگر کتب بہ تغیر الفاظ و بہ یک مفہوم :۔

۱۔ مروج الذہب مسعودی برحاشیہ کامل جلد ۷ صفحہ ۱۶

۲۔ روضۃ الصفا جلد چہارم صفحہ ۵

۳۔ تاریخ طبری جلد ششم صفحہ ۹۲/۹۳

۴۔ تاریخ کامل جلد سوم صفحہ ۱۶۳

۵۔ امامت والسیاست جلد دوم صفحہ ۱۸۳

۶۔ صواعق محرقہ صفحہ ۸۳

۷۔ الناویہ معاویہ صفحہ ۲۲۳

۸۔ تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۱۳۱

منافقین

تاریخی حیثیت سے حضورؐ کے وقت میں بکثرت صحابہ منافق تھے۔ اور اس پر ہمارے برادران اہلجماعت کے معتبر علماء و کتب کا اتفاق ہے کہ مدینہ میں منافق لوگ کثرت سے تھے جیسا کہ مولوی شبلی کو اقرار ہے کہ مدینہ منافقین سے بھرا ہوا تھا۔ دیکھئے ۱۔ اخرج البیھقی عن ابن مسعود قال خطبنا رسول اللہؐ فقال فی خطبته ایھا الناس ان منکم منافقین فمن سمیت فلیقم قم فلان قم یا فلان حتی عد ستا و ثلاثین۔ یعنے بیہقی نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ رسول خداؐ نے اپنے خطبہ میں فرمایا اے لوگو تمہارے اندر منافقین ہیں سے جسکا نام میں لوں اُسے چاہیئے کہ اُٹھ کھڑا ہو پس فرمایا کہ کھڑا ہو اے فلاں کھڑا ہو تا اینکہ آپ نے چھتیس آدمیوں کو شمار کیا۔ دیکھئے بہ تغیر الفاظ و بہ یک مفہوم۔

۱۔ خصائص کبریٰ سیوطی جلد ۲ صفحہ ۱۳ جلد ۱ صفحہ ۲۸۰

۹۔ نہج البلاغہ صفحہ ۱۹۹/۵۹

۲۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۵ ص ۵۹ وجلد ۱ ص ۸۵
۳۔ صحیح بخاری جلد سوم ص ۱۵۵ وکتاب الاعتصام جز ۴ طبع مصر ۱۸۷
۴۔ تفسیر لطائف البیان ص ۳۴۳/۳۴۴
۵۔ تفسیر خازن لبغدادی جلد ۲ ص ۱۶۰ مطبوعہ مصر
۶۔ وتفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۸۵
۷۔ تفسیر در منثور سیوطی جلد ۲/۱ ص ۳۶/۳۴ مطبوعہ مصر
۸۔ نووی شرح مسلم جلد اول ص ۲۶

۱۰۔ استیعاب علی الاصابہ جلد دوم ص ۳۴۵/۳۴۶
۱۱۔ احیاء العلوم غزالی جلد چہارم ص ۹۹
۱۲۔ تاریخ کامل جلد ۲ ص ۱۳۱
۱۳۔ مشکوٰۃ جلد ۴ ص ۱۴
۱۴۔ کنز العمال جز سادس کتاب فتن حدیث ۲۴۷/۴۴۲ تا ص ۱۳۹۰
۱۵۔ الفاروق شبلی نعمانی

استبداد

برادران اہل جماعت کے معتبر علماء وکتب تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السّلام پہ معاملہ خلافت میں استبداد ہوا۔ دیکھئے قول جناب امیر علیہ السّلام ولکنک استبددت علینا بالامر وکنا نحن نری لنا حقا لقرابتنا من رسول اللہ الخ یعنے تم نے اپنی رائے سے بلا رضامندی ہمارے خلافت رسول پر تسلط کرلیا بحالیکہ ہم بوجہ قرابت آنحضرت صلعم کے اپنا حق جانتے تھے دیکھو کتب ذیل بہ تغیر الفاظ وبہ یک مفہوم۔

۱۔ صحیح مسلم جلد دوم ص ۹۱ قول علی
۲۔ تاریخ الامم والملوک طبری مطبوعہ مصر جلد سوم ص ۲۰۳
۳۔ تاریخ اعثم کوفی ص ۵/۳
۴۔ امامت والسیاست ص ۱۲
۵۔ مروج الذہب مسعودی مطبوعہ مصر برحاشیہ کامل ص ۵۷/۵۸ جلد ۶
۶۔ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۲۳۲
۷۔ تاریخ کامل مطبع مصر جلد سوم ص ۱۰۸
۸۔ تاریخ ابوالفدا مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۱۹۹
۹۔ روضۃ المناظر ابن شحنہ طبع مصر برحاشیہ کامل جلد ۱۱ ص ۱۳۴
۱۰۔ صواعق محرقہ باب تاسع فصل دوم ص ۷۵/۹۳

۱۱۔ فتح الباری شرح بخاری پ ۱۴ ص ۳۸۷ وجلد ۳ ص ۳۸۷/۳۸۸
۱۲۔ ازالۃ الخفا مقصد دوم ص ۲۶۱/۲۵۲
۱۳۔ تاریخ طبری جلد ۲ ص ۲۱۰/۲۱۲ و ص ۲۱۶/۲۱۷
۱۴۔ تاریخ کامل جلد دوم ص ۲۲
۱۵۔ تاریخ حبیب السیر جلد ۱ ص ۱۶/۱۷
۱۶۔ مسند احمد حنبل جلد ۱ ص ۱۵۳/۳۳۱
۱۷۔ سیرت حلبیہ جلد ۱ ص ۲۸۶
۱۸۔ تاریخ خمیس دیار بکری جلد ۲ ص ۳۸
۱۹۔ تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۳
۲۰۔ تاریخ گبن صاحب جلد ۳ ص ۴۹۹
۲۱۔ تاریخ کارلائل ص ۶۱
۲۲۔ شرح نہج البلاغۃ جلد دوم ص ۱۱۴

حضور سرکار رسالتؐ میں بلند آوازی

برادران اہل سنت کو تسلیم ہے۔ کہ شیخین آنحضرت صلعم کے روبرو اپنی آواز بلند کرتے تھے عن ابن ملیکہ نتمساریا (ابوبکر وعمر) حتی ارتفعت اصواتہما فنزل ذالک قولہ تعالےٰ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہرو الہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون الخ یعنے ابن ملیکہ سے مروی ہے کہ اول و دوم نبی صلعم کے پاس جھگڑے اور دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں اسپر یہ آیت اتری اے ایماندار و اپنی آوازوں کو نبیؐ کی آواز پر بلند نہ کرو ورنہ تمہارے اعمال حبط اور ساقط ہو جاوینگے تم کو اسکا پتہ بھی نہ چلیگا اور دیکھو عن ابی ملیکۃ قال کاد الخیران یہلکان ابوبکر وعمر رفعا اصواتہما عند النبی فانزل اللہ تعالےٰ یا یہا الذین آمنوا الایہ دیکھو:-

۱- تفسیر در منثور سیوطی جلد ۶ صـ۸۳
۲- مدارج النبوۃ جلد دوم صـ۴۳۶
۳- ازالۃ الخفا مقصد اول صـ۲۳۸ مقصد دوم صـ۱۷۸۔

تغیر نماز

حضرات اہل سنت نے لکھا ہے۔ کہ بعد رسول اکرم صلعم لوگوں نے نماز کی صفت و طریقہ میں تغیر پیدا کر کے دوسرے مختلف طریقوں سے نماز پڑھنا شروع کر دی آنحضرتؐ نے جو طریقہ نماز کا بتایا جسپر حضرت علیؑ و اہلبیت عامل رہے لوگوں نے یکسر فراموش کر کے نماز کے اپنے طریقے ایجاد کر ڈالے۔ دیکھو

عن انس قال ما اعرف شیئا کما کان علی عہد النبیؐ قیل الصلوٰۃ قال الصلوٰۃ قال الیس صنعتم ما صنعتم فیہا وفی روایۃ سمعت الزہری یقول دخلت علی انس بن مالک بدمشق وھو یبکی فقلت وما یبکیک فقال لا اعرف شیئا مما ادرکت الا ھذہ الصلوٰۃ وھذہ الصلوٰۃ قد ضیعت

یعنی انس نے کہا میں کوئی امر بھی شریعت کا اب اُس طرح نہیں دیکھتا ہوں جس طرح آنحضرت صلعم کے زمانہ میں ہوتا تھا انس سے کہا گیا نماز تو ویسی ہی پڑھی جاتی ہے اسپر انس نے کہا کیا تمنے نماز کے اندر ایسے تفرقات نہیں کئے جو خود جانتے ہو کئے ہیں۔ اور دوسری روایت میں ہے راوی نے کہا کہ میں نے زہری سے سنا ہے کہ وہ کہتا تھا کہ میں انس بن مالک کے پاس دمشق میں گیا اس حال میں کہ انس رو رہا تھا میں نے کہا کیا چیز

تجھے رلا رہی ہے۔ تو انس بولے اس لئے کہ اب مجھے کوئی چیز نظر نہیں آتی جو آنحضرتؐ کے وقت میں میں نے پائی تھی مگر یہ نماز تھی جو وہ بھی خراب کر دی گئی ہے دیکھو بالفاظ مختلف :-

۱۔ بخاری باب تضییع الصلوٰۃ عن وقتہا صفحہ ۳۰۲ جلد سوم مع الفتح طبع دہلی و بخاری جلد سوم صفحہ $\frac{۴۲۸}{۴۲۹}$

۲۔ فتح الباری شرح بخاری بذیل قول مع علی و صفحہ ۵۲۲

۳۔ صحیح مسلم جلد اول صفحہ $\frac{۱۶۹}{۲۹}$

۴۔ سنن ابن ماجہ مترجم وحید الزمان جلد اول صفحہ $\frac{۳۱۹}{۲۹۱}$

۵۔ کنز العمال جلد ۴ صفحہ $\frac{۳۰۹}{۲۱۰}$

۶۔ تفسیر کبیر رازی جلد اول صفحہ ۱۶۰

۷۔ خصائص سیوطی جلد ۲ صفحہ ۱۴۲

۸۔ یزید نامہ خواجہ حسن نظامی صفحہ ۱۱

۹۔ مشکوٰۃ المصابیح صفحہ ۱۱۷

۱۰۔ اشعۃ اللمعات صفحہ $\frac{۴۴۷}{۴۴۸}$

۱۱۔ مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ سفر صفحہ $\frac{۱۱}{۴۴}$ و باب القراءۃ فی الصلوٰۃ

۱۲۔ میزان الکبریٰ شعرانی صفحہ ۱۳۶

۱۳۔ دراسات اللبیب صفحہ ۳۴۰

خلفاء اثنا عشر

ہمارا اعتقاد حسب فرمان تاجدار اسلام یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میرے بعد میرے بارہ خلیفے ہونگے جو سب کے سب قریش سے ہونگے برادران اہلجماعت کے معتبر علماء و کتب اس امر میں ہمارے ساتھ اتفاق رکھتے ہیں دیکھئے :- عن جابر بن سمرۃ السوائی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول فی حجۃ الوداع ان ھذا الدین لم یزال ظاھرا علی من ناواہ لا یضرہ مخالف ولا مفارق حتی یمضی من امتی اثنا عشر خلیفہ قال ثم تکلم بشیٔ لم افہمہ فقلت لابی ما قال قال کلھم من قریش الخ یعنے جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا کو میں نے حجۃ الوداع میں کہتے ہوئے سنا کہ دین اسلام اپنے بدخواہوں پر غالب رہیگا اسکو کوئی مخالف نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ میری امت سے بارہ خلیفے نہ ہو چکے ہوں جابر کہتا ہے کہ پھر کچھ آنحضرتؐ نے فرمایا جو میں نہ سمجھ سکا میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ آنحضرتؐ نے آگے کیا فرمایا تو اُسنے کہا کہ آپ نے فرمایا کہ وہ سب کے سب قریش میں سے ہونگے۔ دیکھو :-

۱۔ مسند احمد حنبل جز پنجم صفحہ $\frac{۸۶}{۸۸}$ و صفحہ $\frac{۹۰}{۹۲}$ تا صفحہ ۱۰۱

۲۔ صحیح مسلم مطبوعہ عبیدان الازہر جز سادس صفحہ ۳

۳۔ روضۃ الاحباب جلد سوم صفحہ ۲۷

۴۔ فتح الباری شرح بخاری پ ۲۹ صفحہ ۶۲۹

۵۔ ارجح المطالب ایڈیشن ۴ صفحہ $\frac{۴۴۲}{۴۴۳}$

۶۔ مسند ابو داؤد طیالسی طبع حیدرآباد دکن جز سوم صفحہ ۱۰۵ حدیث ۷۶۷

۷۔ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد چہارم صفحہ ۶۱۹

۹۔ مستدرک حاکم جز سوم کتاب معرفۃ الصحابہ ذکر جابر بن سمرہ مطبوعہ حیدرآباد دکن دائرۃ المعارف صفحہ ۶۱۷

۱۰۔ کنز العمال علی متقی جز سادس صفحہ ۱۹۸

۱۱۔ عمدۃ القاری جلد ۱۱ صفحہ ۴۳۹

۱۲۔ تاریخ الخلفا سیوطی مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۱

شہادت امام حسن علیہ السلام

ہم صحیح تاریخی شہادت کی بنا پر کہتے ہیں کہ ہمارے بھائیوں کے پانچویں خود ساختہ خلیفہ معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت امام حسنؑ کو زہر دلوائی ہمارے اہل جماعت برادران کے علماء معتبر و کتب معتمدہ الکو تسلیم کرتے ہیں دیکھئے :- ان امراتہ جعدہ بنت الاشعث بن قیس الکندی و کان معاویہ دس الیھا انک ان احتلت فی قتل الحسنؑ وجھت الیک بمائۃ الف درھم و زوجتک یزید الخ یعنے امام حسنؑ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے حضرت امام حسنؑ کو معاویہ کے حکم سے زہر دیا کیونکہ معاویہ نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر تو امام حسنؑ کو اس حیلہ سے قتل کر دیگی تو اس کے عوض تجھے ایک لاکھ درہم دونگا اور تجھکو یزید کی زوجیت میں دے دونگا۔ قال ابن الجوزی بمات الحسن شہیدًا مسموماً دس معاویہ الیہ والی سعد بن ابی وقاص حین اراد ان یعھد الی یزید ابنہ بالامر سماً فماتا فی ایام متقاربۃ الخ یعنے ابو الفرج ابن جوزی نے کہا ہے جب معاویہ کا یہ ارادہ ہوا کہ وہ اپنے بیٹے یزید کو ولیعہد بنائے تو اس نے حضرت امام حسنؑ کو سعد بن ابی وقاص کی طرف خفیہ زہر بھیجکر ان کو شہید کرا دیا جو قریب قریب زمانہ کے اندر فوت ہو گئے :-

۱- مروج الذہب مسعودی جز دوم ص ۳۰۳
۲- تاریخ ابو الفدا جز اول ص ۱۸۳
۳- تذکرہ خواص الامۃ باب ستۃ من فی ذکر حسنؑ ص ۱۲۱
۴- تاریخ حبیب السیر جلد دوم جز اول ص ۱۸
۵- استیعاب ترجمہ حسن بن علیؑ جز اول ص ۱۴۴
۶- شواہد النبوۃ جامی رکن سادس ص ۱۷۳
۷- البدایہ والنہایہ جز سامن ص ۴۳
۸- نصائح کافیہ ص ۶۰
۹- مروج الذہب برحاشیہ تاریخ کامل جلد ۶ ص ۵۵
۱۰- تاریخ طبری جلد ۵ ص ۹۲
۱۱- شرح نہج البلاغۃ ابن حدید طبع مصر جلد ۴ ص ۱۷
۱۲- تاریخ ابی الفدا جلد ۱ طبع قسطنطنیہ ص ۱۹۳
۱۳- استیعاب بر اصابہ جلد ۲ ص ۴۰۹ و جلد ۱ ص ۲۷۵
۱۴- تاریخ کامل جلد ۳ ص ۱۲۶
۱۵- تاریخ خمیس مطبوعہ مصر جلد ۲ ص ۳۱۷
۱۶- روضۃ الصفاء نولکشور جلد ۳ ص ۶

حضرت عمر کی خلافت اور لوگ

تاریخوں کی زبردست شہادت ہے کہ حضرت عمر سخت مزاج تھے اس لیے عوام اس کے خلیفہ بننے پر راضی نہ تھے اور حضرت ابوبکر سے کہتے تھے کہ اس بارے میں خدا کے آگے جواب دہ ہو گے کہ تم نے عمر کو باوجود اسکی سخت طبیعت کے ہم پر حاکم بنا دیا۔ یہ واقعہ چونکہ تقریباً

ہر ایک تاریخ کی کتاب میں موجود ہے لہذا ہم اسکو یہاں مختصر طور پر تحریر کرتے ہیں جسمیں ہمارے برادران اہل جماعت ہم سے متفق ہیں دیکھئے :- فقال طلحه والزبیر ما کنت قائل لربک اذا ولیة مع غلظة الخ یعنے طلحہ و زبیر نے حضرت ابوبکر سے کہا کہ تم اسبارے میں خدا کو کیا جواب دوگے کہ تم نے (عمر کو) باوجود اسکی سخت طبیعت کے ہم پر حاکم بنایا دیکھو مختلف مفہوم ذیل

۱- تاریخ خمیس حسین دیار بکری جز دوم صـ ۲۶۹

- تاریخ الامم والملوک طبری جز چہارم صـ ۵۲ و دیگر کتب

تواریخ - واقعہ نص خلافت عمر -

۳- امامت والسیاست ابن قتیبہ جز اول صـ ۱۹

۴- صواعق محرقہ صـ ۱۰۱ (امام الحسنؑ کی نراضی)

۵- ازالۃ الخفاء جلد دوم صـ ۳۰

۶- کنز العمال جلد ۳ صـ ۱۰۵

۷- اصابہ جلد ۲ صـ ۱۵

تراویح

تراویح کی نماز نہ خدا کا حکم ہے اور نہ آنحضرت نے اسکا حکم دیا تھا۔ بلکہ حضرت عمر نے اپنے زمانہ میں صرف اپنے حکم سے ہی تراویح کو ایجاد کرکے اپنی مرضی سے خلاف حکم خدا و رسولؐ اسکے پڑھنے کا حکم دیا۔ برادران اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ تراویح صرف حضرت عمر کی ایجاد ہے اس بہرہ میں کسی اصلی متن کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے اصل حوالے پیش کرتا ہوں دیکھو علاوہ تراویح کے دیگر احداث عمریہ

۱- ترمذی کتاب الحج جلد ۱ صـ ۲۵۷

۲- المصابیح فی الصلوٰۃ التراویح از سیوطی

۳- غنیۃ الطالبین شیخ جیلانی صـ ۴۸۶

۴- شرح موطا ملا علی قاری

۵- انتقاد الصحیح صدیق حسن صـ ۶۲/۹۳

۶- اشعۃ اللمعات جلد ۱ صـ ۶۳۱

۷- تاریخ الخلفاء سیوطی صـ ۹۳ و صـ ۲۳ بار سوم مطبع زمیندار ۱۳۳۱ھ

۸- الوار اللغۃ پ ۳ صـ ۱۹

۹- تاریخ طبری جلد ۴ صـ ۱۴۸ و جلد ۵ صـ ۲۳

۱۰- مشکوٰۃ باب قیام رمضان صـ ۲

۱۱- فتاوی قاضی خان جلد ۱ صـ ۱۰۹/۱۱۰

۱۲- اولیات عمر تاریخ الخلفا صـ ۹۳/۱۱۶

مجموعی فضائل حضرت علیؑ

حضرت علی علیہ السّلام کے لاتعداد فضائل کے قائل گو مخالف بھی ہیں۔ آنحضرت صلعم نے جسقدر فضائل آپ کے بیان فرمائے اور کسی کے نہیں فرمائے۔ گویا بعد آنحضرت صلعم آپ جملہ صحابہ سے افضل ہیں اور باقی مفضول ہیں ہمارے برادران اہل جماعت کے جید اور معتبر علماء وکتب معتمدہ آپ کے کثرت فضائل کے قائل ہیں۔ دیکھئے :- قال احمد بن حنبل و اسماعیل

بن اسحاق القاضی لم یرد فی فضائل احد من الصحابہ بالاسانید الحسان ما روی فی فضائل علی ابن ابیطالبؑ کذالک احمد بن شعیب بن علی النسائی رحمۃ اللہ الخ یعنے امام احمد حنبل و قاضی اسمٰعیل بن اسحاق کہتے ہیں کہ اصحاب رسولؐ میں سے کسی کے حق میں صحیح اسناد کے ساتھ اسقدر فضائل مروی نہیں جتنے علی بن ابیطالبؑ کے حق میں ہیں یہی قول احمد بن شعیب نسائی کا ہے دیکھو

۱- الاستیعاب جزو دوم ترجمہ علی ۲۰۱۵ ص ۴۷۹
۲- مستدرک حاکم کتاب معرفۃ صحابہ جزو سوم ص ۱۰۷/۱۲۹
۳- ریاض النضرہ جز ثانی باب ۴ فصل تاسع ص ۲۱۳ و فصل سادس ص ۱۹۳ و ص ۲۰۷
۴- کتاب الامامت و السیاست ص ۹۳
۵- جواہر العقدین سمہودی ص
۶- صواعق محرقہ باب تاسع ص ۷۲/۷۴
۷- نور الابصار شبلنجی ص ۷۳
۸- مسند احمد حنبل جز اول ص ۲۱۰ و جز خامس ص ۲۶
۹- نزل الابرار معتمد خان ص ۸/۱۱ و ص ۳۱
۱۰- ینابیع المودۃ باب ثانی و الخمسون ص ۱۲۵ تا ص ۱۲۸
۱۱- روضۃ الندیہ شرح تحفہ علویہ ص ۸۳
۱۲- کنز العمال جز سادس ص ۱۵۳ حدیث ۲۵۴۲/۲۵۴۴ تا ص ۲۹۲ حدیث ۶۰۰۷ و ص ۳۹۸ حدیث ۶۴۶۰
۱۳- تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۰
۱۴- مطالب السؤول باب دوم ص ۸

شیعانِ علیؑ

ہم کہتے ہیں کہ شیعان علیؑ علیہ السلام بفرمان حضرت اقدس تاجدار رسالت ناجی و جنتی ہیں ہمارے برادران اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب شیعان علیؑ کو بہشتی یعنی جنتی ہونا تسلیم کرتے ہیں اس بارے میں آنحضرتؐ سے بکثرت احادیث مروی ہیں۔ بہ نظر اختصار یہاں ایک حدیث نقل کرکے باقی حوالے پیش کیے جاتے ہیں۔ دیکھیے قال النبی لعلی انت و شیعتک تاتی یوم القیمۃ ھم راضین مرضیین الخ یعنے آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ تو اور تیرے شیعہ قیامت کے دن راضی خوشی آوگے اور فرمایا یا علیؑ انت و شیعتک فی الجنۃ اور فرمایا یا علیؑ انت و شیعتک یوم القیمۃ ھم الفائزون۔ اور دیکھیے عن جابر بن عبداللہ قال کنا عند النبیؐ فاقبل علی فقال النبی والذی نفسی بیدہ ان ھذا و شیعتہ ھم الفائزون یوم القیمۃ ونزلت ان الذین امنوا و عملوا الصلحت اولئک ھم خیر البریہ فکان اصحاب النبی صلعم اذا اقبل علیؑ قالوا جاء خیر البریہ الخ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس حاضر تھے کہ حضرت علیؑ تشریف فرما ہوئے اس پر آنحضرت نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ جو آرہا ہے قیامت کے دن یہ اور اس کے شیعہ مراد پانے والے ہونگے اور اسوقت یہ آیت ان الذین امنوا (تا) خیر البریہ

آتری پس جب علیؑ آتے تھے تو اصحاب النبی کہتے تھے کہ خیر البریہ آ رہے ہیں۔ دیکھو:-

۱- درمنثور سیوطی جلد ٦ ص ۳۷۹

۲- تفسیر فتح البیان صدیق حسن خان جز دہم ص ۳۲۳

۳- تفسیر ترجمان القرآن صدیق حسن خان ص ۳٦۵

۴- ارجح المطالب ص ۴۴۷

۵- صواعق محرقہ مطبوعہ مصر ص ۹۲/۹۹ و ص ۸۱/۷۹ و ص ۱۰۹/۸۸ و ص ۱۰۴

٦- اسعاف الراغبین ص ۱۵٦

۷- کنز العمال جلد ا ص ۵۷ و جلد ٦ ص ۸۱/۲۱۸ و ص ۲۰۵/۲۱۴ و ص ۷ و ص ۲۳

۸- تفسیر جامع البیان طبری جز سی ۳۰ ص ۱۴٦

۹- تفسیر بیضاوی طبع مصر جلد ۴ ص ۱۲۵

۱۰- تفسیر معالم التنزیل ص ۱۱۳

۱۱- تاریخ طبری جلد ٦ طبع مصر ص ۳٦/۹۴ و ص ۴۳

۱۲- دلائل المعجزات منزل مجہ و منزل خمیس

۱۳- مجمع البحرین ص ۵۳۹ و قاموس ص ۵۲۴ و صراح وغیرہ

۱۴- خصائص کبریٰ سیوطی طبع حیدرآباد ۱۳۱۹ھ ص ۱۰۹

۱۵- تدریب الراوی سیوطی ص ۲۰۹

۱٦- تاریخ طبری طبع لندن جلد ۲ ص ۳۷۸

۱۷- سلسلۃ الذہب نولکشور برحاشیہ نفحات الانس ص ۳۰۳

۱۸- منہج الوصول صدیق حسن خان ص ۲۵

۱۹- حاشیہ بخاری مترجم مطبع احمدی لاہور پ ۱۹ ص ۳۵

دلیل حقیقت مذاہب

عوام اہلجماعت اپنی کثرت کو اپنے مذہب کی حقیقت کی دلیل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے۔ وقلیل من عبادی الشکور۔ اور اسی کو علمار اہلجماعت مانتے ہیں۔ قال ابن القیم فی اغاثۃ اللہفان قال ابو محمد المعروف بابی شامۃ فی کتاب الحوادث والبدع حیث جاء الامر بلزوم الجماعۃ فالمراد بہ لزوم الحق واتباعہ وان کان المتمسک بہ قلیلا والمخالف لہ کثیرا لان الحق ھو الذی کانت علیہ الجماعۃ الاولی من عہد النبیؐ واصحابہ ولا نظر الی کثرۃ اہل باطل بعدھم الخ۔ یعنے ابن قیم نے اغاثۃ اللہفان میں کہا ہے کہ ابو محمد معروف ابو شامہ نے کتاب حوادث والبدع میں تحریر کیا ہے کہ جس جگہ امر لزوم بہ جماعت کا آیا ہے وہاں مراد لزوم حق اور تابعداری حق سے ہے اگرچہ حق سے تمسک کرنیوالے قلیل ہوں اور مخالف بہت زیادہ ہوں کیونکہ حق وہی ہے جس پر پہلی جماعت زمانہ آنحضرت صلعم و صحابہ کی تھی اسکے بعد کثرت اہل باطل پر نظر نہ کی جاوے گی۔ دیکھو کتب ذیل با تغیر الفاظ و بہ یک مفہوم

۱- نصائح کافیہ ص ۱۸۲/۸۳ و ص ۱۸۳

۲- یواقیت الجواہر علامہ شعرانی جلد اول ص ۳

۳- کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف شاہ ولی اللہ دہلوی ص ۹۵

۸- ولکن اکثر الناس لا یؤمنون (قرآن)

۹- کان اکثرھم مشرکون (قرآن)

۱۰- ولکن اکثرھم للحق کارھون (قرآن)

۱۱- قل لا یستوی الخبیث والطیب و

۴۔ کنز العمال جلد اول ص۲۴۵ و جلد ۲ ص۱۵۷

۵۔ تفسیر کبیر جلد ۱ ص۱۶۰

۶۔ معانی الاخبار ابن بابویہ مطبوعہ ایران باب ۱۴۳

۷۔ بل اکثرھم لا یومنون (قرآن)

لو اعجبک کثرۃ الخبیث (قرآن)

۱۲۔ وان کثیرا من الفاسقون (قرآن)

۱۳۔ لاتبعتم الشیطن الا قلیلا (قرآن)

اہلبیت رسول صلعم

حسب فرمان خدا آیت مباہلہ و آیت تطہیر و حدیث کساء ہمارا اعتقاد ہے کہ حضرات علیؑ و فاطمۂ و حسنؑ و حسینؑ علیہم السّلام اہل بیت رسول ہیں۔ اہلسنّت کے معتبر علماء و کتب اس امر میں ہم سے اتفاق رکھتے ہیں۔ دیکھئے صواعق محرقہ التطہیر اکثر المفسرین علی انہا نزلت فی علیؑ و فاطمۃ و حسنینؑ یعنے اکثر مفسرین نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ آیت تطہیر حضرت علی و حضرت فاطمہ و حضرات حسنین علیہما السّلام کے حق میں نازل ہوئی ہے۔ دیکھو:۔

۱۔ صواعق محرقہ ص۸۵/۸۶ و ص۹۶/۹۱ و ص۸۹

۲۔ صحیح مسلم جلد دوم ص۲۸۳/۲۸۴ حدیث کساء روایت عائشہ

۳۔ ارجح المطالب ص۵۶/۵۸ تا ص۶۰

۴۔ شرح فقہ اکبر علی قاری مطبع گلزار محمدی ص۱۳۹

۵۔ تفسیر ابن جریر بروایت احمد

۶۔ شرح مہذب نووی

۷۔ تشریف البشر بذمرہ ائمہ اثنا عشر صدیق حسن ص۴

۸۔ فتح الباری ابن حجر جلد ۷ ص۱۰۳ و جلد سوم ص۴۲۲

۹۔ تفسیر کبیر فخر الدین رازی جلد ۲ ص۷ و جلد ۵ ص۱۶۷

۱۰۔ الشرف المؤبد لال محمد طبع مصر ص۶ و ص۹

۱۱۔ خصائص کبرٰے سیوطی جلد ۲ ص۲۶۴/۲۶۶

۱۲۔ تفسیر اتقان جلد دوم ص۲۰۰

۱۳۔ تفسیر نیشاپوری جز ۲۲ ص۱۰

۱۴۔ نور الابصار شبلنجی ص۱۰۰

۱۵۔ تفسیر کشاف زمخشری جز دوم ص۲۳۹

۱۶۔ ینابیع المودت باب ثانی و الثلاثون ص۱۴۲ و ثالث الثلاثون ص۱۳۷

مذہب نعمان کی ترویج

اہل جماعت کی معتبر کتب کی شہادت کی بناپر اہل دانش سے یہ مخفی نہیں کہ حضرت نعمان بن ثابت کے مذہب حنفی کی ترویج و تشہیر کا زیادہ سبب قاضی ابو یوسف کی مساعیٔ جمیلہ اور شاہانِ وقت کی دولت ہے۔ دیکھئے مندرجہ ذیل کتب باختلاف الفاظ و بہ یک مفہوم:۔ وکان اشہر اصحابہ (ای اصحاب ابی حنیفہ) ابو یوسف تولی قضاء القضاۃ ایام ھارون الرشید فکان سببا لظہور مذھبہ والقضاء بہ فی اقطار العراق وخراسان وماوراء النھر الخ یعنے مشہور اصحاب ابی حنیفہ سے قاضی ابو یوسف تھے۔ جو بعہد ہاروں رشید قاضی القضاۃ مقرر ہوئے اور ظہور مذہب

حنفیہ کا یہی سبب ہوا اور اطراف عراق و خراسان و ماوراء النہر میں اسی کے فتوی پر عمل رائج ہوا دیکھو:

۱۔ کتاب الانصاف فی سبب الاختلاف ولی اللہ صفحہ ۴۴
۲۔ حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صفحہ ۱۵۰/۱۵۱
۳۔ خبیثۃ الاکوان فی افتراق الامم مطبوعہ مصر صفحہ ۴۳
۴۔ حقیقۃ الفقہ صفحہ ۸
۵۔ خطط مقریزی جلد دوم صفحہ ۳۳۳/۳۳۴ و صفحہ ۳۳۴/۳۳
۶۔ کشف الغیاہب عن حدوث المذاہب صفحہ ۳۱
۷۔ ابن خلکان کی تاریخ وفیات الاعیان جلد ۲ مطبوعہ مصر [illegible]
۸۔ مقدمہ ابن خلدون صفحہ ۳۶ و صفحہ ۲۶۴/۲۶۵
۹۔ تفسیر عزیزی طبع لاہور صفحہ ۴۵۶
۱۰۔ حقیقۃ الفقہ نورتیم محبوب المطابع دہلی صفحہ ۳۱/۳۲
۱۱۔ تاریخ ابن خلکان طبع ایران جلد ۲ صفحہ ۴۶۳ و جلد ا صفحہ ۴۵۷/۳۷۱
۱۲۔ میزان الاعتدال طبع مصر جلد ۳ صفحہ ۳۳۸ ابو یوسف کذاب ہے

علیؑ و اہلبیتؑ پر سب کس نے کرائی

بکثرت شواہد تاریخی ہیں کہ معاویہ صاحب دشمنی کی وجہ سے حضرت علیؑ و اہل بیتؑ کو گالیاں دیتا رہا اور سب کراتا رہا اور اس معاویہ کو اہلجماعت پانچواں امام و خلیفہ تسلیم کرتے ہیں دیکھئے عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال امر معاویۃ ابن ابی سفیان سعدؓ فقال ما منعک ان تسب ابا التراب فقال اما ما ذکرت ثلاثۃ قالہن لہ رسول اللہ فلن اسبہ لان تکون لی واحدۃ منہن احب الی من حمر النعم الخ یعنی عامر بن سعد بن ابی وقاص نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے سعد کو گالیاں دینے کو کہا اور کہا کہ کیا چیز تمکو ابی تراب کو گالیاں دینے سے منع کرتی ہے تو سعد نے کہا کہ میں حضرت ابی تراب (علیؑ) کو گالی نہیں دیتا جب تک تین باتیں جو آنحضرتؐ نے علیؑ کے بارے میں فرمائی تھیں یاد ہیں۔ البتہ اگر ان تینوں میں سے ایک بھی مجھے نصیب ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں کے حصول سے زیادہ پسند تھی۔ اور صواعق محرقہ میں ہے ودر د من سب اہلبیتی فانما یرتد عن اللہ والاسلام ومن اذانی فی عترتی فعلیہ لعنۃ اللہ الخ یعنے وارد ہوا ہے نبی صلعم سے کہ جس نے میرے اہلبیتؑ کو گالیاں دیں پس وہ ضرور مرتد ہو جاتا ہے اللہ اور اسکے دین اسلام سے اور جس نے میری عترت کو تکلیف دینے سے مجھے ایذا پہنچائی اسپر خدا کی لعنت ہے۔ دیکھو صواعق محرقہ صفحہ ۱۴۳ معاویہ کا علیؑ و اہلبیتؑ پر سب کرنا و کرانا دیکھو مندرجہ ذیل کتب میں

۱۔ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸
۲۔ فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۳۸۵
۳۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۲۶ و سبعہ رمان صفحہ ۱۲۹
۱۲۔ استیعاب برحاشیہ اصابہ جلد ۳ صفحہ ۵۵ و بہ کامل جلد ۳ صفحہ ۵۵
۱۳۔ روضۃ المناظر ابن شحنہ طبع مصر برحاشیہ مروج الذہب جلد ۸ صفحہ ۲۲۴/۲۲۵ و جلد ۸ صفحہ ۴ برحاشیہ کامل طبع مصر جلد ۱۱ صفحہ ۱۳۲/۱۳۳ ۔

۴- شرح مشکوٰۃ کتاب الفتن عبدالحق طبع نولکشور ص ۲۱۰

۵- تاریخ کامل جلد ۵ طبع مصر ص ۱۶ و جلد ۳ ص ۱۳۳/۱۴۳ و ص ۱۹۳/۱۸۱ و ص ۱۵۱

۶- شرح نہج البلاغہ ابی الحدید طبع مصر جلد ۳ ص ۲۵۵ و ص ۱۵/۱۹ و جلد ۴ ص ۱۵ و جلد ۱ ص ۱۰۹/۱۴۵ و ص ۳۴

۷- صواعق محرقہ فارسی ص ۴۲/۴۵ و طبع محمدی ص ۲۰۶/۲۲۹

۸- ذبح عظیم اولاد حیدر ص ۹۶

۹- تاریخ طبری فارسی جلد ۴ ص ۴۰۳ و جلد ۲ ص ۹۳

۱۰- تاریخ ابی الفدا جلد ۱ ص ۹۳/۲۱۲ و ص ۱۹۳/۱۹۹ و ص ۲۱۲/۲۲۸

۱۱- روضۃ الصفا جلد ۳ ص ۶

۱۴- نصائح کافیہ ص ۲۷/۲۵ و ص ۷۱/۷۲ و ص ۷۵

۱۵- عقد الفرید طبع مصر جلد ۳ ص ۱۲۷

۱۶- تاریخ کامل جلد ۳ ص ۱۹۲

۱۷- مروج الذہب مسعودی طبع مصر جلد ۲ ص ۸/۳۷ و بر حاشیہ تاریخ کامل جلد ۶ ص ۵۸

۱۸- حیواۃ الحیوان طبع مصر جلد ۱ ص ۱۵۳

۱۹- اصابہ فی تمیز صحابہ طبع مصر جلد ۱ ص ۳۲۹

۲۰- المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی جلد ۶ ص ۲۳۹۹

۲۱- سنن نسائی مطبع محمدی لاہور ص ۸

بعض احادیث موضوعہ

حضرت ابوبکر و حضرت عمر کی شان میں لوگوں نے جو وضعی احادیث کا انبار بنایا ہے انکی وضعی ہونے کو ہمارے برادران اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب تسلیم کرتے ہیں اُن میں سے چند احادیث کو بطور نمونہ نقشۂ ذیل میں درج کرتا ہوں اصل متن کو چھوڑ کر حدیث کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے +

نمبر شمار	مختصر ترجمہ حدیث وضعی	نام کتاب جسمیں اسکی صحت سے انکار ہے	نتیجہ
۱	اول کتاب بانیوالا حضرت عمر ہے	لآلی مصنوعہ مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۸۲	یہ حدیث غلط
۲	میں نبی نہ ہوتا تو حضرت عمر ہوتے	لآلی مصنوعہ مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۸۲ و شرح سفر سعادۃ عبدالحق ص ۲۲۹	〃 〃
۳	حضرت عمر کے بے حد فضائل ہیں	لآلی مصنوعہ مطبوعہ لکھنؤ ص ۱۸۳	〃 〃
۴	حضرت عمر کے یاقوت و زمرد کے گھوڑے	〃 〃 〃 〃 ص ۱۸۴	〃 〃
۵	حضرت عمر کے متعلق جنت و دوزخ کا مناظرہ	〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃
۶	علیؑ کو دوستی شیخین کا حکم	〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃
۷	اعدا حضرت ابوبکر و عمر کا انجام بُرا	〃 〃 〃 〃 ص ۱۸۵	〃 〃
۸	وزارت حضرت ابوبکر و عمر	〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃
۹	محب و اعدا حضرت ابوبکر و عمر	〃 〃 〃 〃 〃	〃 〃

نمبر شمار	مختصر ترجمہ حدیث و معنی	نام کتاب جس میں اس حدیث کی صحت سے انکار ہے	نتیجہ
۱۰	استغفار شیخین و لعن بر اعدائے انہا	لئالی مصنوعہ مطبوعہ لکھنؤ صفحہ ۱۸۶	یہ حدیث غلط ہے
۱۱	قتل سباب شیخین	" " " " صفحہ ۱۸۷	" " "
۱۲	مثل رسول و شیخین کی وحدت	" " " " صفحہ ۱۸۹	" " "
۱۳	حدیث مدارج شیخین	میزان الاعتدال ذہبی مطبوعہ لکھنؤ جلد ۱ صفحہ ۳۶	" " "
۱۴	سباب شیخین کا انجام بد ہوگا	" " " " " " صفحہ ۱۳	" " "
۱۵	دشمن حضرت عمر دشمن رسول ہے	" " " " " صفحہ ۳۶	" " "
۱۶	اقتدوا ابکر و عمر	" " " " " صفحہ ۵۷	" " "
۱۷	حدیث ابوبکر و عمر فروغ خلد کا باعث ہیں	" " " " " صفحہ ۶۶	" " "
۱۸	حدیث خلافت حضرت ابوبکر و عمر	" " " " " صفحہ ۱۲۶	" " "
۱۹	حدیث خسر رسول کی دشمنی	" " " " " صفحہ ۱۲۸	" " "
۲۰	حدیث بہتری ابوبکر و عمر	" " " " " صفحہ ۱۵۶	" " "
۲۱	حدیث اصحابی کالنجوم	" " " " " صفحہ ۱۶۷	" " "
۲۲	حدیث استغفار ملائکہ برائے شیخین	" " " " " صفحہ ۲۰۷	" " "
۲۳	حدیث سر تاج اسلام	" " " " " صفحہ ۲۷۵	" " "
۲۴	حدیث مصافحہ خدا با عمر	" " " " " صفحہ ۲۸۴	" " "
۲۵	حدیث پیروی اختلاف اصحاب	" " " " " صفحہ ۳۲۴	" " "
۲۶	حدیث اعلان خلافت شیخین	" " " " " صفحہ ۳۴۶	" " "
۲۷	حدیث حشر شیخین	" " " " " صفحہ ۳۵۰	" " "
۲۸	حدیث شیخین دین خدا پر قوی ہیں	" " " " " صفحہ ۳۵۷	" " "
۲۹	حدیث شیخین کے ساتھ مرجانیکا حکم	" " " " " صفحہ ۳۶۲	" " "
۳۰	حدیث شیخین کا حق لوٹنا	" " " " " صفحہ ــــ	" " "
۳۱	حدیث مشورت حضرت ابوبکر و عمر	" " " " " صفحہ ۳۹۴	" " "
۳۲	حدیث محبت شیخین	" " " " " صفحہ ۴۱۷	" " "
۳۳	حدیث بشارت خلافت شیخین	" " " " " صفحہ ۴۱۹	" " "
۳۴	حدیث ولایت حضرت عمر	" " " " " صفحہ ۴۲۸	" " "
۳۵	حدیث سورج شیخین سے بہتر کسی آدمی پر نہیں نکلا	" " " جلد دوم صفحہ ۳۳۴	" " "

نمبر شمار	مختصر ترجمہ حدیث و معنی	نام جس کتاب میں اس حدیث کی صحت سے انکار ہے	نتیجہ
۳۶	حدیث حشر شیخین با آنحضرت	میزان الاعتدال ذہبی مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم ص ۳۱	یہ حدیث غلط ہے
۳۷	حدیث اسلام حضرت عمر کی مسرت	〃 ص ۳۰	〃
۳۸	حدیث ما طلعت الشمس	〃 ص ۳۱	〃
۳۹	حدیث عقد ام کلثوم	〃 ص ۳۵	〃
۴۰	حدیث شہادت حضرت عمر	〃 ص ۴۲	〃
۴۱	حدیث عمر منی و انا من عمر	〃 ص ۶۱	〃
۴۲	حدیث جنازہ سیّدہؑ میں شمولیت	〃 ص ۶۴	〃
۴۳	حدیث مشورہ شیخین	〃 ص ۶۵	〃
۴۴	حدیث نزول عیسےٰ و شیخین	〃 ص ۹۵	〃
۴۵	حدیث بہشت کے بوڑھے و علامت ایمان بہ محبت ابوبکر	〃 ص ۱۰۴	〃
۴۶	حدیث اسمائے شیخین بر ساقِ عرش	〃 ص ۱۹۸	〃
۴۷	حدیث خلافت شیخین	〃 ص ۲۰۴	〃
۴۸	حدیث ایضاً	〃 ص ۲۰۴	〃
۴۹	حدیث منزلت شیخین	〃 ص ۲۲۰	〃
۵۰	حدیث حکومتِ شیخین	〃 ص ۲۴۴	〃
۵۱	روایت قتل روافض	〃 ص ۲۷۰	〃
۵۲	روایت ترازو و شیخین	〃 ص ۲۷۲	〃
۵۳	روایت حضرت ابوبکر و عمر ستارے ہیں	〃 ص ۲۹۰	〃
۵۴	روایت خلافت حضرت ابوبکر و عمر	〃 ص ۳۰۲	〃
۵۵	روایت حدیث امامت ابوبکر	〃 ص ۲۹۶	〃
۵۶	روایت حضرت عمر حق کے ساتھ ہیں	〃 ص ۳۱۰	〃
۵۷	روایت منزلت شیخین	〃 ص ۳۱۳	〃
۵۸	روایت خلافت و منزلت شیخین	〃 ص ۳۱۶	〃
۵۹	روایت شیعہ اولے سنی ہیں	〃 ص ۳۲۵	〃
۶۰	روایت کوکب دری ابوبکر و عمر	〃 ص ۳۳۲	〃
۶۱	روایت ایمانِ شیخین	〃 ص ۳۵۴	〃

نمبر شمار	مختصر ترجمہ حدیث وضعی	نام کتاب جسمیں اس حدیث کی صحت سے انکار ہے	نتیجہ
۶۲	حدیث فضل عمر	میزان الاعتدال ذہبی مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم صفحہ ۴۰۱	یہ حدیث غلط ہے
۶۳	حدیث سب صحابہ	" " " " " صفحہ ۴۱۱	" " "
۶۴	حدیث گریہ حضرت عمر	" " " " " صفحہ ۴۳۰	" " "
۶۵	حدیث سخاوت شیخین	" " " " " صفحہ ۴۳۹	" " "
۶۶	حدیث بہشت کے بوڑھوں کے سردار	" " " " " صفحہ ۴۳۹	" " "
۶۷	حدیث عدوئے ابوبکر و عمر دوزخ میں رہینگے	" " " " " صفحہ ۴۶۹	" " "
۶۸	حدیث حضرت ابوبکر و عمر سے لڑائی	" " " " " صفحہ ۴۷۹	" " "
۶۹	حدیث طوبیٰ لمن سرانی	" " " " " صفحہ ۴۸۸	" " "
۷۰	حدیث خلد کے درختوں پر شیخین کے نام	" " " " " صفحہ ۴۸۸	" " "
۷۱	حدیث وزارت و محبت شیخین	" " " " " صفحہ ۴۹۱	" " "
۷۲	حدیث سباب شیخین دشمن خدا ہیں	" " " " " صفحہ ۴۹۴	" " "
۷۳	حدیث خوشخبری خلافت شیخین	" " " " " صفحہ ۵۰۹	" " "
۷۴	حدیث تربیت واحدۃ	" " " " " صفحہ ۵۱۲	" " "
۷۵	حدیث حضرت عمر سے شیطان کا ڈرنا	" " " " " صفحہ ۵۱۴	" " "
۷۶	حدیث آسمان ہٹ جائیگا مگر شیخین ضرور خلیفہ بنینگے	" " " " " صفحہ ۵۱۶	" " "
۷۷	حدیث ان کو سوائے خیر کے کچھ نہ کہو	" " " " " صفحہ ۵۹۵	" " "
۷۸	حدیث تجاوز فی قدر شیخین	" " " " " صفحہ ۵۷۷	" " "
۷۹	حدیث حضرت عمر کا بہشتی ہونا	" " " " " صفحہ ۵۹۷	" " "
۸۰	حدیث آنحضرت و عمر کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا	" " " " " صفحہ ۵۹۷	" " "

دولت وثروت صحابہ

حضرت تاجدار اسلام نے فرمایا تھا عن ابی سعید الخدری قال جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر وجلسنا حولہ فقال ان مما اخاف علیکم بعدی ما یفتح علیکم من زہرۃ الدنیا وزینتہا الخ یعنے ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ایک دن جناب رسولخدا منبر پر بیٹھے تھے اور ہم لوگ آپ کے گرد اگرد تھے آپ نے فرمایا کہ میں اپنے بعد تمہارے واسطے

جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی دولت اور اس کی زینت کے دروازے کھل جائینگے دیکھو صحیح بخاری کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی الشہید جزو اوّل صفحہ ۱۶۳ و مسند احمد حنبل جزو سوم صفحہ ۹۱ و جزو پنجم صفحہ ۱۴۸ (برادران اہل جماعت متفق ہیں کہ حضور صحابہ کی جس دولت و ثروت سے ڈرتے تھے۔ آپ کے بعد انہیں وہ دولت ثروت مل گئی) دیکھئے مندرجہ ذیل کتب:۔

۱۔ استیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد دوم صفحہ ۴۰۳/۵۷۴ و صفحہ ۴۱۵ و جلد ا صفحہ ۲۱۵/۲۰۸ و صفحہ ۲۵۹

۲۔ تاریخ ابن خلکان جلد ا صفحہ ۱۲۴

۳۔ اردو ترجمہ تمدن اسلام جرجی زیدان حصہ دوم صفحہ ۱۶/۱۴ و صفحہ ۱۵/۲۵

۴۔ فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۵۸

۵۔ سیرۃ احمد شہید صفحہ ۲۰/۱۹

۶۔ دی کیمبرج ہسٹری صفحہ ۲۲۵

۷۔ الفاروق حصہ دوم صفحہ ۴/۲۵

سَب

مذہب شیعہ میں تو سَب وگالی مذموم فعل ہے اسلئے وہ اس سے محترز رہتے ہیں۔ مگر اہلِ جماعت کے مقتدر علماء ذیل نے انہوں کے یہ کارنامے لکھے ہیں:۔

۱۔ حضرت اوّل:۔ کان ابوبکر سبابا۔ دیکھئے مندرجہ ذیل کتب بہ تغیر الفاظ بمفہوم واحد:۔

۱۔ تاریخ الخلفاء سیوطی عربی صفحہ ۷ و مطبع سرکاری لاہور صفحہ ۳۴ و صفحہ ۸ و صفحہ ۴۷ مطبع زمیندار لاہور بار سوم ۱۳۴۳ھ

۲۔ بخاری کتاب الشرو جامع الناس پ ۸ صفحہ ۶ محشی مطبع احمدی لاہور و پ ۳ صفحہ ۳ و پ ۹ صفحہ ۶۳ و کتاب التفسیر

۳۔ تاریخ ابوالفدا جلد ا صفحہ ۱۶۵ (حضرت عمر و ابوبکر کا جھگڑا)

۴۔ حیاۃ الحیوان دمیری جلد ا صفحہ ۶۱

۵۔ ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۲۸/۳۳

۶۔ مترجم نسائی جلد دوم صفحہ ۳۱

۷۔ مشکوٰۃ جلد ا باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ طبع امرتسر صفحہ ۵۸ و جلد سوم باب حفظ اللسان والغیبۃ و باب الرفق جلد ۳ صفحہ ۳۱

۲۔ حضرت ثانی:۔ نہایت تندخو و درشت مزاج اور سباب تھے۔ دیکھئے مندرجہ ذیل کتب:۔

۱۔ صحیح بخاری مترجم کتاب بدء الخلق پ ۳ صفحہ ۳۸ و پ ۱۴ کتاب الادب صفحہ ۲۳۹ و پ ۱ صفحہ ۶۷ کتاب الوضو احمدی پریس لاہور و پ ۲ کتاب المواقیت الصلوٰۃ صفحہ ۲۷ و صفحہ ۴۴

۲۔ معارج النبوۃ رکن چہارم صفحہ ۵۶

۳۔ روضۃ الاحباب صفحہ ۵۸۳

۴۔ تاریخ خمیس صفحہ ۲۷۴

۵۔ ذکر کلمہ ہجر و قلم دوات بوقت رحلت رسول خدا ہر تاریخی کتب

۶۔ نصائح کافیہ صفحہ ۱۱

۳۔ حضرت ثالث:۔ بقول اہل جماعت سباب تھے۔ دیکھو مندرجہ ذیل کتب:۔

۱۔ شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد ۵ صفحہ ۲۷۴

۲۔ تاریخ اسلام صفحہ ۱۳۱

۳۔ تاریخ اعثم کوفی

۶۔ تاریخ خمیس صفحہ ۲۷۴ جلد ۳ (ظلم بر عمار) صفحہ ۲۷۱

۷۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۲۹

۸۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۸۹ و جلد ۳ صفحہ ۶۷

۴۔ کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۳۱/۳۴

۵۔ تطہیر الجنان حاشیہ صواعق محرقہ عربی صفحہ ۱۵۶

۹۔ صواعق محرقہ صفحہ ۲۰۳

۴۔ بڑی ملکہ :۔ بقول اہل جماعت آپ سباب تھیں دیکھو مندرجہ ذیل کتب اقتلوا نعثلاً الخ

۱۔ تاریخ اعثم کوفی صفحہ ۱۵۳

۲۔ مجمع بحار گجراتی طبع نولکشور صفحہ ۳۷۳

۳۔ کامل ابن اثیر باب السنون النعثل صفحہ ۱۶۶

۴۔ روضۃ الاحباب جلد ۳ صفحہ ۱۶۱۵/۱۲

۵۔ سنن نسائی مترجم مطبع صدیقی جلد ۲ صفحہ ۱۰۳

۶۔ تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۶۶ (لعن بر معاویہ)

۷۔ استقصاء الافحام پنجم دوم جلد ۱ صفحہ ۴۱۵ (بر عمر عاص)

۸۔ شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید طبع مصر جلد ۲ صفحہ ۷۷

۹۔ بخاری مترجم پ ۹ صفحہ ۸۶ کتاب المظالم صفحہ ۹۳ مطبع احمدی لاہور۔

۵۔ بعض امہات المومنین :۔ کا بقول اہل جماعت سب کرنا

۱۔ صحیح بخاری مترجم پ ۹ صفحہ ۸۶ کتاب المظالم صفحہ ۹۳ مطبع احمدی

۲۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور جلد ۵ باب فضائل عائشہ صفحہ ۲۳۱/۲

۳۔ صحیح مسلم مترجم مطبع صدیقی باب القسم بین زوجات جلد ۴ صفحہ ۱۵۰۳

۴۔ سنن نسائی مطبع صدیقی جلد ۲ صفحہ ۱۰۳

۵۔ تاریخ طبری جلد ۶ صفحہ ۹۰

۶۔ تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۱۵۵

۷۔ تاریخ ابوسعید روضۃ المناظر صفحہ ۱۸۸

۸۔ حیواۃ الحیوان دمیری جلد ۱ صفحہ ۳۰

۶۔ اکثر صحابہ :۔ بقول اہل جماعت سباب تھے علاوہ ازیں ان کا ہر دہ مولوی جو شیعوں کو برا کہتا ہے سباب ہے۔ صحابہ کے سباب ہونے کی مندرجہ ذیل کتب شاہد ہیں :۔

۱۔ عمرو بن عاص کا سب وابوموسیٰ اشعری کا سب کرنا تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۴۰

۲۔ سعد و عمر کا سب کرنا۔ ترجمہ تاریخ ابن خلدون کتاب دوم صفحہ ۴۷۱

۳۔ طلحہ و زبیر کا سب۔ شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ صفحہ ۵۰۷/۵۱۲

۴۔ حسان بن ثابت و مسطح۔ صحیح بخاری قصہ افک پ ۱۲ صفحہ ۳۲/۴۷ و ابان صحابی پ ۱۷ صفحہ ۳۰ کتاب المغازی

۵۔ معاذ بن جبل۔ بخاری پ ۳ صفحہ ۶۶/۱۸ کتاب الاذان

۶۔ صحابہ میں لڑائی۔ بخاری مترجم کتاب العلم باب ماجاء فی الاصلاح بین الناس پ ۱۰ صفحہ ۲۸

۷۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مطبع صدیقی لاہور صفحہ ۲۵۴/۱

۸۔ بخاری کتاب بدء الخلق پ ۱۳ صفحہ ۱۳۴

۹۔ عبداللہ ابن عمر المعلم ترجمہ مسلم جلد دوم صفحہ ۵۷۳

۱۰۔ مسجد نبوی میں صحابہ کا سب۔ بخاری مترجم کتاب الایمان باب خوف مومن پ ۱ صفحہ ۲۵ و کتاب بدء الخلق باب قول خدا واما عاد فاھلکوا۔ پ ۱۳ صفحہ ۵۷ و پ ۱۴ صفحہ ۵۴ کتاب المناقب۔

۱۱۔ معاویہ کا سب۔ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۷۸

۱۲۔ تاریخ الخلفا سیوطی صفحہ ۱۳۶

۱۳۔ تاریخ ابوالفدا جلد ۱ صفحہ ۱۹۲ و صفحہ ۱۹۶

۱۴۔ تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۴

۱۵۔ تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۱۳۳/۱۶۲

مستحق پر لعنت کا جواز

مستحق لعنت پر لعنت کرنا جائز ہے ۔ لعنة الله علی الکاذبین ۔ لعنة الله علی الکافرین وما توا وھم کفار لعنة الله والملئکة والناس اجمعین یلعنھم الله و یلعنھم اللاعنون وغیرہ بکثرت آیات اس کی موید ہیں اگر مستحق پر لعنت کرنی ناجائز ہوتا تو یہ احکام قرآن میں نہ ہوتے خود آنحضرت نے مستحق پر لعنت فرمائی ہے دیکھئے بکثرت کتب جنکا ذکر ذیل میں کیا جاویگا۔ اور بزرگان امت بھی یہ فعل کیا کرتے تھے ۔ جیسے ام المومنین حضرت عائشہ نے نعثل کے بارے میں کہا اقتلوا نعثلاً لعن الله نعثلاً بلکہ حافظ نے فتح الباری جلد ۶ صـ کہا ہے وقد تقدم ان عمومہ مخصوص واصح ماقیل فی ذالک ان اللموات الکفار والفساق یجوز ذکر مساوٰھم للتحذیر منھم والتنفیر عنھم وقد اجمع العلماء علی جواز جرح المجروحین من الرواة احیاءً واموتاً الی البعض پہلے گذر چکا ہے ۔ کہ تحقیق عموم اسکا مخصوص عند البعض ہے اور بہت صحیح قول جو اس بارہ میں کہا گیا ہے وہ یہ ہے ۔ کہ کفار اور فساق مُردوں کے بُرے افعال کا ذکر جائز ہے ۔ اس لئے کہ لوگ انکی پیروی نہ کریں اور ڈر جائیں اور ان سے نفرت کریں جیسا کہ علماء نے جواز جرح رواة مجروحین پر اجماع کیا ہے ۔ خواہ زندہ ہوں یا مردہ بہر دو جہ جائز ہے کہ حال راویوں کا لکھا جائے کہ فلاں نیک اور سچا ہے اور فلاں بد اور کذاب ہے اور اسی طرح شرح بخاری قسطلانی جلد دوم صـ ۲۹۸ میں بعینہٖ موجود ہے ۔ بعض اہلجماعت اس سے گریز کرتے ہیں ۔ اور تو کیا ۔ یزید تک کو بھی لعنت سے بچاتے رہتے ہیں ۔ حالانکہ مستحق پر خدا اور رسولؐ اور ان کے صحابہ اور بکثرت علماء نے لعنت کی ہے ۔ لہذا اس امر میں ہمارے بھائیوں کے بکثرت علماء و کتب معتبرہ ہم سے متفق ہیں ۔ دیکھئے :۔

۱۔ المشرب الوردی وحید الزمان صـ ۲۵۱

۲۔ روضہ ندیہ از صدیق حسن صـ ۱۱۹

۳۔ ترمذی جلد ۱ صـ $\frac{155}{159}$ و صـ ۱۳۳

۴۔ مشکوٰة جلد ۱ صـ ۲۳۶ و جلد ۲ صـ $\frac{236}{222}$ و صـ $\frac{224}{222}$ و صـ $\frac{241}{221}$ و صـ ۲۶۲ و جلد ۱ صـ $\frac{13}{223}$

۵۔ کنز العمال جلد ۳ صـ $\frac{185}{3}$

۶۔ فتح الباری جلد ۲ جزء ۷ صـ ۲۳۵

۷۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صـ $\frac{142}{132}$ و ترجمہ اردو مطبع زینة الاسلام لاہور بار سوم صـ ۱۱۳

۱۱۔ نصائح کافیہ صـ

۱۲۔ جوامع القادریہ صـ ۳۷

۱۳۔ شرح عقائد تفتازانی صـ ۱۱۷

۱۴۔ فتاوی عبد العزیز دہلوی صـ ۱۹۳

۱۵۔ ریاض الصالحین از نووی صـ ۲۰۷

۱۶۔ صحیح مسلم جلد ۱ صـ ۴۴۲

۱۷۔ شرح نہج البلاغة ابن ابی الحدید طبع مصر جلد ۱ صـ ۷۷

۱۸۔ شرح فقہ اکبر علی قاری صـ ۴۳

۸- تطہیر الجنان ابن حجر بر صواعق محرقہ صـ۳۰

۹- استقصاء الافہام پنج دوم جلد ا صـ۷۱۵

۱۰- روضۃ الاحباب جلد ۳ صـ۱۲

۱۹- صواعق محرقہ صـ۱۳۲

۲۰- صحیح بخاری جلد ۶ صـ۳۱۰

۲۱- الشرف المؤید لآل محمد طبع مصر صـ۶۹

قرآن

ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ قرآن جو اب بھی موجود اور بین الدفتین ہے غیر محرف ہے۔ اور منزل من اللہ ہے نہ اس میں کوئی کمی بیشی ہے۔ اور نہ کوئی اس میں کمی بیشی کر سکتا ہے مگر گروہ اہلجماعت کے نزدیک قرآن شریف ایسا نہیں جیسا کہ حوالجات ذیل سے ظاہر ہوگا۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ہمارے صحیح عقیدہ پہ آ جائیں برادران اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب اسکی تحریف کو تسلیم کرتے ہیں۔ قال عمر لعبد الرحمٰن بن عوف الم نجد فیما انزل علینا ان جاھدوا کما جاھدتم اول مرۃ فانا لا نجدھا قال اُسقطت فیما اسقط من القرآن الخ یعنے حضرت عمر نے عبد الرحمٰن بن عوف سے کہا کہ کیا تم قرآن شریف میں جو نازل ہوا ہے اسمیں آیۃ اِنْ جَاھَدُوْا تا آخر آیت کو نہیں پاتے ہم کو تو وہ قرآن میں ملتی ہی نہیں اسپر عبد الرحمٰن نے جواب دیا کہ یہ آیت بھی اس حصۂ قرآن کے ساتھ گرا دی گئی جو حصہ کہ ضائع کیا گیا ہے۔ دیکھو مندرجہ ذیل کتب علاوہ اسکے بہ تغیر الفاظ و بہ یک مفہوم :-

۱- تفسیر اتقان سیوطی جلد ا صـ۱۸۳/۵۹ و صـ۸۴/۱۱۵ و جلد ۲ صـ۲۵ و جلد ا صـ۶۹ و صـ۸۳/۵۸

۲- تفسیر خازن بغدادی مطبوعہ مصر جلد ۲ صـ۶۳

۳- صحیح بخاری کرزن پریس دہلی باب من لم یر باس ان یقول سورہ بقرہ و صـ۷۵۳ و مناقب ابن مسعود صـ۵۳۱ و باب من الفی لدلو سادۃ صـ۲۲۹/۷۴۴ و صـ۷۴۶

۴- تصریف النبی والقرآن طبع مصر محمد علی بیلادی سنہ ۱۳۲۵ھ صـ۷۱/۸۴ و

۵- استیعاب بر حاشیہ اصابہ طبع مصر جلد ۲ صـ۳۲۲

۶- اصابہ ابن حجر عسقلانی جلد ۳ صـ۲۷۴ و جلد ا صـ۴۸ و مطبوعہ دائرۃ المعارف دکن جلد ا صـ۳۷۱/۳۷۲

۷- اعجاز القرآن علامہ رافعی صـ۳۶/۳۷ و صـ۳۸/۳۹

۸- اسد الغابہ ابن اثیر جلد ۴ صـ۹۶

۹- درمنثور سیوطی جلد ا صـ۱۰۶

۱۰- امامت والسیاست ابن قتیبہ دینوری

۱۱- تفسیر معالم التنزیل جلد ا صـ۲۶۳

۱۲- درمنثور سیوطی جلد ۲ صـ۴۷/۲۹۸ و صـ۱۹۲ و جلد ۵ صـ۴۲ و صـ۶۹/۱۹۲ و جلد ۴ صـ۸۸۲ و جلد ا صـ۳۰۲

۱۳- فتویٰ قاضی خان جلد ا صـ۸۰/۷۴

۱۴- شرح فقہ اکبر صـ۱۵۳

۱۵- ترمذی ابواب القرأۃ صـ۴۷۸ (وغیرہ دیگر کتب)

۱۶- بخاری کتاب فضائل قرآن باب جمع قرآن جزء سوم صـ۱۵ و جزء چہارم باب جمع القبل صـ۱۱۹

۱۷- تاریخ فقہ اسلامی عبد السلام ندوی صـ۱۶۰

۱۸- درمنثور سیوطی جزء خامس صـ۱۷۹/۱۸۰

۱۹- مسند احمد حنبل جزء اول صـ۲۳/۴۷ و صـ۵۵ و جزء پنجم صـ۱۳۲/۱۳۴

ہمارا غیر محرف قرآن

ہمارا عقیدہ ہے کہ یہی قرآن شریف جو بین الدفتین ہے۔ اور موجود ہے جسکو ہر فرقہ اسلامی پڑھتا ہے صحیح اور غیر محرف ہے نہ اسے کوئی گھٹا سکتا ہے نہ بڑھا سکتا ہے ہمارے بھائیوں کا یہ ہم پر اتہام ہے کہ شیعہ تحریف قرآن کے قائل ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جس کے متعلق خدا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ الحافظون فرمادے اسکی تحریف کوئی کر نہیں سکتا دیکھئے ہمارا اعتقاد شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اور محمد قمی ہمارے علماء اپنے کتاب اعتقادیہ میں یوں فرماتے ہیں۔ اعتقادنا ان القرآن الذی انزلہ علی نبیہ ھو ما بین الدفتین وما فی ایدی الناس لیس اکثر من ذالک قال ومن ذالک فھو کاذب الخ یعنے ہمارا اعتقاد اور کل امامیہ کا یہ ہے کہ یہ قرآن جو خداوند کریم نے اپنے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ پر نازل کیا وہ اسیقدر ہے جو اب بین الدفتین کے ہے اور جو (اسوقت) لوگوں کے پاس ہے اس سے زائد نہیں جو شخص اس (تحریف) کی نسبت ہماری طرف کرے وہ کاذب ہے۔ دیکھو مندرجہ ذیل کتب شیعہ

۱- من لا یحضر الفقیہ باب الفروض ص ۲۳۷
۲- نہج البلاغۃ طبع مصر ص ۱۴۳/۱۴۳
۳- اصول کافی کتاب فضل قرآن و باب فضل اہل القرآن حدیث ۳ وجلد دوم ص ۵۳۰ و حدیث ۳ ص ۵۳۱ و حدیث ۱ و حدیث ۲ باب ثواب قرۃ القرآن وجلد دوم باب نوادر ص ۴۹/۶۷
۴- مراۃ العقول از مجلسی شرح کافی جلد ۲ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ وجلد ۱ ص ۴۵۰/۴۹۰ و ص ۳۱۷/۲۶۲ وجلد ۲۔ ص ۸۳/۸۹ و ص ۱۳۸/۱۷۱ وجلد ۵ ص ۵۳۵/۱۷۱
۵- صحیفۂ علویہ ص ۲۱۳
۶- اعجاز القرآن بحوالہ کافی جلد ۲ ص ۶۶
۷- صحیفہ سجادیہ (دعا) ص ۱۳۷
۸- معالم الاصول ص ۱۵
۹- زاد المعاد مجلسی ص ۴۶
۱۰- جامع الرضوی شرح شرائع اسلام کتاب طہارت ص ۱۶
۱۱- منتخب الرسائل علامہ ابوالحسن اصفہانی ص ۱۵/۲۲
۱۲- جامع عباسی ص ۱۴/۷۷ و ص ۷۹/۲۲۴
۱۳- اعمال شب قدر ص ۱۴۹
۱۴- شرح تجرید الاعتقاد از یوسف بن مطہر الحلی ص ۱۹۸
۱۵- زاد القلیل سید علی محمد لکھنوی ص ۳۳
۱۶- تفسیر سورہ بقرہ از صدر الدین شیرازی ص ۳۳
۱۷- مقتل السئول فی شرح فصول از علی بن یوسف ص ۵۴
۱۸- اعتقاد شیخ صدوق باب اعتقاد القرآن ص ۶۸
۱۹- عقائد مجلسی ملحقہ کتاب التوحید ص ۸۹
۲۰- کتاب المجلی ابن جمہور لاحسائی ص ۳۰۲
۲۱- معارج الفرقان فی علوم القرآن اعجاز حسن امروہوی ص ۴۴
۲۲- مناقب آل ابی طالب جلد ۱ ص ۱۹۰
۲۳- تفسیر آیۃ الکرسی صدر الدین شیرازی ص ۳۳۲
۲۴- تحفۃ العقول از امام النقیؑ ص ۱۸۶
۲۵- ترجمہ نبوت والخلافت از قبلہ نجم الحسن لکھنوی
۲۶- انیس الاعلام شیخ محمد صادق طہرانی ص ۲۸۳/۲۲۲ و ص ۳۹۶/۳۹۷
۲۷- میزان الصدق پیر محسن علی سندھی ص ۳۲/۳۹
۲۸- صحیح و مکمل شیعہ پاکٹ بک المعروف بہ مخزن المعارف حضرت علامہ الحاج مرزا احمد علی صاحب قبلہ

توثیق کتب اہل سنّت

ہمارے برادران اہل جماعت جب کسی بات میں لاجواب ہوجاتے ہیں تو پھر وہ اپنی کتاب تولے سے انکار کر دیتے ہیں کہ یہ کتاب محولہ معتبر نہیں ہے۔ یہاں نمونتہً چند کتب کا نام لکھ کر یہ بتایا جاتا ہے کہ ہمارے بھائیوں کے نزدیک یہ کتابیں قابل وثوق اور معتبر ہیں۔ نقشہ ذیل ملاحظہ ہو

نمبر شمار	نام کتاب معتبر	حوالہ کتب جن میں اس کتاب کی توثیق پائی جاتی ہے
۱	تفسیر درمنثور سیوطی	تفسیر فتح البیان از صدیق حسن خان جلد ۱ ص ۱۳
۲	تفسیر ابن جریر طبری و بقی بن مخلد و ابن ابی حاتم۔ و ابی بکر منذر و تفسیر احمد حنبل و اسحاق بن راہویہ و ابن تیمیہ۔	۱۔ اجوبہ فاضلہ مصنفہ مولوی عبدالحی لکھنوی ص ۴۸ ۲۔ منہاج السنّت ابن تیمیہ جلد ۴ ص ۷
۳	تفسیر معالم التنزیل بغوی	منہاج السنّت جلد ۴ ص ۷ و محکمات ص ۹۳ و تفسیر خازن بغدادی طبع مصر جلد ۴ ص ۳
۴	تفسیر ابن جریر	محکمات ص ۴۲ و تفسیر فتح البیان جلد ۱ ص ۱۰
۵	تاریخ الامم والملوک طبری	۱۔ تاریخ ابن خلکان طبع مصر جلد ۱ ص ۴۵۶ (۲) عبقات الانوار جلد ۲ ص ۱۵۷ (۳) روضۃ المناظر بر حاشیہ کامل طبع مصر جلد ۱ ص ۱۹۳ (۴) میزان الاعتدال ذہبی نسخی حرف میم ص ۳۵ (۵) معجم البلدان بلاذری جلد ۱ ص ۴۳
۶	تفسیر کبیر	استقصاء الافہام منہج دوم جلد ۱ ص ۲۷۶
۷	تفسیر خازن بغدادی	دیکھو کشف الظنون
۸	تاریخ کبیر ابن جریر طبری	تاریخ کامل جلد اول ص ۳ (۲) تاریخ کامل جلد ۱ ص ۳ (۳) تحفہ اثنا عشریہ کید ۵۳
۹	تاریخ کامل	تاریخ کامل جلد اول
۱۰	شواہد النبوت جامی	استقصاء الافہام جلد ۱ ص ۱ (۲) ماثبت بالسنۃ ص ۵۴
۱	تاریخ خمیس و روضۃ الاحباب	سلسلۃ العسجد فی ذکر مشائخ السند ص ۶/۱۰۹
۱۲	روضۃ الاحباب	کنز العمال جلد اول ص ۱۹۹
۱۳	تاریخ روضۃ الصفا و تاریخ حبیب السیر	۱۔ استقصاء الافہام جلد ۱ ص ۱۰۷
۱۴	جواہر العقدین فی فضل الشرفین	(۱) فتاوی عبدالحی جلد ۱ ص ۳۶۲ (۲) ہدایت السائل ص ۵۳ (۳) وسلسلۃ العسجد ص ۴۲/۶ (۴) جذب القلوب عبدالحق ص ۱۳۴

نمبر شمار	نام کتاب معتبر	حوالہ کتب توثیق
۱۵	ریاض النضرہ	شرح قصیدہ امالی ص۳۳ (۲) ما ثبت بالسنۃ ص۱۵۲ (۳) فتح الباری جلد ۲ ص۹۶/۱۰۶ (۴) احادیث موضوعہ ملا علی قاری ص۳۰ (۵) السبل الجلیلیہ فی آباء العلیہ سیوطی ص۶
۱۶	مطالب السئول مناقب آل رسول	تشریف البشر بذکر ائمہ اثنا عشر ص۲۵/۱۱۳
۱۷	خصائص نسائی	(۱) وفیات الاعیان طبع مصر جلد۱ ص۲۵ (۲) فتح الباری شرح بخاری جلد ۳ ص۱۴/۳۸۸ مطبوعہ دہلی (۳) خلاصہ تذہیب تہذیب الکمال فی اسماء الرجال طبع بولاق مصر ص۳
۱۸	کتاب الامامت والسیاست	(۱) فتح الباری جلد۳ ص۱۰۹ - (۲) استقصاء الافحام واستقصاء الانتقام فی نقض منتہی الکلام جلد دوم ص۱۰۷ تا ص۱۹۷ و ص۱۹۳ (۳) حیاۃ الحیوان جلد۱ ص۴۹ (۴) تشریح الجنان ابن حجر ص۹۳ (۵) شرح مسلم نووی جلد۲ ص۲۷۹
۱۹	عقد الفرید	تاریخ ابن خلکان طبع مصر جلد۱ ص۳۴
۲۰	حیاۃ الحیوان	(۱) صواعق محرقہ ص۳۹ (۲) استقصاء الافحام جلد۱ ص۱۹۳
۲۱	اسنی المطالب	کنز العمال جلد۱ ص۲۹۹
۲۲	مختارہ ضیاء مقدسی	فتح الباری جلد سوم ص۸۹
۲۳	مستدرک علی الصحیحین حاکم	تدریب الراوی از سیوطی ص۴۸
۲۴	صحیح ابن خزیمہ	اجوبہ فاضلہ ص۵۰

نمبر شمار	نام کتاب معتبر	حوالہ کتب توثیق
۲۵	صحیح ابن حاتم	اجوبہ فاضلہ ص۵۰
۲۶	صحیح ابن حبان	״ ״ ״
۲۷	مستدرک حاکم	״ ״ ״
۲۸	صحیح بخاری	تدریب الراوی ص۴۲
۲۹	صحیح مسلم	״ ״ ״
۳۰	مسند احمد و بزار	״ ״ ״
۳۱	ابی داؤد	״ ״ ״
۳۲	و مصنف طحاوی	״ ״ ״
۳۳	سنن نسائی	״ ״ ״
۳۴	موطا امام مالک	״ ״ ״
۳۵	موطا ابن وہب	״ ״ ״
۳۶	تصانیف طیالسی	״ ״ ״
۳۷	کتاب ابن منذر	״ ״ ״
۳۸	صحیح سعید بن سکن	״ ״ ״
۳۹	منتقی ابن جارود	״ ״ ״
۴۰	منتقی قاسم ابن اصبغ و تصانیف او	״ ״ ״
۴۱	مسانید پسران ابی شیبہ	״ ״ ״
۴۲	مسانید ابی امیہ	״ ״ ״
۴۳	مسانید عثمان	״ ״ ״
۴۴	مسانید ابن راہویہ	״ ״ ״
۴۵	تصانیف عبدالرزاق	״ ״ ״
۴۶	تصانیف ابن ابی شیبہ	״ ״ ״
۴۷	تصانیف سعید بن منصور	״ ״ ״

توثیق علماء

نقشہ ذیل میں برادران اہل جماعت کے معتبر علماء کی توثیق بیان کیجاتی ہے اور نمونے کے طور پر چند علماء کے نام مع حوالہ کتب توثیق درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام محدث و عالم معتبر و مستند	نام کتاب جس میں ان علماء کی توثیق موجود ہے	نمبر شمار	نام محدث و عالم معتبر و مستند	نام کتاب جس میں ان علماء کی توثیق موجود ہے
۱	دار قطنی	(۱) بستان المحدثین ص۴۵ و ص۱۴۴ (۲) تدریب	۲۱	ابن عساکر	تدریب الراوی ص۲۷
		الراوی ص۵۶	۲۲	ابن ابی حاتم	〃 〃 〃
۲	ابو نعیم	رسالہ اقامۃ الحجہ سروری عبدالحی لکھنوی ص۱۱ و بستان المحدثین	۲۳	ابو یعلی	بستان المحدثین ص۳۴
۳	ابن کثیر	〃 〃 〃 〃	۲۴	عبد بن حمید	〃 〃 ص۳۱
۴	سمعانی	〃 〃 〃 〃	۲۵	ابو بکر احمد بزاز	〃 〃 ص۳۳ و نزہۃ الفکر
۵	ابن حجر مکی	〃 〃 〃 〃			عبدالحی ص۲۷
۶	ابن حجر عسقلانی	〃 〃 〃 〃	۲۶	عبدالرزاق	بستان المحدثین ص۴۷
۷	امام سیوطی	〃 〃 〃 〃	۲۷	ابو بکر بن شیبہ	〃 〃 ص۴۸
۸	ملا علی قاری	〃 〃 〃 〃	۲۸	احمد بن حنبل	〃 〃 〃
۹	نووی	〃 〃 〃 〃	۲۹	ابن معین	〃 〃 〃
۱۰	شعرانی	〃 〃 〃 〃	۳۰	علی بن مدینی	〃 〃 〃
۱۱	ذہبی	〃 〃 〃 〃	۳۱	سعد بن منصور	〃 〃 ص۹۷
۱۲	حاکم	تدریب الراوی ص۳۶	۳۲	بیہقی	استقصار الافہام جلد۱ ص۱۶۵ و تدریب
۱۳	ابو عبداللہ نیشاپوری	〃 〃 〃			الراوی ص۳۱
۱۴	ابو نعیم اصفہانی	〃 〃 〃	۳۳	طبرانی	بستان ص۵۴ و استقصار ص۶۹۶/۶۹۷
۱۵	ابو عمر بن عبدالبر	〃 〃 〃	۳۴	ابی عمر بن عبدالبر	نزہۃ الفکر عبدالحی ص۲۳ بستان المحدثین ص۶۸
۱۶	ابو بکر بیہقی	〃 〃 〃	۳۵	حمیدی	نزہۃ الفکر عبدالحی ص۲۳ بستان المحدثین ص۸۰
۱۷	ابو بکر خطیب بغدادی	〃 〃 〃	۳۶	ابن حجر مکی	اقامۃ الحجۃ عبدالحی ص۷
۱۸	دارمی	〃 〃 ص۲۷	۳۷	ابن جوزی	الجوبہ فاضلہ ص۵۲ روضۃ المناظر برکامل
۱۹	محمد بن خثیمہ	〃 〃 〃			جلد ۱۱ ص۱۱۱ تدریب الراوی ص۱۰۰ و تحفۃ
۲۰	ابن حجر	〃 〃 〃			الطلباء عبدالحی ص۳۴

نمبر شمار	نام محدث و عالم معتبر و مستند	نام کتاب جس میں ان علماء کی توثیق موجود ہے
۳۸	ابن تیمیہ	تحفۃ الطلبۃ عبدالحی صہ۴۳ اجوبہ فاضلہ صہ۵۳
۳۹	ابن عساکر	نزہۃ الفکر عبدالحی صہ۲۳
۴۰	ابوداؤد طیالسی	〃 〃 〃 صہ۲۷ و اجوبہ فاضلہ صہ۴۸
۴۱	حافظ ابونعیم	اقامۃ الحجۃ عبدالحی صہ۷
۴۲	مسعودی	وفیات الاعیان جلد ۲ صہ۱۳۱ طبع مصر
۴۳	شعرانی	اقامۃ الحجۃ صہ۹
۴۴	شیخ عبدالحق	تحفۃ الکملہ بر حاشیہ تحفۃ الطلبۃ عبدالحی صہ۳۵
۴۵	نواب صدیق حسن	روضۃ الندیہ
۴۶	عبداللہ بن مسلم قتیبہ	الفاروق شبلی نعمانی صہ۱۰
۴۷	احمد بن داؤد دینوری	〃 〃 〃 〃
۴۸	محمد بن سعد کاتب الواقدی	〃 〃 〃 〃
۴۹	احمد بن یحییٰ بلاذری	〃 〃 〃 〃
۵۰	ابن جریر طبری	〃 〃 〃 〃
۵۱	مسعودی	〃 〃 〃 〃
۵۲	ابن اثیر سمعانی	〃 〃 〃 〃
۵۳	ذہبی	〃 〃 〃 〃

نمبر شمار	نام محدث و عالم معتبر و مستند	نام کتاب جس میں ان علماء کی توثیق موجود ہے
۵۴	ابوالفدا	الفاروق شبلی نعمانی صہ۱
۵۵	نویری	〃 〃 〃 〃
۵۶	ابن اسحاق	سیرت النبی شبلی جلد اول صہ۲۸
۵۷	عبدالرحمٰن سہیلی	〃 〃 〃 〃
۵۸	عبدالعزیز بیاطی	〃 〃 〃 〃
۵۹	علاؤالدین مغلاطی	〃 〃 〃 〃
۶۰	محمود زرنی	〃 〃 〃 〃
۶۱	یحییٰ بن عبیدۃ	〃 〃 〃 〃
۶۲	عینی	〃 〃 〃 〃
۶۳	عبدالملک نیشاپوری	〃 〃 〃 〃
۶۴	ابن حجر	〃 〃 〃 〃
۶۵	ابن جوزی	〃 〃 〃 〃
۶۶	سلیمان بن موسیٰ الکلاعی	〃 〃 〃 〃
۶۷	ابن عبدالبر	〃 〃 〃 〃
۶۸	ابن سید الناس	〃 〃 〃 〃
۶۹	ابراہیم بن محمد	〃 〃 〃 〃
۷۰	زین الدین عراقی	〃 〃 〃 〃
۷۱	قسطلانی	〃 〃 〃 〃
۷۲	حلبی	〃 〃 〃 〃

مصنفین کتب کی توثیق

ہم اپنے بھائیوں کی تسلّی و تشفّی اور اعتماد و اعتبار کے لیے ذیل میں مصنفین کتب کا نقشہ پیش کرتے ہیں اور یقین دلاتے ہیں کہ اس کتاب کا وہی مصنّف ہے جس کا نام کتاب کے آگے درج ہے اور اس کے ثبوت میں ان کی دوسری کتاب کا حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف کتاب	ثبوت مع حوالہ کتاب موثق
۱	جمع الجوامع	سیوطی	مقدمہ مشکوٰۃ مطبوعہ بمبئی مؤلفہ عبد الحق دہلوی
۲	تنویر الحق	"	کبریت احمر جلد ۲ صہ ۲۴۹
۳	تفسیر درمنثور	"	تفسیر فتح البیان از صدیق حسن خان جلد ۱ صہ ۱۳
۴	دار منتشرہ	"	اجوبہ فاضلہ صہ ۵۳
۵	تفسیر ابن جریر	ابن جریر	محکمات نودی صہ ۵۳ و طبقات ابن سبکی و منہاج السنۃ جلد ۴ صہ ۴
۶	تفسیر معالم التنزیل	علامہ بغوی	" " " و منہاج السنۃ جلد ۴ صہ ۴
۷	تصانیف بیہقی	بیہقی	اجوبۂ فاضلہ عبد الحی صہ ۵۸ و منہاج السنۃ جلد ۴ صہ ۴ و تفسیر فتح البیان جلد ۱ صہ ۸
۸	تصانیف ابن مخلد	ابن مخلد	" " " " " " " "
۹	تصانیف ابن ابی حاتم	ابن ابی حاتم	" " " " " " " "
۱۰	تصانیف ابی بکر منذر	ابی بکر منذر	" " " " " " " "
۱۱	تاریخ الامم والملوک جسے تاریخ طبری کہتے ہیں	طبری	تاریخ ابن خلکان طبع مصر جلد ۱ صہ ۴۵۶ و روضۃ المناظر بر حاشیہ کامل مطبع مصر جلد ۱۱ صہ ۱۹۳
۱۲	تفسیر کبیر	فخر الدین رازی	استقصاء الافہام منہج دوم جلد اول صہ ۲۷۶
۱۳	تفسیر لباب التاویل فی معالم التنزیل	علاؤ الدین بن محمد ابراہیم	کشف الظنون صہ
۱۴	تاریخ ابن خلکان	ابن خلکان	روضۃ المناظر بر حاشیہ تاریخ کامل جلد ۱۲ صہ ۵۱
۱۵	تاریخ کبیر	طبری	تاریخ کامل جلد ۱ صہ ۳ و تحفہ اثنا عشریہ کید صہ ۵۲
۱۶	شواہد النبوت	جامی	ما ثبت بالسنۃ صہ ۵۴ و استقصاء الافہام جلد ۱ صہ ۱
۱۷	تاریخ خمیس	حسین دیار بکری	استقصاء الافہام جلد ۱ صہ ۱ و روضۃ العسجد صدیق حسن صہ ۱۰۹
۱۸	روضۃ الاحباب	میر جمال الدین محدث	ملا علی قاری نے مرقاۃ میں دیار بکری نے تاریخ خمیس میں اور عبد الحق دہلوی نے مدارج النبوۃ میں اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں مصنف مذکور سند لی ہے
۱۹	مرقاۃ	ملا علی قاری	استقصاء الافہام جلد ۱ صہ ۱۰
۲۰	مدارج النبوۃ	عبد الحق دہلوی	" " "
۲۱	ازالۃ الخفا	شاہ ولی اللہ دہلوی	" " "
۲۲	تاریخ روضۃ الصفا	میر خاوند محمد بن خاوند شاہ	عبقات الانوار صہ ۵۴۸

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف کتاب	ثبوت معتبر از کتاب موثق
۲۳	حبیب السیر	امیر محمد ہمام الدین	طبقات الانوار ص ۲۷۳
۲۴	جواہر العقدین فی فضل الشرفین	نور الدین علی سمہودی شافعی سنی	فتاوی عبدالحی جلد ۱ ص ۳۹۳ اور اس سے سید صدیق حسن نے ہدیۃ السائل ص ۵۳ و سلسلۃ العسجد ص ۶۶ میں اور شیخ عبدالحق نے جذب القلوب ص ۲۴ میں سند لی ہے۔
۲۵	ریاض النضرہ	محب الدین طبری شافعی سنی	سلسلۃ العسجد ص ۳۹ و شرح قصیدہ امالی ص ۳۳ علی قاری و ما ثبت بالسنۃ ص ۱۵۳ و فتاوی عبدالعزیز دہلوی ص ۱۴۳ و فتح الباری جلد ۴ ص ۹۶ و احادیث موضوعہ ملا علی قاری ص ۴۰ والسبل الجلیہ سیوطی ص ۶ وغیرہ نے اس سے سند لی ہے۔
۲۶	مطالب السئول	کمال الدین بن محمد بن طلحہ شافعی	سید صدیق حسن نے تشریف البشر ص ۳۵/۱۱۳ اور علامہ یافعی نے اس سے سند لی ہے تشریف البشر ص ۱۳/۲۵
۲۷	عقد الفرید	"	
۲۸	خصائص نسائی	امام نسائی	وفیات الاعیان طبع مصر جلد ۱ ص ۲۱ و فتح الباری جلد ۳ جزء ۱۴ ص ۹۸ والتہذیب التہذیب الکمال فی اسماء الرجال حافظ صفی الدین طبع بولاق مصر ص ۳ و فتح الباری جلد ۲ ص ۱۰۹ و استقصاء الافہام منہج دوم جلد ۲ ص ۱۰۷ تا ص ۱۲۷ و ترویح الجنان ص ۹۴
۲۹	الامامت والسیاست	عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری	فتح الباری جلد ۲ ص ۱۰۹ و ترویح الجنان ص ۹۴ و شرح مسلم جلد ۲ ص ۲۶۹
۳۰	اتحاف الوریٰ	عمر بن فہد	استقصاء الافہام
۳۱	عقد الفرید	ابن عبدالوہاب	تاریخ ابن خلکان مطبوعہ مصر جلد ۱ ص ۳۲
۳۲	حیاۃ الحیوان	کمال الدین دمیری	صواعق محرقہ ص ۱۰۸ و استقصاء الافہام جلد ۱ ص ۱۹۳
۳۳	اسنی المطالب	شمس الدین جزری	فتح الباری ابن حجر جلد ۳ ص ۴۸۹
۳۴	مستدرک حاکم	علامہ حاکم	تدریب الراوی سیوطی ص ۴۸
۳۵	صحیح ابن خزیمہ	ابن خزیمہ	اجوبہ فاضلہ ص ۵۰
۳۶	صحیح ابن حاتم	ابن حاتم	" " "
۳۷	صحیح ابن حبان	ابن حبان	" " "
۳۸	صحیح بخاری	محمد بن اسمٰعیل بخاری	تدریب الراوی ص ۳۲ و مسند بزاز و نزہۃ الفکر ص ۲۷
۳۹	صحیح مسلم	مسلم بن حجاج القشیری	" " " "

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف کتاب	ثبوت معہ حوالہ کتاب موثق
۴۰	صحیح سعید بن سکن	سعید بن سکن	تدریب الراوی صفحہ ۳۳ و مسند بزاز و خزینۃ الفکر عبدالحی صفحہ ۳۷
۴۱	منتقی ابن جارود	ابن جارود	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۲	منتقی قاسم اصبغ	قاسم اصبغ	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۳	مسند ابی داؤد و سنن	ابی داؤد وطیالسی	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۴	تصانیف طحاوی	امام طحاوی	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۵	مسانید احمد و بزاز	احمد حنبل و بزاز	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۶	مسند ابوبکر	ابوبکر	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۷	مسند عثمان	عثمان	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۸	مسند ابن راہویہ	ابن راہویہ	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۴۹	مسند طیالسی	علامہ طیالسی	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۵۰	مسند عبدالرزاق	عبدالرزاق	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۵۱	کتاب ابن منذر	ابن منذر	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۵۲	تصنیفات سعید بن منصور	سعید بن منصور	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۵۳	موطا	امام مالک	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۵۴	موطا	ابن وہب	〃 〃 〃 〃 〃 〃
۵۵	وفیات الاعیان	ابن خلکان	استقصار الافہام جلد اول صفحہ ۱۶۵
۵۶	مراۃ الجنان	علامہ یافعی	〃 〃 〃 〃
۵۷	کتاب الانساب	علامہ سمعانی	〃 〃 〃 〃
۵۸	طبقات سبکی	علامہ سبکی	〃 〃 〃 〃
۵۹	تکمیل الکمال	عبدالحق دہلوی	〃 〃 〃 〃
۶۰	معرفۃ السنن والآثار	بیہقی	بستان المحدثین صفحہ ۴۹
۶۱	دلائل النبوۃ	〃	〃 〃 〃
۶۲	دعوۃ الکبیر	〃	〃 〃 〃
۶۳	شرح مہذب	نووی	تدریب الراوی صفحہ ۳۱
۶۴	استیعاب	علامہ عبدالبر	بستان المحدثین صفحہ ۹۸
۶۵	جمع بین الصحیحین	حمیدی	〃 〃 صفحہ ۸۱

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف کتاب	ثبوت مع حوالہ کتاب موثق
۶۶	تہذیب التہذیب	ابن حجر عسقلانی	بستان المحدثین ص
۶۷	تقریب التہذیب	〃	〃 〃 ص
۶۸	لسان المیزان	〃	〃 〃 ص
۶۹	اصابہ فی تمیز صحابہ	〃	〃 〃 ص
۷۰	بلوغ المرام	〃	〃 〃 ص
۷۱	فتح الباری	〃	〃 〃 ص
۷۲	صواعق محرقہ	ابن حجر مکی	اقامۃ الحجہ عبدالحی لکھنوی ص ۷
۷۳	تطہیر الجنان	〃	〃 〃 〃 〃
۷۴	موضوعات	ابن الجوزی	اجوبہ فاضلہ ص ۵۳ و تدریب الراوی ص ۱۰۰
۷۵	شرح سفر السعادت	شیخ دہلوی	تحفۃ الطلبا عبدالحی ص ۳۴
۷۶	درر کامنہ	ابن حجر	اجوبہ فاضلہ ص ۵۳
۷۷	درر منتشرہ	سیوطی	〃 〃 〃
۷۸	مروج الذہب	علامہ مسعودی	وفیات الاعیان میں ابن خلکان نے جلد ۲ طبع مصر ص ۱۳۱ میں اور ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ ص ۱۲۲/۱۱۳ میں سند لی ہے
۷۹	میزان الکبریٰ	شعرانی	اقامۃ الحجۃ ص ۹
۸۰	اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ	شیخ عبدالحق	تحفۃ الکملا بر تحفۃ الشبا و ص ۴۹
۸۱	جذب القلوب	〃	〃 〃 〃 〃
۸۲	تکمیل الایمان	〃	〃 〃 〃 〃
۸۳	شرح فتوح الغیب	〃	〃 〃 〃 〃
۸۴	شرح سفر السعادت	〃	〃 〃 〃 〃
۸۵	ماثبت بالسنۃ	〃	〃 〃 〃 〃
۸۶	معارف	عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ	الفاروق شبلی نعمانی ص ۱
۸۷	اخبار الطوال	احمد بن داؤد دینوری	〃 〃 〃
۸۸	طبقات ابن سعد	محمد بن سعد کاتب الواقدی	〃 〃 〃
۸۹	تاریخ یعقوبی	احمد بن یعقوب بن واضح	〃 〃 〃
۹	فتوح البلدان	احمد بن یحییٰ بلاذری	〃 〃 〃

نمبر شمار	نام کتاب	نام مصنف کتاب	ثبوت معہ حوالہ کتاب
۹۱	مروج الذہب	مسعودی	الفاروق شبلی نعمانی صـ۲
۹۲	کتاب الاشراف	"	" " " "
۹۳	روض الانف	عبدالرحمٰن سہیلی	سیرۃ النبی شبلی نعمانی جلد اول صـ۳۲
۹۴	المختصر سیرت سید البشر	عبدالمومن دمیاطی	" " " "
۹۵	سیرت مغلطائی	علاؤ الدین علی مغلطائی	" " " "
۹۶	سیرت گاذرونی	علی بن محمد گاذرونی	" " " "
۹۷	سیرت ابن طے	یحییٰ بن حمیدۃ	" " " "
۹۸	کشف اللثام	علامہ عینی	" " " "
۹۹	شرف المصطفیٰ	عبدالملک نیشاپوری	" " " "
۱۰۰	شرف المصطفیٰ	ابن الجوزی	" " " "
۱۰۱	الاکتفاء فی المغازی مصطفیٰ	سلیمان بن موسےٰ کلاعی	" " " "
۱۰۲	سیرت ابن عبدالبر	ابن عبدالبر	" " " "
۱۰۳	عیون الاثر	ابن سید الناس	" " " "
۱۰۴	نور النبراس	ابراہیم بن محمد	" " " "
۱۰۵	سیرت منظوم	زین الدین عراقی	" " " "
۱۰۶	مواہب لدنیہ	قسطلانی	" " " "

دولت و ثروت

۱۔ **حضرت عثمان بن عفان:۔** ان کی دولت و ثروت کے متعلق کسی ثبت حوالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ غنی مشہور ہی ہیں۔

۲۔ **عبدالرحمٰن بن عوف:۔** آپ کی دولت و ثروت اور دنیاوی وجاہت کے متعلق اہل جماعت کے متبحر دینی عالم حافظ ابن عبدالبر اپنی مشہور کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد دوم کے صـ۳۹۴ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

کان تاجراً مجدوداً فی التجارات وکسب مالاً کثیراً وخلف الف بعیر وثلثہ الاف شاۃ	عبدالرحمٰن بہت بڑے تاجر تھے اور انہوں نے بہت سا مال جمع کیا تھا بوقت وفات ایک

مأة فرس ترعی بالبقیع ...... وحکی عنہ انہ اعتق فی یوم واحد ثلاثین عبداً ولما حضرته الوفاة بکی بکاء شدیداً فسئل عن بکائہ فقال ان مصعب بن عمیر کان خیراً منی توفی علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولم یکن لہ ما یکفن فیہ وان حمزة بن عبد المطلب خیراً منی لم یجد لہ کفنا الخ

ہزار اونٹ تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے چھوڑے جو بقیع میں چرتے تھے ...... اور ایک دن میں انہوں نے تیس غلام آزاد کئے اور مرنے لگے تو مرتے وقت بہت رونے لگے لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا تو جواب میں اس نے کہا کہ مصعب بن عمیر مجھ سے اچھا تھا وہ زمانہ آنحضرت صلعم میں فوت ہوا اور اتنا بھی نہ چھوڑا کہ انکے کفنانے کیلئے کافی ہوتا اور حمزہ بن عبد المطلب مجھ سے اچھا تھا لیکن ہم کو انکے کفنانے کیلئے کفن نہیں ملتا تھا نیز دیکھو پالٹیکس ان اسلام مسٹر خدا بخش صـ۱۵۱

۳ ۔ **سعد بن ابی وقاص** :۔ انکی دولت و ثروت اور دنیاوی وجاہت اسقدر ہو گئی تھی کہ انہوں نے مدینہ میں بہت سے اعلیٰ محلات بنوائے تھے ۔ گو انکی آمدنی ذاتی طور پر اسقدر نہ تھی مگر نظر عنایات بادشاہ وقت نے انہیں ایسا متمول عطا فرمایا تھا کہ بقول حافظ ابن عبد البر انکے محلات میں سے ایک محل عقیق کا تھا جس میں انکی وفات ہوئی دیکھو استیعاب جلد دوم صـ۵۶ و پالٹیکس ان اسلام از خدا بخش صـ۱۵۱ و مروج الذہب جلد ۲ صـ۲۲۲

۴ ۔ **طلحہ بن عبید اللہ** :۔ انکی دولت و ثروت اور دنیاوی وجاہت کے متعلق حافظ ابن عبد البر الاستیعاب فی معرفة الاصحاب جلد اول صـ۲۱۵ میں فرماتے ہیں :۔

کانت غلة طلحة بن عبید اللہ الفاً وافیا کل یوم و الوافی وزنہ وزن الدینار الخ

یعنے طلحہ بن عبید اللہ کی روزانہ آمدنی ایک ہزار دینار سے زائد تھی اور دیکھو مروج الذہب جزو دوم صـ۲۲۲ و صـ۲۴۹ مطبوعہ بغداد و پولیٹکس ان اسلام مسٹر خدا بخش صـ۱۵۱

۵ ۔ **زبیر بن العوام** :۔ ان کی دولت و ثروت اور تمول کے بارے میں حافظ ابن عبد البر نے اپنی کتاب الاستیعاب جلد اول صـ۲۱۵/۲۰۸ میں ذیل کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں

کان الزبیر تاجراً مجدوداً فی التجارة وقیل لہ یوماً بما ادرکت فی التجارة ما ادرکت فقال انی لم اشتر عیبا ولم ارد ربحا واللہ یبارک لمن یشاء ...... کان للزبیر الف مملوک یودون الیہ الخراج الخ

یعنے زبیر بڑا دولت مند اور تاجر تھا ایک دن کسی نے اس سے دریافت کیا کہ تجارت میں اسقدر مال تیرے پاس کیونکر جمع ہوا تو اسنے جواب دیا کہ میں نفع نہیں چاہتا تھا لیکن خدا برکت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے ...... زبیر کے ایک ہزار مملوک تھے جو اسکو خراج ادا کرتے تھے ۔ اور دیکھو مروج الذہب جلد ۲ صـ۲۲۲ و پولیٹکس

ان اسلام مسٹر خدا بخش صـ ۱۵۱

۶ - مغیرہ بن شعبہ:- کے بارے میں حافظ ابن عبد البر نے اپنی کتاب الاستیعاب جزو اول ترجمہ مغیرہ بن شعبہ صـ ۲۵۹ میں انکے تمول اور دولت و ثروت اور دنیا داری کے متعلق یوں تحریر فرمایا ہے:-

عن ابن نافع قال احصن المغیرۃ بن شعبہ ثلاث مائۃ امرأۃ فی الاسلام قال ابن وضاح غیر ابن نافع یقول الف امرأۃ الخ

ابن نافع کہتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے اسلام میں داخل ہونے کے بعد تین سو عورتوں سے نکاح کیا ابن وضاح کہتا ہے کہ ابن نافع نے کم بیان کیا ہے۔ اس نے ایک ہزار عورتوں سے نکاح کیا:-

ایک بے تعلق مورخ کا بے لاگ فیصلہ

بعد وفات تاجدار اسلام بکثرت صحابہ دولت و دنیا کے ہو کر متمول ترین ہو گئے تھے اسکے متعلق علامہ جرجی زیدان اپنی کتاب اردو ترجمہ تمدن اسلام حصہ دوم صـ $\frac{16}{17}$ بحوالہ ابن خلکان جلد اول صـ ۱۲۴ تحریر فرماتے ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد جب لوگوں کے دلوں سے عہد نبوت کا رعب و جلال گھٹ چلا تو انسانی فطرت نے ان کو مغلوب کر لیا اور وہی مسلمان جو دولت مندی سے نفرت کرتے تھے مال و زر جمع کرنے کے شائق بن گئے اور بعض ان میں بڑے بڑے مالدار ہو گئے۔ وغیرہ الخ

۸ - دیگر مختلف صحابہ کا تمول:- یہاں مختصر طور پہ زمانہ شیخین میں مشتے نمونہ از خیروار دیگر ہزاروں میں سے چند صحابہ کی دولت کا حال مختصر طور پہ بیان ہوتا ہے خیال فرمایئے کہ آنحضرت صلعم کی وہ پیشینگوئی کسطرح صحیح ثابت ہوئی کہ میرے بعد میرے بعض صحابہ دولت و دنیا کی محبت میں پھنس جائیں گے

۱ - حضرت عثمان بن عفان:- کے متعلق صاحب استیعاب نے جلد دوم صـ ۴۷۶ میں لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان بیت المال سے اسقدر متنفع ہوئے کہ آپ جو چادر اوڑھتے تھے۔ اس کی قیمت ایک سو اشرفی تھی اور ابن سعد نے اپنی کتاب جلد سوم صـ ۴۴ طبع لیدن اور کتاب الانساب بلاذری میں علامہ بلاذری لکھتے ہیں کہ مدینہ کے بیت المال میں سے ایک ڈبہ کہ جسمیں زر و جواہر و زیور بھرا تھا حضرت عثمان نے اُسے نکالکر اپنی عورت کو دیدیا اور اعتراض کرنے والوں پر ناراض ہو گئے۔

اور علامہ مسعودی لکھتے ہیں کہ حضرت عثمان نے مدینہ میں ایک عالیشان سر بفلک محل بنوایا جو چونے اور پتھر کا تھا۔ اس کے دروازے ساگوان اور عرعر کے بنائے اور بکثرت مال و متاع باغات

اور چشمے مدینہ میں حاصل کئے بروایت عبداللہ بن عتبہ عثمان کے مرنے کے بعد ان کے خزانچی کے پاس ڈیڑھ لاکھ دینار اور ایک کروڑ درہم موجود تھے اور ایک لاکھ دینار کی دوسری جائیداد تھی علاوہ ازیں بے شمار گھوڑے اور اونٹ موجود تھے۔ دیکھو:۔

۱۔ طبقات ابن سعد جلد سوم صـ ۵۳/۷۶
۲۔ مروج الذہب مسعودی جلد اول صـ ۴۳۴ و جلد ۲ صـ ۲۲۳
۳۔ دول اسلام جلد اول صـ ۱۳
۴۔ استیعاب جلد دوم صـ ۴۶۴/۴۰۳

۲۔ یعلی بن اُمیہ :۔ کے متعلق صاحب مروج الذہب جلد ۱ صـ ۴۳۴ میں فرماتے ہیں کہ یعلی بن امیہ نے مرتے پر ۵ لاکھ دینار نقد چھوڑے دوسروں کو جو قرضے دیئے تھے وہ علیحدہ ہیں اسکے علاوہ بہت سی زمینیں ایسی چھوڑیں جن کی ایک لاکھ دینار کے قریب قیمت تھی۔

۳۔ زید بن ثابت :۔ علامہ مسعودی نے مروج الذہب جلد ۱/۲ صـ ۴۳۴/۲۲۲ میں زید بن ثابت کے متعلق لکھا ہے کہ اُسنے مرنیکے بعد اسقدر سونا چاندی چھوڑا جو کلہاڑیوں سے کاٹ کاٹ کر وارثوں میں تقسیم ہوا دیگر جائیداد بھی علاوہ ازیں ایک لاکھ دینار کے قریب تھی۔

حضرت عثمان کے عطایا

قطع نظر سابقہ دو خلفاء کے کہ جنکے عطایا کثرت سے زیادہ تھے جو وہ صرف اپنے ہوا خواہوں پر کرتے تھے یہاں صرف اہل جماعت مسلمانوں کے تیسرے بادشاہ کے اُن عطایا کا ذکر کیا جاتا ہے جو انہوں نے صرف اپنی پارٹی اور قرابت والوں کو دولتمند بنانے اور اہلبیتؑ کے خلاف ابھارنے اور دشمنان رسول خدا صلعم کو دیئے۔

۱۔ حکم بن عاص :۔ وہ تھا جو ابی لہب و ابوجہل جیسے دشمنان رسول خدا صلعم جیسوں کی طرح دشمن جان رسول اکرم تھا اور بعد مسلمان ہونے کے بھی آپکی نقلیں اُتارتا تھا اور آنحضرتؐ نے اس کے متعلق بددعا فرمائی تھی۔ دیکھو:۔

۱۔ سیرت ابن ہشام جلد ۲ صـ ۲۵
۲۔ اصابہ جلد ۱ صـ ۳۴۵/۳۴۴
۳۔ سیرۃ حلبیہ جلد ۱ صـ ۳۳۷/۳۴۴
۴۔ فائق زمخشری جلد دوم صـ ۲۰/۲۲۵ و تفسیر جلد ۳ صـ ۹۹
۵۔ تاج العروس جلد ۶ صـ ۳۵ و جلد ۵ صـ ۶۹
۶۔ کتاب الانساب جلد ۵ صـ ۲۷
۷۔ اسد الغابہ جلد دوم صـ ۳۴/۴۴

۱۳۔ تفسیر رازی جلد ۷ صـ ۴۹۱
۱۴۔ ابن اثیر جزری نہایہ جلد ۳ صـ ۲۳
۱۵۔ شرح ابن ابی حدید جلد ۲ صـ ۵۵
۱۶۔ نیشاپوری برحاشیہ تفسیر طبری جلد ۲ صـ ۱۳
۱۷۔ اجابۃ زرکشی صـ ۱۳۱
۱۸۔ تفسیر نسفی برحاشیہ خازن جلد ۴ صـ ۱۳۲
۱۹۔ صواعق محرقہ صـ ۱۰۸

۸۔ استیعاب جلد ۱ صفحہ ۱۱۹
۹۔ مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۴۸۱
۱۰۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۹
۱۱۔ تفسیر قرطبی جلد ۶ صفحہ ۱۹۷
۱۲۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۴ صفحہ ۱۵۹
۲۰۔ ارشاد الساری قسطلانی جلد ۷ صفحہ ۳۲۵
۲۱۔ لسان العرب جلد ۹ صفحہ ۳
۲۲۔ درمنثور سیوطی جلد ۶ صفحہ ۴۰
۲۳۔ حیات الحیوان دمیری جلد ۲ صفحہ ۳۹۹
۲۴۔ تفسیر شوکانی جلد ۵ صفحہ ۳۰

اتنے سخت دشمن رسولؐ کو حضرت خلیفہ ثالث نے پھر بلایا اور اُسے جاگیرات اور بے بہا عطیات سے نوازا اور صحابہ کی مخالفت کے باوجود اپنے اس ناجائز فعل کو جاری رکھا جسکو ہمارے برادران اہل جماعت بھی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ علامہ بلاذری اس طرح رقم طراز ہیں:۔

کان مما انکروا علی عثمان انہ ولی الحکم بن ابی العاص صدقات قضاعۃ فبلغت ثلاثمائۃ الف درھم فوھبھا لہ حین اتاہ بھا۔ الخ

یعنے حضرت عثمان میں لوگوں کی ناراضی کا باعث ایک یہ بات بھی تھی کہ اُنہوں نے حکم بن عاص کو بنی قضاعہ سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کیا جکی مقدار تین لاکھ درہم تھی جب وہ وصول کرکے حضرت عثمان کے پاس آیا تو آپ نے سب کا سب اُسے بخش دیا۔ دیکھو:۔

۱۔ تاریخ الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۲۸
۲۔ تاریخ یعقوبی جلد دوم صفحہ ۱۴۱/۱۴۵
۳۔ معارف ابن قتیبہ صفحہ ۸۴
۴۔ عقد الفرید جلد دوم صفحہ ۲۶۱
۵۔ مراۃ الجنان یافعی جلد اوّل صفحہ ۸۵

۲۔ مروان بن حکم:۔ آنحضرت صلعم نے مروان بن الحکم پر لعنت فرمائی یہ دشمن رسول آپ کے حکم سے جلا وطن کیا گیا عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ مدینہ میں جو بچہ پیدا ہوتا وہ آنحضرت صلعم کی خدمت میں لایا جاتا جب مروان پیدا ہوا تو وہ آپ کی خدمت اقدس میں لایا گیا آپ نے مروان کو دیکھا تو فرمایا ھو الوزغ بن الوزغ الملعون بن ملعون۔ یعنے یہ چھپکلی ہے اور چھپکلی کا بیٹا ہے اور ملعون ابن ملعون ہے۔ دیکھو کتاب مستدرک حاکم و حیوۃ الحیوان دمیری و صواعق محرقہ و سیرت حلبیہ وغیرہ اور اسکے مزید دشمن رسولؐ و دشمن خاندان رسولؐ ہونے کا ثبوت مندرجہ ذیل کتب میں دیکھو۔

۱۔ مستدرک حاکم جلد ۴ صفحہ ۴۷۹
۲۔ حیوٰۃ الحیوان دمیری جلد ۲ صفحہ ۳۹۹
۳۔ صواعق محرقہ صفحہ ۱۰۸
۴۔ سیرت حلبیہ جلد ۱ صفحہ ۳۳۷
۵۔ نہج البلاغہ جلد ۲ صفحہ ۵۶
۶۔ اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۳۴۸
۷۔ اصابہ فی تمیز صحابہ جلد ۱ صفحہ ۳۴۶
۸۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰
۹۔ شرح ابن حدید جلد ۲ صفحہ ۵۵
۱۰۔ طبقات ابن سعد طبع لیدن جلد ۵ صفحہ ۳۰
۱۱۔ کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۱۳۶/۱۴۴

ایسے سخت دشمن رسولؐ پر حضرت عثمان کے گرانقدر عطایائے زر و جواہر و جاگیرات برادران اہلجماعت تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ افریقہ سے جو مال غنیمت ملا اسکا پانچواں حصّہ پانچ لاکھ اشرفیاں حضرت عثمان نے مروان بن حکم کو بخش دیں اس حالت کو دیکھکر ایک شاعر جسکا نام عبدالرحمٰن بن حنبل کندی ہے بول اٹھا ؎

سأحلف بالله جهد اليمين	وما ترك الله امراً سدى
ولكن خلقت لنا فتنة	لكي نبتلى لك او تبتلى
فان الامينين قد بينا	منار الطريق عليه الهدى
فما اخذا درهما غيلة	وما جعلا درهما في الهوى
دعوت اللعين فادنيته	خلافا لسنة من قد مضى
واعطيت مروان خمس العباد	وظلما لهم وحميت الحمى

یعنے میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خدا نے کسی چیز کو اسطرح نہیں چھوڑا لیکن اے عثمان تو نے ہمارے واسطے ایک فتنہ کھڑا کر دیا ہے جو آپ کے اور ہمارے لیئے ایک آزمائش و ابتلاء ہے سابق دو امینوں (ابوبکر و عمر) نے ہدایت کے رستے واضح کیئے تھے انہوں نے ایک درہم بھی خائع نہیں کیا تھا مگر آپ نے حکم بن عاص طرید رسول کو بُلا کر مقرب بنایا اور سابقہ طریقوں کی مخالفت کی دوم یہ کہ آپ نے مال خمس حق بندگان خدا مروان کو از راہ ظلم دیدیا اور اپنے واسطے خاص چراگاہیں مقرر کیں دیکھو مندرجہ ذیل کتب باختلاف الفاظ و بیک مفہوم :-

۱۔ معارف ابن قتیبہ صفحہ ۸۴
۲۔ تاریخ ابوالفدا جلد ۱ صفحہ ۱۶۸
۳۔ عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۶۱
۴۔ کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۲۷/۲۸ و صفحہ ۲۵
۵۔ تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۵۲
۶۔ تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۳۸
۷۔ شرح نہج البلاغہ ابن حدید جلد ۱ صفحہ ۶۷
۸۔ سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۸۷

۳۔ حارث بن حکم :- یہ مروان کا سگا بھائی مروان کیطرح حضرت عثمان کا داماد اور پھر اطلاع تھا۔ اسکے متعلق صاحب کتاب الانساب بلاذری اپنی کتاب کی جلد ۵ صفحہ ۵۲ میں فرماتے ہیں۔ کہ حضرت عثمان نے اپنے دوسرے داماد اپنی بیٹی عائشہ کے شوہر حارث بن حکم کو جو مروان کا بھائی تھا تین لاکھ درہم عنایت کیئے اور دوسری جگہ اسی جلد کے صفحہ ۲۸ میں تحریر ہے۔ کہ زکوٰۃ کے اونٹ بھی آپ نے سب کے سب حارث کو دیدیئے اور علامہ ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عثمان نے مدینہ کا وقف شدہ بازار جسکا نام مہزول تھا حارث کو بطور جاگیر عطا کیا۔ دیکھو معارف ابن قتیبہ صفحہ ۸۴ و عقد الفرید جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ و شرح نہج البلاغہ جلد ۱ صفحہ ۶۷ وغیرہ۔

۴۔ **سعید بن عاص**:- عاص دشمن رسول تھا اور خود سعید بھی دشمنان رسول میں سے ایک اور نہایت جابر تھا حضرت عثمان کے پاس اصحاب اسکی اکثر شکایت کرتے تھے مگر آپ کو ایک نہ بھاتی تھی بلاذری نے ابو مخنف اور واقدی کی روایت سے لکھا ہے کہ حضرت عثمان نے باوجود صحابہ کے روکنے کے بلاوجہ بیت المال سے ایک لاکھ درہم سعید بن عاص کو بخش دیئے۔ دیکھو کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ ص۲۸

٭

۵۔ **ولید بن عقبہ**:- ولید کا باپ عقبہ خاص دشمنان رسولؐ میں سے تھا دیکھو طبقات ابن سعد جلد ۱ طبع مصر ص ۱۸۶/۱۸۵ وسیرت ابن ہشام جلد ۲ ص۲۵ وتفسیر طبری جلد ۱۹ ص۱۶ وتفسیر بیضاوی جلد ص۱۱۶ وتفسیر قرطبی جلد ۱۳ ص۲۵ وتفسیر کشاف جلد ۲ ص۳۲۶ وتفسیر ابن کثیر جلد ۳ ص۳۱۷ اور ایسے برے باپ کا بیٹا ولید ہے جسنے ہمارے برادران اہل جماعت کے اقرار کے موافق جامع مسجد میں شراب پی کر نماز پڑھاتے ہوئے مصلے پہ قے کر دی اور دو کے بجائے چار رکعت نماز پڑھا دی پھر کہنے لگا کہو تو اور پڑھا دوں لیکن حضرت عثمان نے باوجود ان حالات کو جانتے ہوئے اُسے کنبہ پروری کے لحاظ سے گرانقدر انعامات سے نوازا گرچہ صحابہ ایسے بد افعال کی مخالفت بھی کرتے رہے لیکن آپ نے ایک نہ مانی اس سے صدقات وصول کرائے کوفہ کا گورنر بنایا اور بیت المال سے ایک خطیر رقم اُسے قرض دلوا کر معاف کر دی دیکھو کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ ص۳۰ وعقد الفرید جلد ۲ ص۲۷۳

٭

۶۔ **عبداللہ بن خالد**:- یہ بھی حضرت عثمان کا داماد تھا عبداللہ بن خالد بن اسید بن ابی العاص بن امیہ (یہ نسب نامہ اسکا ہے) یہ بھی دشمن رسولؐ تھا۔ حضرت عثمان نے اُسے دامادی کے باعث تین لاکھ درہم عنایت کئے اور اپنی قوم کے ہر آدمی کو ایک ایک ہزار درہم بیت المال سے بخش دیئے اور علامہ ابن عبد ربہ قرطبی و ابن قتیبہ و ابن ابی الحدید کے نزدیک عبداللہ کو چار لاکھ درہم عنایت ہوئے۔ دیکھو عقد الفرید جلد ۲ ص۲۶۱ ومعارف ابن قتیبہ ص۸۴ وشرح ابن ابی حدید جلد ۱ ص۶۶ وکتاب الانساب بلاذری جلد ۵ ص۵۸ وتاریخ یعقوبی جلد ۲ ص۱۴۵

٭

۷۔ **ابوسفیان بن حرب**:- یہ معاویہ کا باپ اور یزید کا دادا تھا اس نے آنحضرت صلعم سے کئی جنگیں کیں اور اسوجہ سے سخت دشمن خدا اور رسول تھا فتح مکہ کے بعد بظاہر مسلمان ہوا جسپر آنحضرتؐ نے مع بیٹوں کے کئی بار لعنت فرمائی ایک دن ابوسفیان اُونٹ پر سوار جا رہا تھا اُسکے دونوں بیٹوں میں سے ایک اُونٹ کو کھینچ رہا تھا دوسرا پیچھے سے اُسے ہانک رہا تھا آنحضرتؐ نے دیکھ کر فرمایا۔ اللھم العن الراکب والقائد والسائق خدایا اس سوار پہ اور سواری کے ہنکانے اور کھینچنے والے پر لعنت فرما۔ دیکھو شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد ۳ ص۴۱۱ وجلد ۴ ص۵۱ ودیگر کتب تواریخ۔

لیکن باوجود اس کے حضرت عثمان نے اس دشمن خدا کو دو لاکھ سے زیادہ درہم بخش دیئے دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ا صے ۶۷۔

۸۔ عبداللہ بن ابی سرح:۔ یہ آنحضرت صلعم کے خاص دشمنان میں سے ایک سرکردہ دشمن تھا اور حضرت عثمان اور اُسنے ایک ماں کا دودھ پیا تھا اس لیئے یہ دونوں دودھ بھائی تھے یہ اموی نظرت وخصال کا آدمی تھا اور فتح مکہ سے کچھ پہلے مجبور ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر مرتد ہو کر مشرکین قریش سے جا ملا تھا اور آنحضرتؐ کو قتل کرنے کے خیال میں سرمست رہتا تھا فتح مکہ کے بعد آنحضرت صلعم نے اُسے قتل کر دینے کا حکم فرمایا تھا۔ لیکن حضرت عثمان نے اس دشمن رسولؐ کو اپنے ہاں چھپا کر قتل سے بچا لیا۔ دیکھو اسکا کفر

۱۔ تفسیر شوکانی جلد ۲ صے ۱۳۲ وجلد ۳ صے ۳۳۳
۲۔ سنن ابی داؤد جلد ۲ صے ۳۳۰
۳۔ اصابہ فی تمیز صحابہ جلد ۳ صے ۳۱۷
۴۔ کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صے ۴۹/۲۹
۵۔ اسد الغابہ جلد سوم صے ۱۷۳
۶۔ مستدرک حاکم جلد ۳ صے ۱۰۰
۷۔ تفسیر قرطبی جلد ۷ صے ۴۰
۸۔ استیعاب جلد ا صے ۳۸۱
۹۔ تفسیر بیضاوی جلد ا صے ۳۹۱
۱۰۔ تفسیر کشاف جلد ا صے ۴۶۱
۱۱۔ تفسیر فخرالدین رازی جلد ۴ صے ۹۶
۱۲۔ تفسیر خازن بغدادی جلد ۲ صے ۳۷
۱۳۔ نسفی بر حاشیہ خازن جلد ۲ صے ۳۷

لیکن عبداللہ بن ابی سرح کے اس کفر اور ارتداد کے باوجود حضرت عثمان نے اسپر بخشش اور کثیر عطایا کی بھرمار کر دی افریقہ کی پہلی جنگ کا خمس سب کا سب وصول کر کے اسکو بخش دیا جس کی تعداد ایک لاکھ دینار سے زیادہ تھی دیکھو۔ اسد الغابہ جلد سوم صے ۱۷۳ وتاریخ ابن کثیر جلد ۷ وصے ۱۵۲ اور ابن ابی الحدید لکھتے ہیں کہ افریقہ میں جہاں جہاں لڑائی ہوئی اور ہر جگہ سے جتنا جتنا مال غنیمت ملتا آیا وہ سب کا سب حضرت عثمان نے اسکو دیدیا کسی دوسرے مسلمان کو اسمیں شریک نہیں کیا دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ا صے ۶۷۔

دردناک انجام

جیسا کہ مشہور ہے کہ حضرت عثمان نے اپنے افعال سے صحابۂ کرام کے سامنے توبہ کر لی لیکن باوجود تین بار دتین تین مرتبہ توبہ کرنے کے اُن سے نہ ہٹے جو امت مسلمہ اور جلیل القدر صحابہ کے اجماع کے سامنے جن افعال کے نہ کرنے کا اقرار یا توبہ کیا۔ ان کی مخالفت کی صحابہ مدینہ ان پر غضبناک ہوئے اور افسوس ہے کہ آپ اپنے گھر میں ہی امت کے ہاتھوں

قتل ہوئے۔ جسکی وجہ سے صحابہ کبار اور امت مسلمہ کے سعیٔ سے زیادہ اجماع نے اسے واجب القتل گردان کر قتل کر دیا۔ ان باتوں کو ہمارے برادران اہل جماعت کے معتبر و معتمد علماء و کتب معتبرہ تسلیم کرتے ہیں۔ ہر کتاب تاریخ میں یہ واقعہ حالات عثمان کے تحت درج ہے مختصر طور پر دیکھو مندرجہ ذیل کتب :۔

۱۔ تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۱۹/۱۲۰ حالات عثمان

۲۔ کتاب الانساب علامہ بلاذری جلد ۵ صفحہ ۲۶/۲۹ و صفحہ ۹۵

۳۔ سیرت حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۹۳/۹۴ ۔ تا

۴۔ تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۰۶

۵۔ تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۳۹۷

۶۔ تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۸۳ تا صفحہ ۱۸۹

۷۔ تاریخ خمیس دیار بکری جلد ۲ صفحہ ۲۵۹

۹۔ حیاۃ الحیوان جلد ۱ صفحہ ۵۳

۱۰۔ شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ صفحہ ۱۶۵

۱۱۔ تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۷۰

۱۲۔ ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳/۱۲۵

۱۳۔ عقد الفرید جلد ۳ صفحہ ۲۶

۱۴۔ معارف ابن قتیبہ صفحہ ۸۴

۱۵۔ الامامت والسیاست جلد ۱ صفحہ ۳۲/۳۴ تا

حضرت عثمان کے خلاف اجماع امت

اس کتاب کے حصہ اول میں بیان ہو چکا ہے کہ ہمارے برادران اہل جماعت کے نزدیک کسی مسئلہ پر اجماع امت اسکی صداقت و حقانیت کی دلیل ہے یہ انکی کتب سے بیان ہو چکا کہ حضرت ابوبکر کی خلافت پر اجماع امت نہیں ہوا تھا بلکہ وہ بقول حضرت عمر وہ ایک فتنہ تھا جسکے شر سے خدا نے بچا لیا۔ اب یہاں یہ مقصود ہے کہ حضرت عثمان کی حکومت کے خلاف مکمل اجماع امت تھا دیگر ممالک کے ساتھ ساتھ ماسوائے دو چار آدمیوں کے سارے کا سارا مدینہ آپ کے احداث فی الدین کی وجہ سے تمام عالم اسلامی آپ کے خلاف تھا حتی کہ آپ کے ہوا خواہان جنہوں نے آپکی حکومت کے استحکام کیلئے آپ سے گراں قیمت عطایا و زرخیز جاگیریں حاصل کی تھیں آپ کے خلاف تھے خود ام المومنین حضرت عائشہ و حفصہ اور حضرت ابوبکر کے فرزند ارجمند محمد و طلحہ و زبیر اور معاویہ تک کسی نے آپ کی مدد نہ کی اور آپ کو امت مسلمہ کے محاصرے میں بے یار و مددگار چھوڑ کر یا تو گھر بیٹھے رہے یا گھروں سے باہر چلے گئے اور آپ کو اس عالم میں قتل ہوتا دیکھا گئے کسی نے آپکی حمایت میں ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب حضرات محاصرہ کرنے والوں کے ہم نوا تھے جسکو ہمارے برادران اہل جماعت اور انکے علماء و کتب تسلیم کرتے ہیں اس کے ساتھ یہ فتوے بھی دیکھیے کہ حضرت رسولؐ سے اس بارے میں حدیث لائے ہیں کہ لا تجتمع امتی علی خطاء یعنے میری امت

کبھی خطا پر جمع نہ ہوگی او تجتمع امتی علی ضلالۃ یعنے میری امت کبھی گمراہی پر اکٹھی نہ ہوگی۔ اب نتیجہ ظاہر ہے اسی غلط اصول کے غلط نتائج نکلے اور مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلایا۔ اس جگہ اس سارے اجماع امت میں سے انکے چند صحابہ کبار کی رائیں اس خلافت کے بارے میں مع حوالہ جائے کتب اہل جماعت تحریر کرتا ہوں۔ اس بارے میں حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور ام المومنین حضرت عائشہ اور حجر بن عدی کوفی اور عبد الرحمٰن بن عوف اور جھجاہ بن سعید غفاری زبیر بن عوام و طلحہ بن عبد اللہ و سہیل بن حنیف انصاری اور رفاعہ بن رافع انصاری عبد اللہ بن مسعود و ابوایوب انصاری و حضرت عمار یاسر و حضرت مقداد و قیس بن ساعد انصاری و حجاج بن غزیہ انصاری و جابر بن عبد اللہ انصاری و حضرت عبد اللہ بن عباس و سعد بن ابی وقاص و مالک بن حارث اشتر و صعصعہ بن صوحان و معاویہ بن ابی سفیان و محمد بن ابی بکر و کمیل بن زیاد نخعی وارقم بن عبد اللہ کندی و فضل بن عباس ہاشمی حکم ابوذر غفاری و جبلہ بن عمر انصاری و عمرو بن عاص و عبد اللہ بن حکیم و عمرو بن زرارہ بن قیس نخعی و زید بن صوحان و عمر بن حمق خزاعی اور عدی بن حاتم طائی و عبد الرحمٰن بن حسان کوفی و جندب زہیر ازدی و شریک بن شداد حضرمی و عاصم بن عوف بجلی و سعید بن عمران ہمدانی و حارث بن عبد اللہ ہمدانی و عبد اللہ عامری و کنانہ بن بشر سکونی وغیرہ دیگر بکثرت اصحاب رسول کا مع عام لوگوں کے آپ کی خلافت کے خلاف مکمل اجتماع تھا انہیں عمائد و اکابر صحابہ بھی شامل تھے اعاظم ملۃ وارکان مذہب و صاحبان صلاح و تقوے موجود تھے انہیں امہات المومنین اور عشرہ مبشرہ کے کئی افراد بھی تھے جو آپ کے خلاف رائے رکھتے تھے۔ ان میں سے بطور نمونہ چند حضرات کی رائیں جو حضرت عثمان کے خلاف ہیں درج ذیل ہیں بخوف طوالت صرف حوالوں پر اکتفا کی گئی ہے ۔

نمبر شمار	نام اصحاب رائے دہندہ	حوالہ جات کتب اہل جماعت
۱	حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام کی خلاف عثمان رائے	نہج البلاغہ جلد اول صـ۶۷ و صـ۲۴۳ و شرح نہج البلاغہ ابی الحدید جلد ۱/۳ صـ۱۵۸/۱ و کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صـ۱۰۱ و کتاب صفین صـ۲۲۷/۱۶۲ و تاریخ طبری جلد ۶ صـ۴ و تاریخ کامل جلد ۳ صـ۱۲۵ والعقد الفرید جلد ۲ صـ۲۸۷ و امامت والسیاست جلد ۱ صـ۴۲ و تاریخ طبری جلد ۵ صـ۵۵ و شرح ابن الحدید جلد ۴ صـ۵۸
۲	ام المومنین حضرت عائشہ۔ اقتلو نعثلا لعن اللہ نعثلا	(۱) طبقات ابن سعد طبع لیدن جلد ۵ صـ۲۵۔ (۲) کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صـ۷۵/۴ و صـ۹۱۔ (۳) امامت والسیاست جلد ۱ صـ۴۳/۴۶۔ (۴) تاریخ طبری جلد ۵ صـ۱۴۰/۱۶۶ و صـ۱۷۲/۱۷۶۔ (۵) عقد فرید جلد ۲ صـ۲۶۷/۲۷۲۔ (۶) تاریخ ابن عساکر جلد ۷ صـ۳۱۹۔ (۷) استیعاب حالات احنف۔ (۸) تاریخ ابی الفدا جلد ۱ صـ۱۷۲۔ (۹) حیوۃ الحیوان دمیری جلد ۵ صـ۲۵۹

نمبر شمار	نام اصحاب رائے دہندہ	حوالہ جات کتب اہل جماعت
		(۱۰) تذکرۃ ابن جوزی ص ۳۸/۴۳ ۔ (۱۱) نہایہ ابن اثیر جلد ۴ ص ۱۳۷ (۱۲) اسد الغابہ جلد ۳ ص ۱۵ (۱۳) تاریخ کامل جلد ۳ ص ۸۷ (۱۴) قاموس جلد ۴ ص ۵۹ (۱۵) سیرت حلبیہ جلد ۳ ص ۳۱۴ (۱۶) لسان العرب جلد ۱۴ ص ۱۹۳ ۔ (۱۷) تاج العروس جلد ۸ ص ۱۴۱ ۔
۳	عبدالرحمٰن بن عوف صاحب عشرہ مبشرہ جو رکن شوریٰ بھی تھے	(۱) کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ ص ۵۷ (۲) عقد الفرید جلد ۲ ص ۲۵۸/۲۶۱ و ص ۲۷۲ (۳) تاریخ ابو الفدا جلد ۱ ص ۱۶۶ (۴) تاریخ طبری جلد ۵ ص ۱۱۳ (۵) تاریخ کامل جلد ۳ ص ۷۰ ۔ (۶) شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ ص ۶۵/۲۰۶ وغیرہ تھا ۔
۴	طلحہ بن عبداللہ صحابی صاحب عشرہ مبشرہ جو رکن شوریٰ بھی تھے	نہج البلاغہ جلد ۱ ص ۲۳۳ خطبہ جناب امیرؑ (۲) شرح ابن حدید جلد ۲ ص ۱۰۴ خلیفہ سوم پر طلحہ کیلئے افسوس (۳) تاریخ طبری جلد ۶ ص ۱۵۴ (۴) تاریخ کامل جلد ۳ ص ۷۰ (۵) تاریخ ابن خلدون جلد ۲ ص ۳۹۷ (۶) کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ ص ۷۱/۹۱ طلحہ نے عثمان پر پانی بند کرایا (۷) امامت والسیاست جلد ۱ ص ۲۳/۴۴ ۔ (۸) عقد الفرید جلد ۳ ص ۲۶۹
۵	زبیر بن العوام صاحب عشرہ مبشرہ جو رکن شوریٰ بھی تھے ۔	(۱) مروج الذہب مسعودی جلد ۲ ص ۱۱ (۲) شرح نہج البلاغہ جلد ۳/۴ ص ۴۰۴/۲۸۹ ۔ (۳) امامت والسیاست جلد ۱ ص ۵۸ (۴) تاریخ طبری جلد ۵ ص ۱۶۸ عثمان کے لڑکے کو بھی خلیفہ نہ بنانے دینا ۔ (۵) کتاب ابن مزاحم ص ۳۷۲ (۶) کتاب صفین ص ۷۳ (۷) مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۱۸ ۔ (۸) امامت والسیاسۃ جلد ۱ ص ۵۹
۶	عبداللہ بن مسعود	ابن مسعود خون عثمان کو مباح جانتے تھے دیکھو الفتنۃ الکبریٰ ڈاکٹر طٰہٰ حسین مصری ص ۱۶۱ وغیرہ دیگر کتب تواریخ ۔
۷	حضرت عمار بن یاسر	(۱) کتاب صفین طبع مصر ص ۱۴۱ و ص ۳۴۴/۳۸۴ ۔ (۲) تاریخ طبری جلد ۶ ص ۲۱ (۳) تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۳ ص ۱۴۳ (۴) تاریخ ابن کثیر جلد ۷ ص ۲۶۶ (۵) جمہرۃ الخطب جلد ۱ ص ۱۸۱ ۔ (۶) التمہید ص ۲۲۰
۸	حضرت مقداد بن اسود کندی	(۱) تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص ۱۴۷ (۲) تاریخ طبری جلد ۵ ص ۳۷ (۳) تاریخ کامل جلد ۳ ص ۲۹/۳۰ (۴) عقد الفرید جلد ۲ ص ۲۶۰ (۵) مروج الذہب مسعودی جلد ۱ ص ۴۴۰ ۔
۹	حجر بن عدی	(۱) تاریخ طبری جلد ۶ ص ۱۴۱/۱۴۰ تا ۔ (۲) تاریخ ابن عساکر جلد ۲ ص ۳۷۰/۳۸۱ تا (۳) تاریخ کامل جلد ۳ ص ۲۰۳/۲۱۰ تا ۔ (۴) تاریخ ابن کثیر جلد ۸ ص ۴۹/۵۵ تا
۱۰	عبدالرحمٰن بن حسان عنزی کوفی	(۱) تاریخ طبری جلد ۶ ص ۱۵۵ (۲) تاریخ ابن عساکر جلد ۲ ص ۳۷۹ تا (۳) تاریخ کامل جلد ۳ ص ۲۰۹
۱۱	ہاشم مرقال اصحابی	(۱) کتاب صفین ابن مزاحم ص ۴۰۳ ۔ (۲) تاریخ طبری جلد ۶ ص ۲۳ ۔ (۳) شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ ص ۲۷۸ (۴) تاریخ کامل جلد ۳ ص ۱۳۵

نمبر شمار	نام اصحاب رائے دہندہ	حوالہ جات کتب اہل جماعت
۱۲	جہجاہ بن سعید غفاری	(۱) کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۴۷ (۲) تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۱۴ (۳) استیعاب حالات جہجاہ (۴) تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۷ (۵) ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ (۶) تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۷۵ (۷) اصابہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۳ (۸) تاریخ خمیس جلد ۱ صفحہ ۲۶۰
۱۳	حضرت ابو ایوب انصاری	(۱) کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۱۱۳/۱۲۹ (۲) جمہرۃ الخطب جلد ۱ صفحہ ۲۳۶
۱۴	قیس بن سعد	جمہرۃ الرسائل جلد ۱ صفحہ ۵۲۴ (۲) النجوم الزاہرہ جلد ۱ صفحہ ۹۹ ۔ (۳) تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۲۲۷ (۴) شرح ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۱۲۳ (۵) تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۱۱۶
۱۵	حضرت جابر بن عبداللہ انصاری	(۱) تاریخ طبری جلد ۷ صفحہ ۲۰۶ (۲) تاریخ کامل جلد ۴ صفحہ ۱۴۹ (۳) کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۳۷۳ ۔
۱۶	جبلہ بن عمرو ساعدی انصاری	تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۱۴ (۲) تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۷۶ (۳) تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۷۰ (۴) شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ ۔
۱۷	حضرت عبداللہ ابن عباس	معاویہ کا خط آپ کے نام اور آپ کا جواب خط دیکھو شرح ابن ابی الحدید جلد ۴ صفحہ ۵۸ ۔
۱۸	عمرو بن عاص	(۱) تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۱۰/۲۳۴ (۲) کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۷۴ ۔ (۳) تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۷۸ (۴) فائق زمخشری جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ (۵) نہایہ ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۱۹۶ ۔ (۶) تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۷۵ (۷) ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۲۹۶/۴۹ (۸) نہایہ ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۱۹۶ (۹) شرح ابن حدید جلد ۲ صفحہ ۱۱۳
۱۹	ابو طفیل عامر بن واثلہ	(۱) امامت والسیاست جلد ۱ صفحہ ۱۵۸ (۲) مروج الذہب مسعودی جلد ۲ صفحہ ۶۳ (۳) تاریخ ابن عساکر جلد ۷ صفحہ ۲۰۱ (۴) تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۳۳ ۔
۲۰	سعد بن ابی وقاص	(۱) امامت والسیاست جلد ۱ صفحہ ۴۳/۴۲ ۔
۲۱	مالک اشتر	حضرت عثمان کے جواب میں خط کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۴۰/۴۶ ۔
۲۲	محمد بن حذیفہ یمانی	(۱) اصابہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۳ (۲) کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۴۹/۵۱ (۳) تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۱۰۵/۴۵ (۴) تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۵۷
۲۳	حکیم بن جبلہ عبدی	(۱) کتاب صفین ابن مزاحم صفحہ ۸۳ (۲) مروج الذہب جلد ۲ صفحہ ۷ (۳) استیعاب جلد ۱ صفحہ ۱۲۱ (۴) دول الاسلام ذہبی جلد ۱ صفحہ ۱۹ (۵) شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ صفحہ ۲۵۰
۲۴	معاویہ بن ابی سفیان	حضرت علی کا ایک خط ۔ نہج البلاغہ جلد ۲ صفحہ ۵۲/۲۸۹ و شرح ابن ابی الحدید جلد ۳ صفحہ ۴۱۱ اور ابن عباس کے نام معاویہ کا خط (۳) کتاب صفین صفحہ ۲۴۲ (۴) امامت والسیاست جلد ۱ صفحہ ۹۶ ابن عباس کا خط بنام معاویہ (۵) شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد ۲ صفحہ ۲۸۹ و جلد ۴ صفحہ ۵۷ و جلد ۱ صفحہ ۱۴۲

۶۔ شبث بن ربعی کی تقریر تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۲۴۳ و کامل جلد ۳ صفحہ ۱۲۳ (۷) ابو ایوب انصاری کا معاویہ کو جواب۔ امامت والسیاست جلد ۱ صفحہ ۹۷-۹۸ وغیرہ		

چار یار

اہل جماعت کی معتبر کتب میں جن صحابہ کا دوست رسولؐ ہونا مرقوم ہے وہ حضرت سلمان، مقداد، عمار و علی ہیں ملاحظہ ہو حدیث ذیل اوروں کے متعلق روایات موضوع یا ضعیف ہیں:۔

ان اللہ عزوجل امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبھم علی وابوذر والمقداد وسلیمان الخ

یعنے فرمایا آنحضرت صلعم نے کہا کہ خداوند عالم عزوجل نے مجھکو چار شخصوں سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود بھی ان چار شخصوں کو دوست رکھتا ہے وہ علیؑ و ابوذر و مقداد و سلمان ہیں دیکھو مندرجہ ذیل کتب معتمدہ اہل جماعت

۱۔ جامع ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۱۳
۲۔ سنن ابن ماجہ جلد ۱ صفحہ ۶۶
۳۔ مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۱۳۰
۴۔ حلیۃ الاولیا جلد ۱ صفحہ ۱۷۲
۵۔ استیعاب جلد ۲ صفحہ ۵۵۷
۶۔ جامع صغیر سیوطی و شرح جامع صغیر سیوطی جلد ۲ صفحہ ۲۱۵
۷۔ اصابہ جلد ۱ صفحہ ۴۵۵ و جلد ۳ صفحہ ۴۵۵
۸۔ اسد الغابہ جلد ۴ صفحہ ۱۰۴

حضرت علی علیہ السلام حکم کل

اس کتاب کے حصہ اوّل میں صفحہ ۶۶ پر بہ ضمن لولا علیؑ یہ دکھایا گیا ہے کہ حضرت عمر جب مسائل شرعیہ میں عاجز آجاتے تو مجبوراً حضرت علیؑ کی طرف رجوع فرماکر مستفیض ہوتے اور لولا علی لھلک العمر کے نعرے لگاتے یہاں مختصراً یہ دکھانا مقصود ہے کہ آپ اکثر مقدمات کے فیصلوں میں بھی عاجز ہو کر حضرت علیؑ کی طرف رجوع فرماتے اور جواب باصواب سنکر لا ابقانی اللہ بعدک یا علیؑ یعنے یا علیؑ خدا مجھے آپ کے بعد زندہ نہ رکھے۔ فرماتے اسکو ہمارے برادران اہل جماعت کے معتبر علماء و کتب بالفاظ مختلف و بمفہوم واحد تسلیم کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہاں مختصر طور پر چند مقدمات کو لکھا جاتا ہے کہ طول نہ ہو جائے ورنہ آپ کے ایسے مسائل اور مقدمات کی اس قدر کثرت ہے کہ جس سے ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے جو (ماسوائے حضرت علیؑ کے) پوری قوت حکومت کے باوجود بھی آپ کے نزدیک نہ قابل حل اور نہ قابل صحیح فیصلہ تھے۔

۱۔ ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۲۶۹
۸۔ کتاب جواہر الفقہ قاضی عبدالعزیز بن سراج طرابلسی

۲ - ریاض النضرۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۴/۱۹۶ وجز سوم باب تاسع صفحہ ۱۹۳/۱۹۷

۳ - مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۱۵۴

۴ - منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۳۱

۵ - مستدرک حاکم جلد ۱ صفحہ ۴۵۸

۶ - ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۲۶۸/۱۵۱

۷ - احیاء العلوم غزالی صفحہ

۹ - نور الابصار شلبنی صفحہ ۷۱/۷۳

۱۰ - طبقات کبرٰی جلد ۲ ق ۲ صفحہ ۱۰۳

۱۱ - مطالب السئول فصل ۶ صفحہ ۱۰

۱۲ - استیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد ۲ ترجمہ علی صفحہ ۴۶۴

۱۳ - شرح نہج البلاغہ جز اول صفحہ ۶

۱۴ - مناقب شہر ابن آشوب

کتب خانۂ اسکندریہ

مصر میں حضرت عمر نے اسکندریا کا بے نظیر کتب خانہ جو کہ جملہ علوم و فنون فلسفہ و ریاضیات و طبیعات والہیات نیز نجات و علم مرایا و مناظرہ و علم کیمیا پر مشتمل تھا جس میں ۱۲۰۰۰۵ کتابیں موجود تھیں جلوا دیا حضرت علی علیہ السّلام نے بھی اس قبیح امر سے حضرت خلیفہ ثانی کو روکا تھا جسکو تاریخ الاستاذ الامام الشیخ محمد عبدہ مولفہ علامہ محمد رشید الرضا مدیر المنار نے تحریر کیا ہے۔

واعظم من ذالک کلہ الاثر الماثور عن سیدنا علی فیما اشار بہ علی سیدنا عمر رضی اللّٰہ عنہ بعد احراق خزانۃ الکتب بالاسکندریا وقال انہا علوم لیست تخالف القرآن العزیز بل تعاضدہ وتفسرہ حق التفسیر لاسرارہ الغامضۃ الدقیقۃ وھو قول معروف عنہ وقد اخرج الخبریہ مفصلا الحکیم المورخ الاسلامی القاضی الاندلسی فی طبقات الامم فیما نقل عنہ العلامۃ المحدث ابن عیش القرشی التیمی فی بعض مقاطیع القسم الاول الجزء الاول من کتاب الکشف عن الغشاشۃ فلیرجع الیہ الخ

یعنے اس سلسلہ میں تمام باتوں سے زیادہ عظیم تر وہ قول ماثور و مشہور ہے جو سیدنا حضرت علیؑ نے حضرت عمر سے کتب خانۂ اسکندریا کو نہ جلائے جانے کا مفید مشورہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ دیکھو یہ کتابیں علوم کے ذخائر ہیں اور قرآن حکیم کے مخالف نہیں ہیں بلکہ انسے قرآن کی تائید ہوگی اور رموز الدقائق قرآن کی پوری تفسیر کرنے میں مددگار و معاون ہوں گی حضرت علیؑ کا یہ مشورہ دینا بہت مشہور ہے اس خبر کا مفصل ذکر مورخ اسلام و فلسفی دہر قاضی صاعد اندلسی نے اپنی کتاب طبقات الامم میں کیا ہے جیسا کہ علامہ و محدث ابن عیش قرشی تیمی نے اپنی کتاب الکشف عن الغشاشہ کے جزء اول میں نقل کیا ہے پس اس کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

دیکھو تاریخ محمد عبدہ جلد اوّل صفحہ ۵۳۵ طبع المنار مصر سنہ ۱۳۵۰ھ الکتب والمکتبات مولنا سبط حسن صاحب ہنسوی۔ لیکن اس گرانقدر مشورہ ملنے کے باوجود خلیفہ ثانی نے اس بہترین اور نایاب ذخیرہ کو جلا

دینے کا حکم دیدیا اس حکم کے مطابق عمرو عاص نے ان کتابوں کو اسکندریہ کے حماموں میں تقسیم کر دیا جو برابر چھ مہینہ تک جلتی رہیں۔ اس واقعہ کو اہل جماعت نے اپنی کتب ذیل میں لکھا ہے:۔

۱۔ اخبار العلماء باخبار الحکماء للقفطی المتوفی ۶۴۶ھ ص ۲۳۲/۲۳۳ و طبع اول مطبع سعادت مصر ۱۳۲۶ھ ص ۳۵۴/۳۵۶ طبع لیزیگ

۲۔ کتاب امام الاعظم الکردری جلد ۱ ص ۳۷ طبع اول مطبوعہ دائرہ المعارف حیدرآباد دکن ۱۳۲۱ھ

۳۔ مختصر الدول ابوالفرج ملتی جلد ۱ ص ۱۸۰/۱۸۱ طبع اکسفورڈ ولایت

۴۔ مصباح السعادۃ و مصباح السیادت جلد ۱ ص ۲۴۱ طبع اول حیدرآباد

۵۔ رسالہ مضمون کتب خانہ اسکندریہ ص ۱۱/۱۸ و ص ۱۹/۲۲ مصنف شبلی

۶۔ جواب اہل علم والایمان تقی الدین طبع مصر ص ۲۵

۷۔ ابجد العلوم صدیق حسن ص ۱۰۹

۸۔ کشف الظنون ص ۳۵

۹۔ تاریخ اسلام جلد سوم ص ۹۴

۱۰۔ الفاروق ص ۱۱

۱۱۔ دیگر کتب تواریخ اسلامی

بعد حضور دینِ رسولؐ کی حالت

یہ ایسا پُر درد اور الم انگیز ذکر ہے کہ جس سے ہر صحیح مسلمان خون کے آنسو رونے لگتا ہے حضرت رسول اکرم صلعم نے اپنی زندگی میں جس دین خدا کی مسلمانوں میں تبلیغ کی افسوس کے مسلمانوں نے اسکی کوئی قدر نہ کی اور دین میں اپنی اپنی غرض کے لئے ایسی ایسی باتیں شامل کر دیں کہ جن سے وہ پوری طرح مسخ ہو کر رہ گیا آنحضرت کے بعد دین اللہ کے سچے حامل اصحاب عصمت موجود تھے مگر انکی پروا نہیں کی گئی حکومت وقت نے انہیں پریشان اور ذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا انکی ایک نہیں سنی گئی۔ انکے احتجاجات کو بادر ہوا کر دیا گیا انکی قلیل جماعت اور انکے غریب حامل انسانوں پر ظلم و ستم روا رکھا گیا انکو مارا پیٹا گیا قتل کیا گیا سولی پر چڑھایا گیا شہر بدر کیا گیا۔ ان سے محاربے کیے گئے دین اسلام میں اپنی ضروریات کی چیزیں داخل کر دی گئیں جنکو پر فخر انداز میں اولیات کہا جاتا ہے جنکو ہمارے برادران اہل جماعت اور انکی کتب معتبرہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ علامہ جرجی زیدان اور ابن خلکان کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ جب لوگوں کے دلوں میں عہد نبوت کا رعب و جلال گھٹ چلا تو انسانی فطرت نے انہیں مغلوب کر لیا اور وہی مسلمان جو دولت مندی سے نفرت کرتے تھے مال و زر جمع کرنے کے شائق بن گئے دیکھو اردو ترجمہ تمدن اسلام جرجی زیدان حصہ دوم ص ۱۶/۱۷ و تاریخ ابن خلکان جلد اول ص ۱۲۴ اور علامہ شبلی نعمانی حضرت عمر کے بارے میں الفاروق حصہ دوم ص ۲۳۲/۲۳۳ پر مسائل شرعیہ کے متعلق لکھتے ہیں، کہ جو مسائل زیادہ مشکل ہوتے تھے انکو (حضرت عمرؓ) یادداشت کے طور پر لکھ لیتے تھے اور ہمیشہ انپر غور کیا کرتے تھے وقتاً فوقتاً انکے متعلق جو رائے (انکی) قائم ہوتی تھی اسکو قلمبند اور زیادہ غور و فکر ہے اس میں بھی محو اثبات کیا کرتے تھے۔ دیکھو الفاروق

اور مصنف سیرت احمد شہید لکھتے ہیں "جب عشق (اسلام) کی آگ بجھی اور حمیت اسلامی کا پرچم سرنگوں ہوا اور دریا اترا تو وہ چیزیں نمودار ہوئیں جو دریا کے اتار کے بعد نمودار ہوتی ہیں نفسانیت و انانیت اختلافات تنازع جنگی رقابت اور سازشوں نے ہر جگہ گل کھلائے اور غفلت و عیش پرستی کی گرم بازاری ہوئی مسلمان ایک بے اصول و بے سیرت عام محکوم قوم بن کر رہ گئے دیکھو سیرۃ احمد شہید صفحہ ۳ پھر آگے چل کر لکھتے ہیں۔ خلافت دین کی پاسبان سرپرست اور اسکے مقاصد و مصالح کی آلہ کار تھی یہ اُن لوگوں کے ہاتھ میں آئی ہوئی تو اُس کے مقاصد و مصالح سمجھتے نہ تھے یا ان کے پابند رہنا نہیں چاہتے تھے اور مسلمانوں کیلئے دین میں کوئی بلند نمونہ نہیں تھے جب تک عہد نبوی کا قرب رہا دینی ماحول اور فضا باقی تھی اس انقلاب کا اثر نہیں ہونے پایا رفتہ رفتہ جب یہ لوگ اُٹھنے لگے اہل حکومت کا تسلط بڑھا علماء و اہل دین کا اقتدار کم ہوا اور دین کا رنگ پھیکا پڑنے لگا .... دیندار طبقہ اقلیت میں ہو گیا اور اہل حق گوشہ نشین ہو گئے اور اپنے اپنے حلقہ میں اپنا فرض انجام دیتے رہے ...... سنت و شریعت بے معنی الفاظ تھے جو صرف کتابوں میں رہ گئے تھے بدعت کی تعریف ہی کسی پر صادق نہیں آتی تھی اور ہر بدعت بدعت حسنہ تھی بہت سے حرام حلال ہو گئے ... . قرآن و احادیث کے بہت سے احکام منسوخ ہو گئے تھے وغیرہ دیکھو سیرۃ احمد شہید صفحہ ۲۸، ۲۹ اگر یہ باتیں بعد میں ہوتیں تو اور بات تھی مگر یہ سب کچھ اسوقت مختصراً ظاہر کر دی گئیں جب کہ آنحضرت ؐ کے مرض الموت کا آخری دن تھا جسکا آنحضرت ؐ کو بہت قلق ہوا۔ اور رقم مواعظ کا تعویذ دیدیا آپ مرض الموت کے دن ایک نوشتہ لکھنا چاہتے تھے جسمیں اُمت کو گمراہی سے بچنے کیلئے احکام تھے مگر ایک شخص نے اُس وقت آپکو بالمشافہ کہدیا کہ ہمیں قرآن کافی ہے آپ (معاذ اللہ) بکواس کر رہے ہیں یہ کسقدر جسارت تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو گمراہ ہونا مطلوب تھا اگر جناب رسولخدا اپنے بعد قرآن کو اُنکے واسطے کافی سمجھتے تو "لن تضلوا بعدی" نہ فرماتے گویا آپ دیکھ رہے تھے کہ یہ لوگ میرے بعد ضرور گمراہ ہو جاویں گے تبھی تو آپ ہدایات تحریر کرنے کو فرماتے تھے اسکا مفصل ثبوت مع حوالاجات بعنوان قرطاس "دعوت اتحاد" کے حصہ اول میں تحریر کر دیا ہے علاوہ ازیں دین اللہ کی ترمیم و تنسیخ ہمارے برادران اہل جماعت کو اپنی کتب معتمدہ کی رو سے اقرار ہے جسکا ذکر اس کتاب اور اسکے حصہ اول میں مختلف عنوانوں کے تحت ہو چکا ہے چنانچہ نماز کی ہر بات میں انہوں نے ترمیم کی ہے اور مثل تراویح اپنے طور پر انہوں نے کئی مسائل خود ایجاد کئے ہیں۔ اور امور دین کو اپنے قیاس پر استوار کیا ہے دیکھو کتاب ہذا کا عنوان "امور دین میں قیاس" احادیث موضوعہ مطلب خیزی کے لئے ایجاد کر کے دین کو متغیر کیا۔ دیکھو کتاب ہذا کا عنوان "تغیر دین" وغیرہ دیگر عنوانات "دعوت اتحاد" اسکے علاوہ خلیفوں اور بادشاہوں کے اولیات جو اُنہوں نے دین میں رائج کئے جنکے رائج کرنے کو

آنحضرت صلعم نے ضروری نہ سمجھا۔ انکے نزدیک ضروری ہوگیا ہمارے وہ بھائی اپکے ان اولیات کو فخریہ انداز میں پیش کرتے ہیں کس قدر تعجب اور حیرت اور خون رلانے والی بات ہے کہ خلیفہ نے اسلام کا اصلی جامہ اتار کر اپنے منشاء کے مطابق اُسے لباس پہنایا اور پھر بھی بایں ہمہ اُسے صحیح اسلام کہا خلیفوں کے اولیات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں جنکو بخوف طوالت ترک کرتا ہوں اور اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر خلیفوں کے یہ اولیات اسلام کا جزو ہوتے تو آنحضرتؐ انکا ضرور حکم دیتے چونکہ ان اولیات سے دین اللہ میں رخنہ اور خرابی ہوتی تھی اس لئے آنحضرت صلعم نے نہیں حکم دیا اور صاف فرمایا۔ عن ابی سعید خدری عن النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلّم قال لتتبعن سنن من قبلکم شبراً شبراً وذراعاً ذراعاً حتی لو دخلوا حجر ضب تبعتموھم قلنا یارسول اللہ الیھود والنصاریٰ قال فمن الخ یعنے ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے (اپنے اصحاب کے مجمع میں) کہ البتہ تم چلوگے اگلے لوگوں کی چالوں پر بالشت بالشت بھر اور ہاتھ ہاتھ بھر یہاں تک کہ اگر وہ سوسمار کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی انکی پیروی کروگے ہم نے عرض کی یارسول اللہ (آپ کے بعد) کیا ہم یہود و نصاریٰ کی پیروی کرینگے۔ تو اس پر آپ نے فرمایا ہاں بخاری کتاب الاعتصام جزو چہارم طبع مصر صفحہ ۱۴۶ وغیرہ دیگر کتب۔ رہی سہی کسر اُن کے تیسرے بادشاہ نے پوری کرکے اسلام کو تباہ کردیا دیکھیے مالک بن اشتر کا خط جو انہوں نے ان کو لکھا "مالک حارث کیطرف سے اُس خلیفہ کی طرف جو سرگشتہ خاطی اور سنّت پیغمبرؐ سے کنارہ کش اور احکام قرآن کو پس پشت ڈالنے والے ہیں دیکھو کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صفحہ ۴۶ و امامت جلد ۳ صفحہ ۳۷۳ و تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صفحہ ۱۵۷ و تاریخ کامل جلد ۳ صفحہ ۱۰۵ اور دیکھیے اصحاب پیغمبرؐ کا ایک خط "انکم انما خرجتم ان تجاھدوا فی سبیل اللہ عزوجل تطلبون دین محمدؐ فان دین محمدؐ قد افسد من خلفکم وترک فھلموا فاقیموا دین محمدؐ الخ یعنے یہ لوگ مدینہ سے اس لئے باہر چلے گئے ہیں کہ دین محمدؐ کی سربلندی و اشاعت کیواسطے خدا کے راہ میں لڑیں مگر آپ پیچھے (خلیفہ) مدینہ میں چھوڑ گئے ہیں اُسنے دین محمدؐ کو غارت کرکے پس پشت ڈال دیا ہے جلد ۱ پھر سے دین محمد کو استوار کیجیے دیکھو تاریخ طبری جلد ۵ صفحہ ۱۱۵ اسکے متعلق صاحب تاریخ کامل کے الفاظ یہ ہیں "فان دین محمدؐ قد افسد خلیفتکم فاقیموہ الخ یعنے دین محمد کو آپ کے خلیفہ نے فاسد کردیا ہے اگر استوار کیجیے دیکھو تاریخ کامل جلد ۵ صفحہ ۷۰ ابن ابی الحدید یوں کہتے ہیں "قد افسد خلیفتکم فاخلعوہ" یعنے آپ کے خلیفہ (عثمان) نے دین اللہ کو فاسد کردیا ہے انہیں معزول کیجیے دیکھو شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ صفحہ ۱۶۵ مزید دیکھیے:-

۱۔ کتاب امامت والسیاست میں ہے۔ من المھاجرین ◆ یعنے مہاجرین اولین وبقیہ ارکان شوریٰ کی جانب

الاولین وبقیة الشوریٰ الی من بمصر من الصحابة والتابعین . اما بعد ان تعالوا الینا وتدارکوا خلافة رسول اللہ قبل ان یسلبھا اھلھا ان کتاب اللہ قد بدل وسنة رسول اللہ قد غیرت - الخ

سے مصر میں مقیم صحابہ وتابعین کے نام آپ لوگ جلد مدینہ میں آئیے اور قبل اسکے کہ خلافت پیغمبر تمھارے ہاتھ سے نکلے آکر تدارک کیجئے کیونکہ کتاب خدا الٹ پلٹ کردی گئی اور سنت رسولؐ میں الٹ پھیر کردیا گیا ۔ دیکھو امامة والسیاست جلد ۱ ص ۳۴

مزید دیکھو (۱) امامت والسیاست جلد ۱ ص ۳۳

۲۔ شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ ص ۱۶۵

۳۔ تاریخ کامل جلد ۵ ص ۷

۴۔ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۱۱۵

۵۔ تاریخ ابن کثیر جلد ۷ ص ۱۵۷

۶۔ تاریخ کامل جلد ۳ ص ۱۰۵/۴۵

۷۔ اصابہ جلد ۳ ص ۳۸۳

۸۔ کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ ص ۴۶/۴۹

۹۔ بخاری کتاب الاعتصام جز وچہارم طبع مصر ص ۱۴۶

۱۰۔ سیرۃ احمد شہید ص ۲۸/۲۹ و ص ۳۰

۱۱۔ الفاروق حصہ دوم ص ۲۳۲/۲۳۳

۱۲۔ تاریخ ابن خلکان جلد ۱ ص ۱۲۴

۱۳۔ ترجمہ تمدن اسلام جرجی زیدان حصہ دوم ص ۱۶/۱۷

حضرت ابوذرؓ کی جلالت قدر

حضرت ابوذرؓ کی شان وجلالت قدر اور راست گفتاری وپرہیز گاری اور اسلامی خدمات اور فضل وشرف کے متعلق ہمارا جو عقیدہ ہے ہمارے برادران اہل جماعت از روئے کتب معتمدہ و علماء معتبرہ ہمارے ہم نوا ہیں۔ کتاب مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۳ میں ابویعلی نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے واسطہ سے روایت کی ہے :۔ قال اتی جبرائیل النبیؐ فقال یا محمد ان اللہ یحب من اصحابک ثلاثة فاحبھم علی ابن ابی طالب وابوذر ومقداد بن اسود ۔ یعنی کہ جبرئیلؑ نے آنحضرت صلعم سے عرض کی یا رسول اللہؐ خداوند عالم آپ کے اصحاب میں سے تین شخصوں کو محبوب رکھتا ہے۔ آپ بھی انہیں محبوب رکھئے وہ حضرت علیؑ وابوذر ومقداد ہیں مزید دیکھو۔ بالفاظ مختلف فضائل ابوذر غفاری۔

۱۔ جامع ترمذی جلد ۲ ص ۲۱۳

۲۔ سنن ابن ماجہ جلد اول ص ۶۶/۶۸

۳۔ مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۳۰/۳۴۲

۴۔ حلیۃ الاولیا جلد ۱ ص ۱۷۲

۵۔ استیعاب جلد ۲ ص ۵۵۷/۶۶۳ و جلد ۱ ص ۸۴

۸۔ اسد الغابہ جلد ۵ ص ۱۸۶

۹۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۶۹ و جلد ۸ ص ۱۵

۱۰۔ مجمع الزوائد جلد ص ۳۳۰/۳۳

۱۱۔ مسند احمد جلد ۲ ص ۱۶۳/۱۷۵ و ص ۲۲۳ و جلد ۵ ص ۱۹۷/۱۶۴ و جلد ۶ ص ۴۴۲

۱۲۔ جامع ترمذی جلد ۲ ص ۲۳۱

۶ - جامع صغیر سیوطی و مع شرح جامع صغیر سیوطی جلد ۲ صفحہ ۴۱۵
۷ - اصابہ جلد ۱ صفحہ ۵۵ و جلد ۴ صفحہ ۶۲۳/۶۴
۱۳ - طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۶۷/۱۶۸ طبع لیدن
۱۴ - مصابیح السنۃ جلد ۲ صفحہ ۲۸۸

حضرت ابوذر سے بدسلوکی

حضرت ابوذر کے اسقدر شان و جلالت قدر اور محبوب خدا ہونے کے باوجود مسلمانوں کے تیسرے بادشاہ نے آپ سے اسقدر بدسلوکیاں کیں جنکے بیان کرنے سے قلم تھرتھراتا ہے اور چشم سے بے ساختہ آنسو ٹپک پڑتے ہیں اور دل کانپ جاتا ہے ہمارے اکثر صاف دل اہل جماعت بھائی اپنے علماء کے اقرار و کتب معتبرہ کی بنا پر حضرت ابوذر پر ان بدسلوکیوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ حضرت ابوذر کے متعلق حضرت تاجدار مدینہ نے جو جو پیشگوئیاں فرمائی ہیں وہ تیسرے کے ہاتھوں پوری ہوئیں آپ کو مارا پیٹا گیا۔ آپ کو جلا وطن کیا گیا آپ کا تصور صرف یہ تھا کہ وہ مطابق فرمان واجب الاذعان آنحضرت صلعم مال جمع کرنے اور مستحقوں میں تقسیم نہ کرنے کو منع فرماتے

۱ - مستدرک حاکم جلد ۳ صفحہ ۳۴۴
۲ - طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۱۶۶
۳ - مسند احمد حنبل جلد ۵ صفحہ ۱۸۰ و صفحہ ۱۶۳/۱۰۶
۴ - سنن ابی داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۸۲/۲۸۳
۵ - فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۱۳
۷ - شرح ابن حدید جلد ۱ صفحہ ۲۴۱
۸ - مسند احمد حنبل جلد ۵ صفحہ ۱۵۶
۹ - اشتراکی الزاہد صفحہ ۱۹۳
۱۰ - نہج البلاغۃ جلد ۱ صفحہ ۲۴۷
۱۱ - حلیۃ الاولیاء جلد ۱ صفحہ ۱۶۲
۱۲ - انساب الاشراف بلاذری جلد ۵ صفحہ ۱۴۱

حضرت عمار کی قدر و منزلت

حضرت عمار بن یاسر کی قدر و منزلت و شان و جلالت قرآن و احادیث سے جسقدر واضح ہے اُس سے ہمارے برادران اہل جماعت اپنی کتب معتبرہ و علماء معتمدہ کے اقوال کی رو سے ہم سے متفق ہیں۔ خدا فرماتا ہے۔ اومن کان میتا ناحیینٰہ وجعلنا لہ نورا یمشی بہ فی الناس (سورہ انعام) یعنی جو شخص پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اُسکو زندہ کیا اس کیواسطے ایک نور بنایا ہے جس کے ذریعہ وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے حضرت عمار یاسر کی شان میں نازل ہوئی۔ دیکھو

۱ - استیعاب جلد ۲ صفحہ ۴۳۵
۲ - و تفسیر ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۳۰
۳ - و تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۱۷۲
۴ - تفسیر بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۴۰۰
۶ - و تفسیر خازن جلد ۲ صفحہ ۳۲ و جلد ۳ صفحہ ۴۳
۷ - شوکانی جلد ۴ صفحہ ۵۲ صفحہ ۴۴۲
۸ - طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۸۷ طبع لندن
۹ - تفسیر کشاف جلد ۴ صفحہ ۲۳ و جلد ۲ صفحہ ۳۰۶

۵۔ تفسیر سیوطی جلد ۲ ص ۲۴۳

۹-۱۰۔ اسباب النزول واحدی ص ۲۵۵

اور حضرت عمار بن یاسر کے متعلق صحیح احادیث آنحضرت صلعم سے مروی ہیں وہ آپ کے کمال ایمان کی بیّن شاہد ہیں:- ان عماراً ملی ایمانہ من قرنہ الی قدمہ واختلط الایمان بلحمہ ودمہ؛ یعنے عمار سر سے لے کر پیر تک ایمان سے لبریز ہے اور ایمان اُن کے گوشت و پوست میں سرایت کر چکا ہے دیکھو عمار کی قدر و منزلت نزد رسولؐ:-

۱۔ حلیۃ الاولیا جلد ۱ ص ۱۳۹ و ص ۱۴۲

۲۔ تفسیر کشاف جلد ۲ ص ۱۷۶

۳۔ تفسیر بیضاوی جلد ۱ ص ۶۸۳

۴۔ کنز العمال جلد ۶ ص ۱۸۳/۱۸۵ و ص ۱۸۴ و جلد ۷ ص ۷۵/۱ و ص ۷۳

۵۔ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۹۵

۶۔ استیعاب جلد ۲ ص ۴۳۵ و ص ۴۳۶

۷۔ طرح التشریب جلد ۱ ص ۸۶/۸۸

۸۔ تیسیر الوصول جلد ۳ ص ۲۷۹

۹۔ ہدایہ و نہایہ جلد ۷ ص ۲۱۱

۱۰۔ سنن ابن ماجہ جلد ۱ ص ۶۵

۱۱۔ اصابہ جلد ۲ ص ۵۱۲

۱۲۔ طبقات ابن سعد جلد ص ۱۸۷ لندن

۱۳۔ تاریخ ابن کثیر جلد ۷ ص ۲۷۰/۳۱۱ و ص ۲۶۸

۱۴۔ جامع کبیر سیوطی جلد ۶ ص ۱۸۴

۱۵۔ استدرک حاکم جلد ۳ ص ۱۳۷ و جلد ۲ ص ۳۹۰/۳۹۱

۱۶۔ تفسیر قرطبی جلد ۱۰ ص ۱۸۱

۱۷۔ مجمع الزوائد ہیثمی جلد ۹ ص ۲۹۵/۳۰۷ و ص ۳۹۱

۱۸۔ سیرۃ ابن ہشام جلد ۶ ص ۱۱۵

۱۹۔ عقد الفرید جلد ۲ ص ۲۹۵

۲۰۔ تاریخ خطیب جلد ۱ ص ۱۵۲

۲۱۔ مسند احمد حنبل جلد ۴ ص ۸۹

۲۲۔ اسد الغابہ جلد ۴ ص ۴۵

۲۳۔ مستدرک جلد ۱ ص ۶۶

حضرت عمار سے سلوک

جس قدر و منزلت و عظمت و جلالت اور تدین کے مالک حضرت عمار تھے اسکی گرد کو کوئی تخت و تاج والا حاکم نہ پہنچ سکتا تھا باوجود اسکے تیسرے صاحب نے جو حضرت عمار سے بدسلوکیاں کیں ان کو مار پیٹا گالیاں دیں اور انکے اعضاء مخصوصہ پر ضربیں ماریں وہ ابھی تک تاریخوں میں محفوظ چلی آتی ہیں اسکے متعلق ہمارے برادران اہل جماعت اپنی کتب معتبرہ کی رو سے ہم سے متحد ہیں کتب کے مضامین بخوف طوالت ترک کرتا ہوں حوالے ملاحظہ ہوں -

۱۔ کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ ص ۴۸/۴۹ و ص ۵۴

۲۔ شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد ۱ ص ۲۳۹

۳۔ کتب الامامت والسیاست جلد ۱ ص ۲۹

۵۔ تاریخ یعقوبی جلد ۲ ص ۵۰

۶۔ طبقات ابن سعد جلد ۳ طبع لیدن ص ۱۸۵

۷۔ تاریخ ابن کثیر جلد ۷ ص ۳۱۱

حضرت علیؑ پر ظلم وستم

حضرت امیر المومنین یعسوب الدین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان اور آپکی قدر و منزلت سے مخالفین بھی انکاری نہیں ہیں اور اس کتاب کے حصہ اول اور اس حصہ میں ایک ذخیرہ کتب اہل جماعت کا آپکی شان و منزلت کا ذکر کیا جا چکا ہے اور مسلمانوں کے پہلے اور دوسرے بادشاہ کے عہد میں جس قدر آپ پر ظلم وستم ہوئے انکا بھی اجمالی طور پر ذکر ہو چکا ہے اب مسلمانوں کے تیسرے بادشاہ نے آپ پر جو ظلم وستم ڈھائے اور آپکو شہر بدر کرنے کی کوششیں کیں انکو اختصار سے کتب ذیل میں ملاحظہ فرمائیں

۱- کتاب سقیفہ از ابوبکر بن عبد العزیز جوہری
۲- مروج الذہب جلد ۱ صہ ۴۳۸
۳- تاریخ یعقوبی جلد ۲ صہ ۱۴۸
۴- شرح نہج البلاغہ ابن حدید جلد ۱ صہ ۳۲۴/۲۴۲
۵- طبقات ابن سعد جلد ۴ صہ ۱۶۸

مقدس صحابہ و مومنین سے سلوک

یہ بتایا جا چکا ہے کہ سواد اعظم کے تیسرے بادشاہ نے حضرت علیؑ و حضرت ابو ذرؓ و حضرت عمارؓ سے بد سلوکیاں کر کے انہیں مارا پیٹا گالیاں دیں و جلا وطن کیا۔ اسی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے دیگر مقدس مومنین و صحابہ کرام سے برا سلوک کیا ان صحابہ کرام کا صرف یہی جرم تھا کہ وہ تاجدار مدینہ کے احکام و فرمان کے مطابق مسلمانوں کو گامزن بھی دیکھنا چاہتے تھے اور خلیفہ جی کو تنبیہ کرتے تھے اور خاندان نبوت کے محب و مددگار تھے۔ انہیں ایک عبداللہ بن مسعود تھے اسکے علاوہ مالک اشتر و زید بن صوحان صعصعہ بن صوحان و جندب بن زہیر و کعب بن عبدہؓ اور عدی بن حاتم طائی و مالک بن حبیب و یزید بن قیس و عمرو بن حمق و عروہ بن جعدہ و حارث بن عبداللہ و اعور ہمدانی وغیرہ وغیرہ بکثرت مومنین و صحابہ ہیں۔ ان کے متعلق خلیفہ نے سعید بن عاص کو لکھا کہ ان لوگوں کو عبد الرحمن بن خالد بن ولید گورنر حمص کے پاس روانہ کر دو اور مالک اشتر اور ان کے اصحاب کو لکھا کہ :-

اما بعد فانی قد سیرتکم الی حمص فاذا اتاکم کتابی ھذا فاخرجوا الیھا فانکم لستم تالوت الاسلام واھلہ شراً الخ

یعنے میں لوگوں کو حمص بھیج رہا ہوں جب میرا خط تمہیں ملے تو تم چل کھڑے ہونا کیونکہ تم لوگ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے سے باز نہ رہو گے۔

ہمارے برادران اہل جماعت بروئے کتب معتبرہ خود اس امر میں ہم سے متفق ہیں۔ دیکھو:-

۱- تاریخ طبری جلد ۵ صہ ۸۸ تا جلد ۶ صہ ۲۵۵ و صہ ۱
۲- تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۳ صہ ۵۵ تا صہ ۱۵۱/۹۲
۶- کتاب صفین صہ ۴۲۹/۱۱۵ و صہ ۴۳۳/۵۵۲ و صہ ۵۵۲
۷- کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صہ ۴۱ و صہ ۵۵

۳- شرح ابن ابی الحدید جلد ا صـ ۱۵۸/۱۶۰ تا صـ ۲۹/۱۶
۴- تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صـ ۳۸۷/۳۸۹ و صـ ۳۹۰
۵- تاریخ ابی الفدا جلد ا صـ ۱۶۹
۸- تاریخ طبری جلد ۵ صـ ۱۳۷/۱۵۴
۹- ریاض النضرہ جلد ۲ صـ ۱۴۰/۱۴۹
۱۰- صواعق محرقہ صـ ۶۸

اصحاب رسولؐ و خلیفہ

مدینہ منورہ کے صحابہ نے اُن اصحاب کو جو سرحدوں پر رہتے تھے ایک خط خلیفہ کے بارے میں لکھا جسکو تاریخ طبری کے مصنف نے تحریر کیا ہے جو اس طرح ہے :-

انکم انما خرجتم ان تجاھدوا فی سبیل اللّٰہ عز وجل تطلبون دین محمد فان دین محمد قد افسدہ من خلفکم وترک فھلموا فاقیموا دین محمد۔ تاریخ طبری جلد ۵ صـ ۱۱۵

یعنی یہ لوگ مدینہ سے باہر اسلئے چلے گئے ہیں کہ دین محمدؐ کی اشاعت کیواسطے راہ خدا میں جہاد کریں مگر آپ جسے مدینہ میں چھوڑ گئے اُس نے دین محمدؐ کو برباد کردیا اور پس پشت ڈال دیا ہے جلد تشریف لائیے اور آکر دین محمدؐ کو استوار کیجئے اور صاحب تاریخ کامل جلد ۵ صـ ۷۰ میں اسطرح تحریر فرماتے ہیں :- فان دین محمد قد افسد خلیفتکم فاقیموہ۔ یعنی دین محمدؐ کو آپکے خلیفہ نے فاسد کردیا ہے۔ اگر پھر اسے مکمل استوار کیجئے۔ اور صاحب شرح ابن ابی الحدید اس طرح فرماتے ہیں۔ قد افسد خلیفتکم فاخلعوہ فاختلفت علیہ القلوب فاقبلوا من کل افق حتی قتلوہ (یعنی آپکے مقرر کردہ خلیفہ نے حضرت محمد صلعم کے دین کو فاسد کردیا ہے آکر انہیں معزول فرمائیے یہ خط پاکر لوگوں کے دل تڑپ گئے وہ ہر طرف سے ابل پڑے اور خلیفہ کو قتل کردیا۔ ملاحظہ ہوں

۱- شرح ابن ابی الحدید جلد ا صـ ۱۶۵
۲- تاریخ طبری جلد ۵ صـ ۱۱۵/۱۹۹ و صـ ۱۱۶ و صـ ۱۱۹
۳- تاریخ کامل جلد ۵ صـ ۷۰ و جلد ۳ صـ ۶۳/۶۴ و صـ ۷۱
۴- کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صـ ۶۱/۶۴ و صـ ۳۹/۱۹۵
۵- تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صـ ۱۶۸/۱۴۳ و صـ ۱۴۴/۱۴۶ و صـ ۱۸۹
۶- امامت والسیاست جلد ا صـ ۳۲/۳۳
۷- معارف ابن قتیبہ صـ ۸۴
۸- ریاض النضرہ جلد ۲ صـ ۱۲۳/۱۲۵

اقرار نامہ

جب مدینہ میں خلیفہ صاحب پر یورش ہوئی اور اصحاب رسولؐ نے انکے خلاف اقدام کیا اور خلیفہ جی اپنے کیے پر نادم ہوئے اصحاب رسولؐ سے مصالحت چاہی اور بقول برادران اہل جماعت خلیفہ جی نے حضرت علیؑ کو ضامن دیکر اسطرح اقرار نامہ لکھا جسکو ہمارے بھائیوں کے معتمد عالم بلاذری نے اپنی کتاب میں بروایت ابو مخنف سے لکھا۔ کہ جب زبیر و طلحہ وسعد بن ابی وقاص و

عبداللہ بن عمرو زید بن ثابت وسہل بن حنیف وابوایوب انصاری اور خالد بن زید کے بطور گواہ دستخط ثبت ہوئے

هذا كتاب من عبد الله عثمان امير المومنين لمن نقم عليه من المومنين والمسلمين ان لكم ان اعمل فيكم بكتاب الله وسنة نبيه ليعطى المحروم ويؤمن الخائف ويرد المنفى ولا تجمر المبعوث ويوفر الفئ وعلى ابن ابى طالب ضمين المومنين والمسلمين على عثمان بالوفاء فى هذا الكتاب الخ

یعنے یہ اقرار نامہ ہے خدا کے بندے اور مومنین کے امیر عثمان کی طرف سے اُن اہل اسلام وایمان کے لیے جو اُن سے ناراض ہیں کہ ہم (اقرار) کرتے ہیں کہ تم میں کتاب خدا اور سنت رسولؐ کے مطابق حکومت کریں گے جن کے وظائف روک لئے گئے تھے اُنکو پھر جاری کردیں گے اور جو لوگ خائف تھے اُنکو اطمینان دلایا جاتا ہے اور جلاوطنوں کو واپس بلالیا جائیگا۔ اور سپاہیوں کو محاذ جنگ پر روک نہ رکھا جائیگا۔ خراج میں کمی کردی جائیگی خلیفہ کی طرف سے اس عہد نامہ کی پابندی کیواسطے حضرت علیؑ ابن ابیطالبؑ کو ضامن دیا جاتا ہے۔ دیکھیں کتاب الانساب بلاذری جلد پنجم صـ۹۲ وحیوٰۃ الحیوان دمیری جلد ۱ صـ۵۳ لیکن افسوس کہ اقرار پورا نہ کیا گیا۔ جسکی وجہ سے حضرت علیؑ آپ سے ناراض ہوکر واپس چلے گئے ہمارے برادران اہل جماعت اس امر میں متفق ہیں ان کی کتب ذیل ملاحظہ ہوں۔

۱۔ کتاب الانساب بلاذری جلد ۵ صـ ۹۴/۹۵
۲۔ تاریخ طبری جلد ۵ صـ ۱۱۱/۱۱۴
۳۔ تاریخ کامل جلد ۳ صـ ۶۰ وجلد ۲ صـ ۹۷۱/۹۷۲
۴۔ تاریخ ابن کثیر جلد ۷ صـ ۱۷۳
۵۔ شرح ابن ابی الحدید جلد ۱ صـ ۱۶۳/۱۶۶
۶۔ تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صـ ۳۹۶/۳۹۷

ازواج واہل بیت نبوتؐ

بعض متعصب لوگ ازواج رسول اکرم صلعم کو اہلبیت نبوتؐ میں شامل کرتے ہیں۔ حالانکہ ازواج تاجدار رسالت احادیث صحیحہ کی رو سے اہلبیت نبوت میں شامل نہیں ہیں۔ بلکہ اہلبیت صرف آنحضرتؐ اور حضرت علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ اور ذریت حسینؑ کے نو امام ہیں۔ ہمارے برادران اہل جماعت بموجب کتب معتمدہ اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ جمع بین الصحیحین میں حمیدی نے بخاری و مسلم سے نمبر ۲۸۸ حدیث میں یہی حدیث حضرت عائشہ سے نقل کی ہے اور دیگر علماء اہل سنت میں سے زرین معاویہ اندلس نے بخاری ومسلم و موطا امام مالک و سنن ابی داؤد میں اور سجستانی نے صحیح کبیر نسائی سے اس حدیث کساء کو نقل کیا ہے چنانچہ زرین بن معاویہ لکھتے ہیں۔ دیکھو۔

عن ام سلمه قالت ان هذه الآية نزلت فى ۔ یعنے حضرت اُم سلمہ فرماتی ہیں کہ آیۂ تطہیر میرے گھر

بیتی وانا جالسۃ عند الباب فقلت یا رسول اللہ الست من اھل البیت فقال انکِ علیٰ خیر انکِ من ازواج رسول اللہ وقالت وفی البیت رسول اللہ علیؑ وفاطمہؑ وحسنؑ وحسینؑ فجللھم بکساء وقال اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرا ۔

میں نازل ہوئی اور میں اسوقت گھر کے دروازہ کے نزدیک بیٹھی تھی پس میں نے اسوقت آنحضرت کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ کیا میں اہلبیت میں نہیں ہوں تو اسپر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تیری عاقبت بخیر ہے لیکن تو تو ازواج رسول میں سے ہے اس وقت گھر میں فقط آنحضرت و علیؑ و فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ تھے آنحضرت نے انکو اپنی عبا کے نیچے لے لیا اور عرض کی اے اللہ یہ ہی میرے اہل البیت ہیں انسے رجس کو دور رکھ اور انکو اتنا پاک رکھ جتنا کہ پاک رکھنے کا حق ہے ۔ دیکھو جمع بین الصحاح السنۃ علامہ ابن تیمیہ اس حدیث کساء کے متعلق تحریر فرماتے ہیں اما حدیث الکساء فھو صحیح رواہ احمد والترمذی من حدیث ام سلمہ و رواہ مسلم فی صحیحہ من حدیث عائشہ یعنے حدیث کساء صحیح ہے اسکو امام احمد حنبل و ترمذی ام سلمہ سے اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں عائشہ سے روایت کیا ہے ذیل کے حوالے باختلاف الفاظ و بہ مفہوم واحد اس امر کے گواہ ہیں

۱۔ منہاج السنۃ جزو سوم صـ۱ؔ ابن تیمیہ

۲۔ صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل اہل بیت جز سابع صـ۱۳۰

۳۔ شرف المؤید شیخ یوسف صـ۶ تا ۱

۴۔ مسند احمد حنبل جز اول صـ۳۳۱ و جزو دوم صـ۲۸۵/۲۵۹ و صـ۲۵۱ و جز چہارم صـ۱۰۷ تا و جز سادس صـ۲۹۲/۳۲۳ تا

۵۔ نزول الابرار محمد بن معتمد صـ۵/۱۴

۶۔ نور الابصار علامہ شبلنجی صـ۱۰۱

۷۔ اسعاف الراغبین بر حاشیہ نور الابصار صـ۹۸/۹۹

۸۔ در منثور سیوطی جز خامس صـ۱۹۸/۱۹۹

۹۔ استیعاب عبد البر جزو دوم ترجمہ علی بن ابیطالب صـ۲۰۱۵

۱۰۔ مسند ابو داؤد و طیالسی جز ثامن حدیث صـ۲۰۵۵ صـ۲۷۴

۱۱۔ مصباح السنۃ امام بغوی جزو دوم صـ۲۷۸

۱۲۔ ینابیع المودت ابراہیم بلخی باب ثالث وثلاثون فی تفسیر آیہ تطہیر صـ۱۰۷/۱۰۹ تا

۱۳۔ صحیح ترمذی کـ۴۴ سورۃ ۳۳ ، و کـ۴۶ ب ۳۱ ، ۶۰

۱۴۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صـ۳۷۸/۳۷۹

۱۵۔ کتاب الاتحاف بحب الاشراف شیخ عبداللہ محمد شافعی صـ۵

خلافت الٰہیہ ونبویہ

دنیا کے شروع ہی سے حق و باطل میں کشمکش ہوتی چلی آئی ہے لیکن حق و صداقت کی روحانی طاقت متزلزل نہ ہو سکی بقول علامہ شبلی نعمانی ،، مدینہ منافقین سے بھرا ہوا تھا ۔ دیکھو الفاروق صـ۴۷ مطبوعہ علمیہ رنگ پریس لاہور ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور ادھر رسول اسلام کی آنکھ بند ہوئی ایک سوچی سمجھی تجویز سے مسلمانوں

ہو! افتراق پیدا کر دیا سب سے پہلے خلافت رسولؐ پر حملہ ہوا مسلمانوں کے دو گروہ کر دیئے گئے احکام رسولؐ کا تجزیہ کیا گیا جسکے متعلق مولوی شبلی نعمانی فرماتے ہیں "نبوت کی حقیقت کی نسبت عموماً لوگ غلطی کرتے آئے ہیں اور اسلام کے زمانہ میں بھی یہ سلسلہ بند نہیں ہوا اکثروں کا خیال ہے کہ نبی کا ہر قول و فعل خدا کی طرف سے ہوتا ہے باقی امور وقت اور ضرورت کے لحاظ سے ہیں تشریعی اور مذہبی نہیں ہوتے اس مسئلہ کو حضرت عمر نے جسقدر صاف اور واضح کر دیا کسی نے نہیں کیا"۔ دیکھو الفاروق مطبوعہ مفید عام آگرہ سنہ ۱۹۰۸ء حصہ دوم صفحہ ۳۰۸ واقعی ہم حضرت عمر کی اس جسارت کی داد دیتے ہیں کہ آپ نے احکام رسولؐ کو تقسیم کرکے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ کے مصداق کے احکام پاک کا کچھ حصہ منصب نبوت سے علیحدہ کرکے انہیں غیر تشریعی قرار دیا اس بارے میں علامہ ابن ابی الحدید نے شرح نہج البلاغۃ میں احمد بن ابی طاہر کی کتاب تاریخ بغداد کے حوالے سے ایک مکالمہ درج کیا ہے وہ بجنسہٖ یہ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت عمر کی خلافت کے ابتدائی زمانہ میں میں اُن کے پاس گیا اُن کے آگے ایک صاع (ساڑھے تین سیر) کھجوریں بوریہ پر رکھی تھیں مجھ سے کہا کہ تم بھی کھاؤ میں نے ایک کھجور اُٹھائی حضرت عمر کھاتے رہے یہاں تک کہ اکیلے ہی کھا گئے۔ پاس پانی رکھا تھا اس سے پانی پیا اور تکیہ پر لیٹ کر خدا کا شکر کرنے لگے پھر یوں گفتگو ہوئی۔

حضرت عمر اور ابن عباس کا مکالمہ

حضرت عمر:- اے عبداللہ تم کہاں سے آرہے ہو؟

ابن عباس:- مسجد سے۔

حضرت عمر:- اپنے ابن عم کو کس حال میں چھوڑا ہے؟

ابن عباس:- میں نے اُن کو ہم سنوں کے ساتھ کھیلتے چھوڑا ہے۔

حضرت عمر:- نہیں میں اُن کے متعلق (عبداللہ بن جعفر) نہیں پوچھتا میرا مطلب تم اہل بیت کے راس و رئیس و بزرگ (علیؑ) سے ہے؟

ابن عباس:- وہ تو فلاں کے نخلستان کے باغ میں پانی دے رہے ہیں اور اس حالت میں قرآن کی تلاوت بھی فرما رہے ہیں۔

حضرت عمر:- اے عبداللہ سچ کہنا اگر پوشیدہ کرو تو تمپر قربانی واجب ہو جائیگی کیا اب بھی حضرت علی کے دلمیں یہ خیال ہے کہ آنحضرتؐ نے انکو خلیفہ مقرر کیا تھا؟

ابن عباس:- یقیناً یہ خیال اُنکے دل میں ہے۔

حضرت عمر:- کیا علیؑ کا خیال ہے کہ رسول اللہؐ نے اُنکے لئے خلافت نص کر دی تھی یعنی انکو خلیفہ مقرر کیا تھا؟

ابن عباسؓ :- جی ہاں مگر میں آپ کو اس سے زیادہ بتاتا ہوں کہ میں نے اپنے والد سے حضرت علیؑ کے متعلق پوچھا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں علیؑ کا دعویٰ سچ ہے۔

اس پر حضرت عمرؓ نے کہا۔

لقد کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی امرہ ذرو من قول لا یثبت حجۃ ولا یقطع عذرا ولقد کان یربع فی امرہ وقتا ما ولقد اراد فی مرضہ ان یصرح باسمہ فمنعت من ذالک اشفاقا وحیطۃ علی الاسلام لا ورب ھذہ البنیۃ لا تجتمع علیہ قریش ابدا ولو ولیھا لا نتقضت علیہ العرب من اقطارھا فعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم انی علمت ما فی نفسہ فامسک۔

یعنے بیشک جناب رسول خدا صلعم علیؑ کے بارے میں چند ایسی باتیں فرماتے تھے جن سے کوئی حجت ثابت نہ ہوتی تھی اور عذر قطع نہ ہوتا تھا اور اکثر اوقات جناب رسول خدا نے علیؑ کے نام کی (خلافت کے لیے) تصریح کردینی چاہی مگر میں نے انکو روکدیا جس سے میری غرض محض اسلام کی ہمدردی تھی۔ خدا کی قسم علیؑ کے بارے میں کبھی قریش کا اجتماع نہ ہوگا اور اگر لوگ انکو خلیفہ بنا ہی لیں گے تو ہر طرف سے عرب ان پر چڑھائی اور جنگ شروع کر دینگے۔ پس رسول خدا سمجھ گئے کہ میں نے ان کی بات تاڑلی اور وہ رک گئے۔ دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد سوم صفحہ ۹۷۔ اسی طرح کا ایک اور مکالمہ بھی اس میں درج ہے۔ اسجگہ میں حضرت عمرؓ کے بیان کا ترجمہ لکھتا ہوں۔

حضرت عمرؓ :- اے ابن عباسؓ یہ تو ٹھیک ہے کہ جناب رسول خداؐ کا ارادہ یہ ہی تھا کہ خلافت علیؑ کو دے لیکن رسول اللہؐ کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ جب خدا نے نہ چاہا۔ رسول اللہؐ نے چاہا کہ خلافت علیؑ کو ملے خدا نے اسکے خلاف چاہا اور خدا کی مراد پوری ہو گئی اور رسول اللہؐ کی خواہش پوری نہ ہوئی جیسے کہ رسول خدا نے بہت چاہا کہ انکا چچا ایمان لائے لیکن وہ ایمان نہ لایا کیونکہ خدا نے نہ چاہا کہ وہ ایمان لائے۔ رسول اللہ نے تو یہ بھی چاہا کہ مرض الموت میں خلافت کی وصیت علیؑ کے نام کر دیں۔ لیکن میں نے فتنہ وامر اسلام کی پراگندگی کے خوف سے روک دیا رسول اللہؐ بھی میرے دل کی بات سمجھ گئے اور رک گئے اور اللہ نے جو مقدر کیا تھا وہی ہوا؟ دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد سوم صفحہ ۱۱۴

ایک نئے فرقہ کا آغاز اور اس کا نام

بادشاہ دوم کے آنحضرت صلعم کے متعلق سربستہ خیالات و اعتقادات جو تھے ان کا اوپر ذکر

ب

ہو چکا ان ہی عقائد کی روشنی میں انہوں نے شریعت اسلامی پر پورا تسلط حاصل کرنے کیلئے خلافت رسول ایک نئے فرقہ و مذہب کی بنیاد ڈالی جسکا نام اسرار الدین بتایا جاتا ہے۔ جسکے متعلق مولوی شبلی نعمانی کا یوں اقرار ہے "شریعت کے احکام کے متعلق بہت بڑا اصول جو حضرت عمر نے قائم کیا یہ تھا کہ شریعت کے تمام احکام مصالح عقلی پر مبنی ہیں یہی دوسرا خیال علم اسرار الدین کی بنیاد ہے......... بلکہ حضرت عمر اسی دوسرے اصول کے قائل تھے اور وہ سب سے پہلے شخص ہیں جس نے علم اسرار الدین کی گویا بنیاد ڈالی دیکھو الفاروق حصہ دوم صفحہ ۲۰۹/۲۱۰ جب آپکے ہاتھوں اسرار الدین جیسے عقائد کی بنیاد پڑ چکی تو اس کے متعلق اُسکے لائحہ عمل یعنے اسلام سے علیحدہ قوانین کی ضرورت تھی جنکو حضرت عمر نے بنایا اور وضع کیا جسکے متعلق مولوی شبلی نعمانی صاحب کہتے ہیں "اس تفریق اور امتیاز کی وجہ سے (آنحضرت صلعم کے) فقہ کے مسائل پر بہت اثر پڑا کیونکہ جن چیزوں میں آنحضرت کے ارشاد منصب رسالت کی حیثیت سے نہ تھے ان میں اسبات کا موقع باقی رہا کہ زمانے اور حالات موجودہ کے لحاظ سے نئے قوانین وضع کئے جائیں چنانچہ معاملات میں حضرت عمر نے زمانہ اور حالات کی ضرورتوں سے بہت سے نئے نئے قاعدے وضع کئے جو آج فقہ حنفی میں بکثرت موجود ہیں۔ دیکھو الفاروق حصہ دوم صفحہ ۲۳۸ اور مولوی صاحب اس سے پہلے الفاروق حصہ دوم کے صفحہ ۲۱ پر فرما چکے ہیں کہ حضرت عمر مسائل شریعت کی نسبت ہمیشہ مصالح اور وجوہ پر غور کرتے تھے۔ یہی خیال پھیلتے پھیلتے آب پکڑ الوہیت۔ ثقافت اسلامی اور پرویزیت کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں دیکھو معارف الفرقان حضرت علامہ مرزا احمد علی صاحب مدظلہ

مسئلہ خلافت رسولؐ

یہی مسائل شرعیہ میں سے ایک نہایت اہم اور بنیادی مسئلہ تھا جو خلیفہ جی کے غور و فکر اور سیاسی قابلیت سے نہ بچ سکا یہ عقیدہ قائم کر دیا گیا کہ جناب رسول خدا نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا حضرت عمر کا یہ قول و عقیدہ تاریخ کی تقریباً ہر ایک کتاب میں موجود ہے ان حضرات کیلئے جو حضرت عمر کے

ے مولوی شبلی نعمانی فرماتے ہیں کہ "جہاں تک ہمنے ان طویل بحثوں کو دیکھا ہے حضرت عمر کے مذہب میں جو نکتہ سنجی اور دقیقہ رسی پائی جاتی ہے اسکی نظیر کہیں نہیں ملتی دیکھو الفاروق حصہ دوم صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ علمی پرنٹنگ پریس لاہور ناشر شیخ غلام علی لاہوری چونکہ حضرت عمر کا یہ مذہب قیاس پر مبنی تھا جسکے متعلق شبلی نعمانی اسی صفحہ پر یہ تحریر فرماتے ہیں لیکن قیاس کی بنیاد جسنے اول ڈالی وہ حضرت عمر فاروق ہیں پھر مولوی صاحب کہتے ہیں کہ اس سے زیادہ اجتہاد رائے کی کیا دلیل ہوگی کہ انکی (عمر کی) بہت سی رائیں مذہبی احکام بن گئیں دیکھو الفاروق مذکورہ صفحہ ۲۷۶

مذہب اسرار الدین کے حامی تھے یہ اعتقاد رکھنا ضروری تھا چنانچہ نووی شارح صحیح مسلم اسکی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:-

وفی ھذا الحدیث دلیل ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم ینص علی خلیفۃ وھو اجماع اھل السنۃ الخ

یعنے اس حدیث سے دلیل ظاہر ہوئی کہ تحقیق جناب رسول خدا نے اپنا جانشین مقرر نہیں فرمایا اور اسی عقیدہ پر تمام اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔ دیکھو صحیح مسلم باب الاستخلاف تذکرہ ابن عمر اور خود جناب عمر کا یہی قول درج ہے علاوہ ازیں مندرجہ ذیل کتب سے بھی یہی اعتقاد ظاہر ہوتا ہے دیکھو:-

۱۔ صحیح بخاری کتاب الاحکام باب استخلاف۔
۲۔ کتاب الامامت والسیاست صفحہ ۲۲
۳۔ فتح الباری ابن حجر عسقلانی جلد سوم صفحہ ۱۷۱
۴۔ صواعق محرقہ باب اول فصل چہارم صفحہ ۱۱۔
۵۔ تاریخ طبری جلد پنجم صفحہ ۳۳
۶۔ تاریخ کامل جزو سوم صفحہ ۲۵
۷۔ مسند احمد حنبل جزو اول صفحہ ۱۳ وجلد ششم صفحہ ۶۳
۸۔ صحیح مسلم مطبوعہ مصر جلد سادس امالاستخلاف والترکہ صفحہ ۴
۹۔ قرۃ العینین مطبوعہ مطبع مجتبائی از شاہ ولی اللہ صفحہ ۱۲۳

امام غزالی لکھتے ہیں:-

الاصل السابع ان الامام الحق بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی رضی اللہ عنہم ولم یکن نص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی امام اصلا، اذ لو کان لکان اولی بالظہور من نصبہ الولاۃ والامراء علی جنود فی البلاد ولم یخف ذالک فکیف خفی ھذا وان ظہر فکیف اندرس حتی لم ینقل الینا فلم یکن ابوبکر اماما الا بالاختیار والبیعۃ اما تقدیر النص علی غیرہ فھو نسبۃ للصحابۃ کلھم الی مخالفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وخرق الاجماع ذلک مما لم یتجری علی اختراعہ الا الروافض۔الخ

یعنے ساتویں اصل تحقیق کہ امام برحق بعد رسول خدا اول ابوبکر پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم ہیں کسی امام کیلئے کوئی نص جناب رسول خدا کی طرف سے نہیں ہے اگر نص ہوتی تو معلوم وظاہر ہوجاتی اور اسکا ظاہر ہونا اولے تھا بہ نسبت ظاہر ومعلوم تقرر حکام وامراء کے جو جناب رسول خدا نے لشکروں اور شہروں میں بھیجے جب وہ پوشیدہ نہ ہوئے تو نص امام منجانب رسول خدا کس طرح پوشیدہ ہوجاتی اگر پہلے ظاہر تھی تو پھر کیوں معدوم ہوگئی ایساکہ ہم کو اسکی خبر نہ ہوئی پس ابوبکر امام نہیں ہوئے لیکن بیعت اختیار کرلینے سے ہوگئے اور اگر سوائے ابوبکر کے ہم کسی اور کے حق میں نص رسول فرض کرلیں تو اس سے جملہ صحابہ کا مخالف رسول ہونا ظاہر ہوتا ہے اور اجماع ٹوٹ جاتا ہے

اور اس پر فرض کرنے کی سوائے روافض کے کسی اور نے جرأت نہیں کی دیکھو احیاء العلوم غزالی جلد اول رکن چہارم صـ۸۶ میں ان تمام حوالوں پر بحث کرنے سے بخوف طوالت گریز کر رہا ہوں۔ کیونکہ المقصد اختصار سے بھی

مطلب و مقصد سوادِ اعظم

خود بخود واضح اور معلوم ہوتا جا رہا ہے اسکی توضیح خلیفہ جی کے اس قول سے ہو جاتی ہے کہ اکثر اوقات جناب رسول خدا علیؑ کے بارے میں حق سے باطل کیطرف مائل ہو جانا چاہتے تھے اور بہت مبالغے کرتے تھے دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد سوم صـ۹۷ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اسلام علیہ تحیۃ السلام کے زمانہ زندگی میں یہ مذہب سیاست ناقابل تسخیر ذہن میں آچکا تھا اور اس ہی وجہ سے وہ احکام رسول پر بالمشافہ اعتراض بھی کرتے تھے جسکو مولوی شبلی نعمانی نے ذرا نرم الفاظ میں پوشیدہ کرکے لکھا ہے۔ "اگر خلیفہ جی کے خیال میں کوئی مسئلہ خلاف عقل ہوتا تو رسول اللہؐ سے دریافت (اعتراضاً) کرتے سفر میں جو قصر نماز کا حکم دیا گیا وہ اس بنا پر تھا کہ ابتدا اسلام میں راستے محفوظ نہ تھے کافروں کی طرف سے ہمیشہ خوف کا سامنا رہتا تھا چنانچہ قرآن مجید میں خود اسکا اشارہ موجود ہے "لیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰۃ وان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا" لیکن جب راستے مامون ہو گئے تب بھی قصر کا حکم باقی رہا۔ حضرت عمر کو اس پر استعجاب ہوا اور آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ اب سفر میں قصر کیوں کیا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا یہ خدا کا انعام ہے دیکھو الفاروق حصہ دوم صـ۳۱

خلافت کے لئے حکم خدا

کیا آدمی ملکر کسی کو خلیفہ رسول منتخب کر سکتے ہیں یا نہیں خدا نے قرآن مجید میں رسول و امام و خلیفہ کے تقرر کے متعلق کیا فرمایا ہے۔ واضح یہ ہوتا ہے کہ نبی یا امام یا خلیفہ میں سے جو بھی ہو انکا تقرر خداوند کریم خود فرماتا ہے۔ دیکھئے پیغمبروں کے متعلق خداوند کریم قرآن میں کیا فرماتا ہے اور پیغمبر و رسول کس سے دعا مانگتے ہیں۔

۱۔ حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل نے بارگاہ لم یزل سے اس طرح دعا مانگی۔ (۱) ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم (قرآن پ۱ ع۱۵)۔ یعنے اے پالنے والے تو ان لوگوں میں کوئی رسول مقرر فرما (۲) دوسرے مقام پر خداوند عالم کا ارشاد ہے۔ کما ارسلنا فیکم رسولاً منکم۔ (قرآن پ۲ ع۲) یعنے جس طرح ہم نے تم میں سے ایک رسول بھیجا۔ (۳) اور تیسری جگہ پر یہ ارشاد موجود ہے۔ لقد

من اللہ المؤمنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم۔ (قرآن پ۴ ع۸) یعنے یقیناً اللہ نے ایمان والوں پر احسان کرکے اُن میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا (۴) چوتھے مقام پر سورۃ جمعہ میں ہے کہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم۔ (قرآن شریف پ۲۸ ع۱۱) یعنے وہی خدا ایسا ہے جس نے امیوں میں اُنہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔

۲۔ خلیفہ کے بارے میں بھی خدا کا یہی اصول کارفرما ہے ارشاد ہوتا ہے (۱) واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ (قرآن پ۱ ع۴) یعنے اے رسول لوگوں سے اسوقت کا بیان کرو کہ جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین پر ایک خلیفہ مقرر کرنے والا ہوں۔ اور یہ نہیں کہا کہ تم خود زمین کے خلیفہ کا انتخاب کرلو؟ تم جیسے چاہو اجماع یا پنچائت یا شورہ یا قہر و غلبہ سے خلیفہ بنالو اور یہ بھی نہیں فرمایا کہ میں زمین والوں کو اختیار دیتا ہوں کہ وہ جس کو جس طرح چاہیں خلیفہ بنالیں میں اُسے منظور کرلونگا اور نہ یہ فرمایا کہ بنی نوع انسان جس کو بھی زمین پر خلیفہ چن کر بنالیں گے میں اسکو تسلیم کرلوں گا۔ بلکہ فرمایا تو یہ فرمایا کہ زمین پر خلیفہ میں ہی بناؤں گا اور خلیفہ بنانا میرا ہی کام ہے۔

(۲) حضرت داؤد سے ارشاد فرمایا۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ (قرآن پ۲۳ ع۱۱) یعنے اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ معلوم رہے کہ حضرت داؤد کے زمانہ میں یہ زمین بے تعداد آدمیوں سے آباد ہو چکی تھی تب بھی یہی حکم ہوا کہ خلیفہ میں بناتا ہوں پھر بھی خدا نے عام انسانوں پر خلیفہ کا انتخاب نہیں چھوڑا۔ (۳) حضرت موسےؑ کے متعلق قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔

وواعدنا موسیٰ ثلاثین لیلۃ واتممناھا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ وقال موسیٰ لاخیہ ھارون اخلفنی فی قومی و اصلح ولا تتبع سبیل المفسدین (قرآن شریف پ۹ ع۷)۔

یعنے اے رسول ہم نے موسےؑ سے تیس ۳۰ راتوں کا وعدہ کیا اور ہم نے دس راتیں اور زیادہ کردیں تیس ۳۰ کی چالیس ۴۰ کردیں اور اسکے پالنے والے کا وعدہ چالیس ۴۰ راتوں کا پورا ہوگیا۔ اور موسیٰ کوہ طور پر جاتے وقت اپنے بھائی ہارون سے کہتے گئے کہ تم میری قوم میں میری نیابت (خلافت) کرنا اور اُن میں اصلاح کرنا اور مفسدوں کی راہ اختیار نہ کرنا

دیکھئے صرف چالیس راتیں حضرت موسےؑ کوہ طور پر گئے تو ان ایام کیلئے بھی قوم کو بے سردار نہیں چھوڑا بلکہ خدا کے حکم سے اُن پر خلیفہ مقرر کرکے گئے۔

۳۔ امام کے بارے میں بھی خدا کا یہی اصول کارفرما ہے۔

(۱)۔ والذین یقولون ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ (پ۱۹ ع۴۔ قرآن شریف)

یعنے وہ لوگ جو دعا کرتے ہیں کہ ہمارے رب ہمکو ہماری ازواج و اولاد کیطرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو متقیوں کا

ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ خود یا کسی کے منتخب کرنے سے امام نہیں بن سکتے تھے اسواسطے ہی تو خدا سے دعا مانگتے ہیں کہ تو ہمکو پرہیز گاروں کا امام بنا۔ (۲) اور ارشاد ہوتا ہے۔ وجعلنا ھم آئمۃ یھدون بامرنا۔ (قرآن پ۱۷ ع ۵) یعنے ہم ہی نے ان لوگوں کو امام بنایا اور وہ ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔ (۳) وجعلنا منھم آئمۃ یھدون بامرنا لما صبروا وکانوا بآیتنا یوقنون (قرآن پ۲۱ ع ۱۰) یعنے ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنایا جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کو ہدایت کرتے تھے اور منصب امامت ان کو اس وقت ملا جبکہ وہ دشمنان خدا کے ظلم وستم پر صبر کرتے اور ہماری آیتوں پر یقین رکھتے رہے۔ (۴) ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔ (قرآن شریف پ۲۰ ع ۳) یعنے ہمارا ارادہ رہتا ہے کہ جو لوگ اس زمین میں کمزور سمجھے گئے ان پر احسان کریں اور انکو امام بنائیں اور ان کو وارث قرار دیں۔

(۵) واذ ابتلی ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماما۔ قال ومن ذریتی۔ قال لاینال عھدی الظالمین۔ (قرآن شریف پ۱ ع ۱۵)۔

یعنے جب حضرت ابراہیمؑ کو انکے رب نے کلمات سے آزمایا اور انہوں نے سب باتوں کو پورا کردیا تو خدا نے فرمایا میں تم کو لوگوں کا امام بناؤنگا حضرت ابراہیمؑ نے عرض کی کہ میری اولاد میں سے بھی (امام بنائیگا) تو اس پر خدا نے فرمایا (ہاں مگر) میرا یہ عہد ظالموں کو نہیں ملتا۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم کو بھی خدا نے ہی امام مقرر فرمایا تھا نہ کہ اس زمانہ کے لوگوں نے انتخاب کیا بلکہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم بھی اولاد میں سے کسی کو منتخب نہیں کر سکتے تھے۔ بلکہ اس کے واسطے بھی انہیں خدا سے التجا کرنی پڑی اور لفظ "عھدی" فرما کر خدا نے اور بھی تاکید کردی کہ کسی کو امام یا خلیفہ بنانا آدمیوں کا کام نہیں ہے اور نہ انکی اس امر میں قدرت ہے بلکہ یہ خاص خدا کا عہدہ ہے جس کو چاہتا ہے اسے بخش دیتا ہے۔ (۶) ولقد اتینا موسی الکتب وجعلنا معہ اخاہ ھارون وزیرا۔ (قرآن شریف پ۱۹ ع ۲) یعنے البتہ ہم نے موسےؑ کو کتاب دی اور ہم ہی نے انکے بھائی ہارون کو انکا وزیر بنایا۔

مفہوم خلیفہ یا امام

یہ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن میں جس جس مقام پر خلیفہ یا امام کا لفظ آیا ہے وہاں وہاں سے مراد نبی ورسول ہے بخلاف اسکے حضرت تاجدار رسالتؐ کا خلیفہ غیر نبی تھا اس لئے کہ نبوت تو آنحضرتؐ پر باتفاق فریقین ختم ہو چکی لہذا قرآن کی ان آیات سے خلافت رسولؐ پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ جواباً گذارش ہے کہ ذرا بصمیم قلب غور فرمائیے کہ قرآن حکیم میں قادر مطلق نے مطلق خلیفہ کے مقرر کرنے کا اختیار

بذمہ خود رکھنا ظاہر فرمایا ہے خواہ وہ خلیفہ بمعنے نبی ہو یا خلیفہ بمعنے قائم مقام و جانشین ہو خواہ خلیفہ بمعنے وزیر بنی ہو۔ غرض جس طرح نبی و رسول کا مقرر کرنا خدا نے صرف اپنے اختیار میں رکھا ہے۔ اسی طرح نبی یا رسول کے خلیفہ و وزیر و جانشین اور قائم مقام کا مقرر کرنا بھی صرف اپنے تعلق و اختیار میں رکھا ہے۔ معلوم رہے کہ خلیفہ جس معنے میں لیا جائیگا اس کے مقرر و منتخب کرنے کا اختیار خدا نے کسی حالت میں بھی انسانوں کو نہیں دیا قرآن کی ایک ایک آیت احادیث رسول کا ایک لفظ انبیاء و مرسلین کا ایک فعل بھی ایسا نہیں مل سکتا کہ جس سے پایا جائے کہ کسی زمانہ میں بھی کسی امت نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو خلیفہ (بمعنے قائم مقام نبی) مقرر و منتخب کیا ہو یا انہیں اس امر کا اختیار دیا گیا ہو خود حضور سرور کائنات تاجدار مدینہ کے خلفاء کے بارے میں بھی خدا نے تصریح فرما دی ہے کہ خلیفہ صرف خدا ہی مقرر کرتا ہے امت کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ خلیفہ منتخب کرے ارشاد ہوتا ہے

وعد اللہ الذین امنوا منکم و عملوا الصلحٰت یستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ (قرآن پ۱۸ ع ۱۳)

یعنے تم میں سے جو لوگ کامل ایمان لائے اور وہ تمام اعمال خیر بجا لائے ہیں ان کے بارے میں خدا کا وعدہ ہے کہ اُن کو زمین میں اس طرح خلیفہ بنائے گا جس طرح ان لوگوں کو بنایا تھا جو انسے پہلے گذر چکے ہیں" اس سے ثابت ہوا۔ کہ آنحضرتؐ سے قبل جسقدر خلیفے گذرے ان سب کو ہی خدا نے بنایا تھا اور آنحضرت کے بعد جس قدر آپ کے خلیفہ ہوں گے اُن کو بھی خدا مقرر کریگا نہ یہ کہ آپ کی امت کے افراد اجماع یا شورہ یا پنچائیت یا قہر و غلبہ سے مقرر و منتخب کر سکیں گے بلکہ کسی نبی کا وزیر تک بھی کوئی مقرر نہیں کر سکتا اسے بھی خداوند تعالے نے مقرر فرماتا ہے جیسے کہ اس سے قبل حضرت موسےٰ کے وزیر کے متعلق تحریر ہو چکا ہے۔ وجعلنا معہ اخاہ ھارون وزیرا (قرآن پ۱۹ ع ۲)
یعنے ہم نے موسےٰ کے بھائی ہارون کو موسےٰ کا وزیر بنایا۔

خلیفہ کا انتخاب و تقرر

خلیفہ کے تقرر و انتخاب کا مسئلہ اور اختیار جب خدا و رسولؐ کے ہاتھ میں ہے تو پھر کوئی ایسا شخص بزعم خود اپنے کو خلیفہ کہتا ہے یا اپنے تئیں نائب رسول سمجھتا ہے وہ حقیقی معنوں میں نہ تو رسولؐ کا خلیفہ ہو سکتا ہے نہ وزیر بن سکتا ہے بلکہ اس قسم کا فرضی دعوے کرنے والا فرضی ہی رہے گا۔ حقیقی خلیفہ وہی ہو گا جو خدا اور رسول کی نظروں میں خلیفہ ہے دیکھو قرآن میں ارشاد باری اسطرح ہے۔

وربک یخلق ما یشاء و یختار ما کان لھم ۔ اے رسول تیرا پالنے والا ہی جسکو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور

الخیرۃ سبحان اللہ عما یشرکون ۔ (قرآن شریف پ۲۰ ع۹ سورہ قصص) ان میں سے جس کو چاہتا ہے منتخب کر لیتا ہے انتخاب کرنا لوگوں کے اختیار میں نہیں ہے یہ لوگ جو خدا کے امر میں شریک ہونا چاہتے ہیں اللہ کی ذات اس سے پاک اور بلند ہے "(۲) اللہ یجتبی من یشاء ۔ (قرآن شریف پ۴ ع۳) یعنے اللہ ہی جس کو چاہتا ہے اُس کا انتخاب فرما لیتا ہے۔

(۳) وما کان لمومن ولا مومنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امراً ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالاً مبینا ۔ (قرآن شریف پ۲۲ ع۲ سورہ احزاب) ۔

جب اللہ اور اسکے رسول کسی بات کو طے کر دیں تو پھر کسی مومن یا مومنہ کو اس کا اختیار نہیں رہتا کہ وہ اپنے امور کیواسطے بھی کسی کا انتخاب کریں جو لوگ اللہ اور اُس کے رسولؐ کی نافرمانی کرتے ہیں وہ گمراہی میں پڑتے ہیں ۔

(۴) فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما ۔ (قرآن پ۵ ع۶ آیت ۶۵)

یعنے اے رسولؐ تمہارے پالنے والے کی قسم یہ لوگ کبھی سچے مومن نہ ہونگے جب تک یہ اپنے جھگڑوں میں تم کو حاکم نہ بنائیں اور پھر جو کچھ تم فیصلہ کرو اس سے کسی طرح دل تنگ نہ ہوں بلکہ خوشی خوشی اسے مان لیں اور تسلیم کر لیں ۔

ان آیتوں سے واضح تر فیصلہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ امام یا خلیفہ کا مقرر کرنا لوگوں کے اختیار کی بات نہیں ہے۔ بلکہ یہ خاص خدا کا کام ہے اور خدا اور رسولؐ کے خلاف کرنا سراسر نافرمانی ہے اور آنحضرتؐ کے فیصلہ کے خلاف دل تنگ ہونا یا آپ کو حاکم نہ بنانا بے ایمانی ہے جو لوگ خدا اور رسولؐ سے یہ اختیار چھیننا چاہتے ہیں وہ جو کچھ ہو سکتے ہیں خود سمجھ لیجیے اگر انصاف مدنظر ہو تو یہ آیتیں بحث خلافت کا قطعی فیصلہ کر دیتی ہیں۔ یہ تو خدا کا قولی حکم ہے اب طرز عمل بھی دیکھئے خداوند کریم نے ایک لاکھ سے زیادہ پیغمبر بنا کر بھیجے اور انکے بعد انکے خلیفے بھی خدا کیطرف سے مقرر ہوئے اسی طرح آنحضرت کے بعد مسلمانوں کیلئے آپ کا ایک نائب وجانشین وخلیفہ ہونا ضروری تھا کیونکہ جو غرض وغایت انبیاء کے مبعوث فرمانے کی تھی وہی ان کے بعد انکے خلیفہ کے منصوب ہونیکی بھی ہے کہ وہ خلیفہ اس نبی کے بعد اس کے دین کو صحیح معنوں میں انہی لائنوں پر چلائے جن پہ اُس نبی نے خدا کے حکم سے چلایا تھا اور اس کے دین کی ایسی حفاظت کرے جیسی کہ اُس نبی نے کی تھی اب دیکھئے کہ سابق انبیاء ومرسلین کے بعد انکی شریعت کے قیام اور اُن کے دین کی بقا وحفاظت کے لئے خدا کا کیا اصول کارفرما رہا ہے کیا خدا نے انبیاء ومرسلین کی اُمتوں کو یہ اختیار دے دیا تھا کہ وہ اپنے میں سے جس کو چاہیں خلیفہ یا دینی سردار اور نائب رسولؐ وصی یا قائم مقام رسولؐ مقرر کر لیں

یا خدا نے خود ہی ہر نبی و رسول کا خلیفہ خود مقرر کر کے اسی نبی یا رسول سے اسکا اعلان کرایا

اپنے خلیفہ کے متعلق انبیاء ماسبق کا طرز عمل!

جہاں تک تاریخ اور کتب سواد اعظم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ خدا نے ہر نبی و رسولؑ کا خلیفہ و وصی و نائب و جانشین خود مقرر کر کے ہر ایک نبی سے اس کے متعلق اعلان کرایا ہے۔ قرآن مجید میں جن انبیاء کے خلفاء کا بیان ہے اُن سے کچھ کا تو کا ذکر ہو چکا ہے اور باقی کا حال ہم سواد اعظم کے معتبر تاریخی ذخائر سے تلاش کرنے کی کوشش کرتے ہیں البتہ کل انبیاء کے حالات کتابوں میں نہیں ملتے یہاں صرف انکا ذکر کیا جاویگا جن کے حالات مل سکے ہیں۔ جنکو یہاں پر مختصر طور پر مع اصلی عبارت و ترجمہ کے پیش کرتا ہوں۔

نمبر شمار	اصلی عبارت کتاب	خلاصہ ترجمہ	حوالہ کتاب
۱	لما حضرت آدم الوفاۃ دعا ابنہ شیثا فعھد الیہ عھدہٗ	جب حضرت آدم کی وفات کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے فرزند شیث کو احکام خدا کا ولی عہد کر دیا۔	تاریخ طبری جلد ا صـ۷۶ـ۹۹ و اسلام کا نظریہ حکومت حامد الانصاری غازی صـ۱۰۷ـ
۲	ان آدم اوصی الی ابنہ شیث وکتب وصیۃ ثم رفع کتاب وصیۃ الی شیث	آدم نے انتقال کے وقت اپنے فرزند شیث کو اپنا وصی مقرر کیا اور اسکا وصیت نامہ لکھ کر انکے حوالے کر دیا۔	تاریخ طبری جلد ا صـ۷۹ـ
۳	ان شیث لما مرض اوصی الی ابنہ انوش و مات	حضرت شیث جب بیمار ہوئے تو اپنے فرزند انوش کو اپنا وصی مقرر کر کے فوت ہوئے۔	تاریخ طبری جلد ا صـ۸۱ـ و تاریخ کامل جلد ا صـ۳۰ـ تا صـ۳۲ـ
۴	ولد انوش قینان و نفرا کثیرا و الیہ الوصیتہ	جناب انوش نے اپنے فرزند قینان کو اپنا وصی مقرر فرمایا۔	تاریخ طبری جلد ا صـ۸۳ـ و تاریخ کامل صـ۳۰ـ تا صـ۳۲ـ جلد ا
۵	فوالد قینان مھلائیل و نفرا معہ والیہ الوصیۃ	یعنے قینان نے اپنے فرزند مہلائیل کو اپنا وصی مقرر کیا۔	تاریخ طبری جلد ا صـ۸۳ـ و تاریخ کامل جلد ا صـ۳۰ـ تا صـ۳۲ـ
۶	فولد مھلائیل یرد وھو الیارد و نفرا معہ والیہ الوصیۃ	مہلائیل کے یرد یا یارد اور دوسرے لڑکے پیدا ہوئے تو اس نے یرد یا یارد کو اپنا وصی مقرر کیا۔	تاریخ طبری جلد ا صـ۸۳ـ و تاریخ کامل صـ۳۰ـ تا صـ۳۲ـ جلد ا
۷	ولد یرد خنوخ و ھو ادریس النبی	یعنی یرد نے اپنے بیٹے خنوخ یعنے ادریس کو اپنا	تاریخ کامل جلد ا صـ۳۰ـ و صـ۳۲ـ

نمبر شمار	اصل عبارت کتاب	خلاصہ ترجمہ	حوالہ کتاب
	او نفر امعه والیه الوصیة	وصی مقرر کیا۔	
۸	فولد خنوخ متوشلخ ونفر امعه والیه الوصیة	یعنے خنوخ نے اپنے فرزند متوشلخ کو اپنا وصی مقرر کیا	تاریخ طبری جلد ا صفحہ ۸۳ و تاریخ کامل جلد ا صفحہ ۳۰/۳۹
۹	فولد مهلائیل یرد فکان وصی ابیه وخلیفته فیما کان والده مهلائیل واستخلفه علیه بعد وفاته	مہلائیل کے فرزند یردان کے وصی اور خلیفہ ہوئے ان امور میں جن میں مہلائیل کے والد نے ان کو وصی کیا تھا اور ان کو اپنی وفات کے بعد اپنا خلیفہ بنایا۔	تاریخ طبری جلد ا صفحہ ۸۵
۱۰	وولد خنوخ متوشلخ فاستخلفه خنوخ علی امر الله واوصاه واهل بیته	حضرت ادریس کے فرزند متوشلخ ہوئے ان کو ادریس نے احکام خدا پر اپنا وصی و خلیفہ مقرر کیا۔	تاریخ طبری جلد ا صفحہ
۱۱	فلما حضرت متوشلخ الوفاة استخلف لمک علی امر الله واوصاه بمثل ما کان اباته یوصون به	جب حضرت متوشلخ کی وفات قریب ہوئی تو انہوں نے اپنے دین پر لمک کو اپنا خلیفہ و وصی مقرر کیا جس طرح آپ کے آبا و اجداد خود بھی اپنا وصی مقرر کرتے تھے۔	تاریخ طبری جلد ا صفحہ ۸۷ تاریخ کامل جلد ا صفحہ ۳۲/۳۴
۱۲	لما حضرت نوحا الوفاة اوصی الی ابنه سام	یعنے حضرت نوح نے وفات کے وقت اپنے فرزند سام کو اپنا وصی مقرر کیا۔	تاریخ کامل جلد ا صفحہ ۲۶
۱۳	(جناب ابراہیم) اسحاق را در دیار شام ولی عہد و خلیفہ گردانید	حضرت ابراہیم نے اسحاق کو ملک شام میں اپنا ولی عہد و خلیفہ مقرر کیا۔	روضۃ الصفا جلد ا صفحہ ۵۸
۱۴	وان اسماعیل لما حضرته الوفاة اوصی الی اخیه اسحاق	جب حضرت اسماعیل کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے بھائی اسحاق کو اپنا وصی مقرر کیا	تاریخ طبری جلد ا صفحہ ۱۶۳/۸۹۲
۱۵	اسماعیل در آخر ایام حیات خویش قیدار را وصی و ولی عہد خویش گردانید	حضرت اسماعیل نے اپنی زندگی کے آخر میں قیدار کو اپنا وصی و ولی عہد مقرر کیا	تاریخ روضۃ الصفا جلد ا صفحہ ۹۱
۱۶	ترجمہ	حضرت اسحاق نے بھی اپنے فرزند یعقوب کو خود اپنا ولی عہد مقرر کیا	تاریخ روضۃ الصفا جلد ا صفحہ ۹۳/۹۴
۱۷	ترجمہ	حضرت یعقوب نے بھی اپنے فرزند یوسف کو خود ہی اپنا وصی و خلیفہ مقرر فرمایا	تاریخ روضۃ الصفا جلد ا صفحہ ۵۳ تاریخ طبری جلد ا صفحہ ۱۶۳

نمبر شمار	اصل عبارت کتاب	خلاصہ ترجمہ	حوالہ کتاب
۱۸	حضرت یوسف کے متعلق ہے۔ اوصی الی اخیہ یہودا	یعنے انتقال کے وقت حضرت یوسف نے اپنے بھائی یہودا کو وصی وخلیفہ مقرر کیا۔	تاریخ طبری جلد ۱ صـ ۱۷۱
۱۹	ان ایوب اوصی عند موتہ الی ابنہ حومل۔ اور بروایت دیگر ان بشرا اوصی الی ابنہ عبدان	حضرت ایوبؑ نے اپنی وفات کے قریب اپنے فرزند حومل کو اپنا وصی وولی عہد مقرر کیا یعنے خدا نے ایوب کے بعد انکے فرزند بشر کو انکا قائم مقام کیا اور انہوں نے اپنے فرزند عبدان کو اپنا وصی مقرر کیا۔	روضۃ الصفاء جلد ۱ صـ ۱۰۱ تاریخ طبری جلد ۱ صـ ۱۶۷ و تاریخ کامل جلد ۱ و صـ ۴۹
۲۰	حضرت موسےٰؑ ہارونؑ را طلب کردہ امامت وخلافت خود را بہ و تفویض فرمود (۲) اسکے متعلق طبری وکامل کے الفاظ ہیں ثم انطلق موسیٰ واستخلف ھارونؑ علی بنی اسرائیل	یعنے حضرت موسےٰؑ نے حضرت ہارونؑ کو بلا کر اپنی امامت وخلافت کا عہدہ ان کے سپرد کر دیا۔ ۲۔ یعنے حضرت موسےٰ رخصت ہو گئے اور ہارون کو بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ مقرر کر گئے ۳۔ مگر چونکہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کی زندگی میں فوت ہو گئے اس کے بعد حضرت موسےٰؑ نے یوشع بن نون کو فوت ہونے سے پہلے اپنا خلیفہ مقرر فرمایا	(۱) روضۃ الصفاء جلد ۱ صـ ۲ (۲) تاریخ طبری جلد ۱ صـ ۲۱۸ و تاریخ کامل جلد ۱ صـ ۶۵ (۳) روضۃ الصفاء جلد ۱ صـ ۱۲۸
۲۱	پھر جناب یوشع کے متعلق ہے۔ ثم توفاہ اللہ فاستخلف علی بنی اسرائیل کالب بن یوقنا	یعنے پھر جب جناب یوشع کو خدا دنیا سے اٹھانے لگا تو آپ نے بنی اسرائیل پر کالب بن یوقنا کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا	تاریخ طبری جلد ۱ صـ ۲۳۴ تاریخ کامل جلد ۱ صـ ۸۱ تاریخ روضۃ الصفاء جلد ۱ صـ ۱۳۵
۲۲	ترجمہ	حضرت کالب نے بھی اپنے فرزند یوساقوس کو خلافت سپرد فرما کر دنیا سے انتقال کیا	روضۃ الصفاء جلد ۱ صـ ۱۱۵
۲۳	ترجمہ	جناب الیاس نے بھی وحی خدا کے مطابق مرتے وقت اپنی خلافت الیسع کو سپرد کر دی	روضۃ الصفاء جلد ۱ صـ ۱۳۸
۲۴	ترجمہ	حضرت الیسع کو جب مرنے کا یقین ہو گیا تو حضرت ذی الکفل کو بلا کر خلافت انکے سپرد کر دی	روضۃ الصفاء جلد ۱ صـ ۱۴۰
۲۵	استخلفوا اللہ علی بنی اسرائیل لبعد شعیا یا شیۃ بن اموص	خدا نے جناب شعیا کے بعد بنی اسرائیل پر یاشیہ بن اموص کو انکا خلیفہ مقرر فرمایا	تاریخ طبری جلد ۱ صـ ۲۸۵

نمبر شمار	اصلی عبارت کتاب	خلاصہ ترجمہ	حوالہ کتب
۲۶	ترجمہ وورث سلیمان داؤد (قرآن)	حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا	تاریخ کامل جلد ا صفحہ ۶۲
۲۷	ترجمہ	یوشانافش نے عزار بن ہارون کو اپنے بعد اپنا خلیفہ و وصی مقرر فرمایا۔	قصص الانبیاء از عبداللہ کسائی
۲۸	فلما مات (داؤد) ورث سلیمان ملکہ و علمہ و نبوتہ وکان لہ تسعۃ عشر ولداً فورثہ سلیمان دونھم	جب داؤدؑ فوت ہوئے تو آپ کے فرزند حضرت سلیمانؑ داؤدؑ کی سلطنت و علم و نبوت کے وارث ہوئے آپ کے انیس بیٹے تھے مگر وارث سلیمان ہوئے	تاریخ کامل جلد صفحہ و قصص الانبیاء۔ ثعلبی۔
۲۹	از جملہ وصایائے عیسیٰ آن بود کہ خدا مرا امر فرمودہ است کہ بر شما شمعون خلیفہ گردانم و حواریان خلافت وے قبول کردند	یعنے حضرت عیسٰے کی وصیتوں میں سے ایک یہ بھی تھی فرمایا کہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم پر حضرت شمعون کو خلیفہ مقرر کر دوں چنانچہ حواریوں نے آپ کی خلافت قبول کر لی۔	روضۃ الصفا جلد ا صفحہ ۱۸۷

سنّت اللّٰہ

حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عیسیٰ تک جس قدر نبی و رسولؑ گذرے کسی کے متعلق کسی کتاب سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اُنہوں نے اپنی اپنی امت کو یوں ہی بغیر خلیفہ مقرر کئے چھوڑ دیا ہو اور کسی نبی و رسولؑ نے اپنی اُمّت کو یہ حکم دیا ہو کہ میرے بعد تم جسے چاہو میرا نائب و خلیفہ و جانشین (پنچایت یا شورہ یا اجماع سے) مقرر کر لو اگر کسی نبی کا خلیفہ آدمیوں کے اجماع یا شورہ سے بن سکتا تو آدمؑ سے عیسٰیؑ تک کسی پیغمبر کے متعلق اسکا حکم یا فرمان کہیں تو موجود ہوتا اور جب ایسا نہیں ہے تو پھر حضرت تاجدار اسلام کے متعلق یہ اصول کیوں ایجاد کیا گیا ہے کہ آپ کا خلیفہ و نائب اجماع و شورے اور قہر و غلبہ سے ہی ہو سکتا ہے جب سابق انبیاء اپنے اپنے خلفاء کو خدا کے حکم سے مقرر فرما کر خود اعلان فرماتے رہے تو حضرت ختم المرسلینؐ کے متعلق کے اعتقاد کیوں وضع کیا گیا کہ آنحضرتؐ نے اپنا خلیفہ خود مقرر فرما کر اسکے متعلق نص نہیں فرمائی پھر خدا پہ یہ الزام عائد ہوتا ہے۔ کہ اُس نے اپنی سنّت کو کیوں بدلا جبکہ وہ خود قرآن مجید میں فرماتا ہے :۔

سنۃ اللہ التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ (قرآن سورۃ فتح رکوع ۳) یعنے یہ کہ

خدا کا وہ طریقہ اور دستور ہے جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اور تم کبھی خدا کے دستور و طریقہ (سنت اللہ) میں تغیر و تبدل ہی نہیں پا سکتے۔ خداوند کریم قرآن میں دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔

فہل ینظرون الا ۔ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تحویلا (قرآن۔ سورہ فاطر رکوع ۵)

یعنی یہ لوگ کیا اگلوں کے دستور و طریقہ کا انتظار کر رہے ہیں (تو جان رکھو) کہ تمہیں خدا کے دستور و طریقے میں کبھی تغیر و تبدل نہیں مل سکتا اور اسکے دستور و طریقے کو تم کبھی ٹلتا ہوا نہ پاؤ گے۔

اگر خدا نے اس دفعہ اپنا دستور و طریقہ بدل ڈالا تو اس پر یہ الزام قائم ہوگا۔ لم تقولون ما لا تفعلون یعنی تم ایسی کیوں کہتے ہو جس کو کرتے نہیں ہو۔ خدا تو فرماتا ہے کہ میرے دستور نہیں بدلا کرتے اگر یہ دستور بقول سواد اعظم بدل بھی گیا ہوتا تو اس کے متعلق کوئی صریحی حکم موجود ہوتا۔ اگر خدا کا حکم نہیں بدلا تو پھر آنحضرتؐ کے خلیفہ کے متعلق یہ عقیدہ کیوں وضع کیا گیا۔ اسی بنا پر کسی شاعر نے کہا ہے ؎

ھل تری ناصا نبی و مجبر ٭ قبل تعیین وصی ووزیر

یعنے تم نے کسی نبی کو بھی دیکھا ہے کہ اس نے اپنا وصی و وزیر مقرر فرمانے سے پہلے انتقال کیا ہو تو پھر حضرت رسول خدا تاجدار اسلام کے خلیفہ کے بارے میں

خدا کا یہ دستور کیونکر ٹوٹ سکتا ہے

اگر رسولؐ اسلام نے اپنے جانشین و خلیفہ کا اعلان نہیں فرمایا تو آپ پر یہ الزام عائد ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس ضروری امر کو کیوں ترک کیا حالانکہ خداوند کریم اپنی مقدس کتاب میں اعلان فرماتا ہے۔ "اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ۔ (قرآن سورہ انعام پ رکوع ۱۰) یعنے اے رسولؐ گذشتہ نبی و رسولؐ وہ لوگ تھے جنکو اللہ نے ہدایت کر دی تھی تو اے میرے حبیب ان ہی کے طریقہ کی تم بھی پیروی کرو" مگر ادھر رسول بقول سواد اعظم (اس حکم خدا کے خلاف) انکی پیروی نہیں کرتے مثل گذشتہ انبیاء و رسولؐ آپ اپنا خلیفہ مقرر نہیں فرماتے۔

مگر برا ہو مطلب پرستی کا کہ آنحضرتؐ پر الزام آجائے تو آجائے۔ مگر ان کا مقصد ہاتھ سے نہ جائے یقیناً آپ نے اپنے بعد کے خلیفہ و نائب و جانشین کا تقرر فرما کر متعدد مرتبہ یہ اعلان فرمایا جسکو حضرت عمرؓ جیسے سیاستدان نے بھی تسلیم کرتے ہوئے فرمایا۔

لقد کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی امرہ ذرو من قول لا یثبت حجۃ ولا یقطع عذرا ولقد کان یربع فی امرہ وقتا ما

یعنے بے شک جناب رسول خداؐ سے (علیؑ کے بارے میں) چند ایسی باتیں ہوتی تھیں جن سے کوئی حجت ثابت نہ ہوتی تھی اور عذر قطع نہیں

ولقد اراد فی مرضه ان یصرح باسمه فمنعت۔

ہوتا تھا اور اکثر اوقات رسول اللہؐ حق سے باطل کیطرف مائل ہو کر (علیؑ کے امر میں) بہت مبالغہ کرتے تھے نعوذ باللہ۔ اور یہی امر واقعہ ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے مرض الموت میں (علیؑ کے) نام کی تصریح کر دینی چاہی مگر میں نے انکو اس امر سے روک دیا۔ دیکھو شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد سوم صفحہ ۹۷ یہ بات حضرت عمر نے عبداللہ بن عباس سے کہی تھی علاوہ ازیں حضرت عمر و ابن عباس کا ایک اور مکالمہ بھی ابن ابی الحدید نے تحریر کیا ہے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

حضرت عمر:۔ میں تم سے تمہارے ابن عمؑ یعنی علیؑ کی شکایت کرتا ہوں میں نے اُن سے کہا کہ میرے ساتھ چلو انہوں نے انکار کر دیا اور اکثر انکو میں اپنے سے غضبناک دیکھتا ہوں اس کا کیا سبب ہے؟

ابن عباس:۔ یہ درست ہے اُن کا یقین ہے کہ جناب رسولخداؐ نے خلافت انکو عطا کی تھی۔

حضرت عمر:۔ اے ابن عباس یہ تو درست ہے۔ کہ جناب رسولخداؐ کا یہی ارادہ تھا کہ خلافت علیؑ کو ... لیکن جناب رسولخداؐ کے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ جب خدا نے نہ چاہا۔ رسولخداؐ نے چاہا کہ خلافت علیؑ کو ... خدا نے اسکے خلاف چاہا اور خدا کی مراد جاری ہو گئی اور رسولخداؐ کی خواہش پوری نہ ہوئی .... رسولخداؐ نے تو یہ بھی چاہا تھا کہ مرض الموت میں خلافت کی وصیت علیؑ کے نام کر دیں لیکن میں نے فتنہ و امر اسلام کی پراگندگی کے خوف سے روک دیا۔ دیکھو شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید جلد سوم صفحہ ۱۱۴

تقرر و اعلان خلیفہ

دعوت ذی العشیرۃ کے دن خدا کے حکم سے "وانذر عشیرتک الاقربین" تحت ۳ھ بعثت میں آنحضرتؐ کا طرز عمل اور تقرر و اعلان خلافت ملاحظہ فرمائیے۔

فاخذ رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم برقبة علی وقال ان ھذا اخی ووصی وخلیفتی فیکم فاسمعوا له واطیعوه۔

یعنے آنحضرتؐ نے علیؑ کی گردن پر ہاتھ رکھ کر پکڑا اور فرمایا اے لوگو یہ میرا بھائی اور میرا وصی اور میرا خلیفہ ہے پس تم سب اسکی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ دیکھو تاریخ ابو الفدا جلد اول صفحہ ۱۱۶ و تاریخ طبری جلد دوم صفحہ $\frac{216}{21}$ اور کتاب "دعوت اتحاد" حصہ اول جو کتب خانہ حسینیہ لاہور میں چھپی ہے کے مختلف حوالے۔

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم لا تقع فی علی فانه منی وانا منه وھو ولیکم بعدی وانه منی وانا منه وھو ولیکم بعدی۔

یعنے فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے علیؑ کی بابت تم جھگڑے نہ کیا کرو کیونکہ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں وہ میرے بعد تم سب کا حاکم و سردار ہے یہ بات حضور نے بغرض تاکید

مقرر فرمائی دیکھو مسند احمد حنبل جلد اوّل صفحہ ۲۳۱ وجلد سوم صفحہ ۳۸ وجلد چہارم صفحہ ۱۶۴ و صفحہ ۲۱۷ وجلد پنجم صفحہ ۳۵۷/۳۵۸ و صفحہ ۳۰۴/۲۶۱ وغیرہ دیگر کتب مندرجہ دعوت اتحاد حصہ اوّل۔

۳۔ جب جناب سیدہ کا عقد ہو چکا تو آنحضرتؐ نے جناب فاطمہؑ سے فرمایا۔

اما ترضین یا فاطمة ان الله اختار من اهل الارض رجلین جعل احدهما اباك والآخر بعلك | اے فاطمہؑ تمہیں خوش ہونا چاہیئے کہ خداوند کریم نے تمام اہل زمین میں دو شخصوں کا انتخاب فرمایا ہے جن میں سے ایک تمہارا باپ ہے دوسرا تمہارا شوہر (علیؑ) ہے۔

۴۔ ۹ ہجری میں غزوہ تبوک واقع ہوا اس گرمی کے موسم میں آپ مع صحابہ میدان جنگ کو تشریف لے گئے اور حضرت علیؑ کو مدینہ میں بطور خلیفہ رہنے کا حکم دیا اس پر حضرت علیؑ نے عرض کی "اتخلفنی فی الصبیان والنساء" کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں۔ تو آنحضرتؐ نے فرمایا "اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی" یعنے کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے۔ جو ہارونؑ کو موسےٰؑ سے تھی سوائے اسکے کہ میرے بعد کوئی نبی بننے والا نہیں دیکھو صحیح بخاری جلد ۳ صفحہ ۵۳ و تاریخ خمیس جلد ۲ صفحہ ۳۸ و تاریخ طبری جلد ۳ صفحہ ۱۴۴ و ریاض النضرہ جلد ۲ صفحہ ۱۶۲ و سیرت ابن ہشام جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ و مواہب لدنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۳ و تاریخ الخلفاء سیوطی صفحہ ۱۶۷۔

اگر اس میں آخری جملہ "لا نبی بعدی" نہ ہوتا تو ہارونی منزلت کو صرف وقتی جانشینی اور عارضی خلافت تک محدود سمجھا جا سکتا لیکن اس جملہ سے ثابت ہوتا ہے کہ تاجدار اسلام کی زندگی اور بعد وفات حضرت علیؑ کو ایسی جانشینی و خلافت کا درجہ حاصل ہے جو حضرت ہارون کو تھا۔ اگر حضرت ہارون کی زندگی موسےٰ کے بعد باقی رہتی تو خلافت کا حق سوائے ہارون کے اور کسی کو نہ ہوتا ٹھیک اسی طرح جناب امیر کیلئے ثابت ہوتا ہے کہ آپ آنحضرتؐ کی حیات و ممات ہر حالت میں آپ کے خلیفہ و جانشین تھے شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس حدیث کو اسطرح نقل کیا ہے اور پوری حدیث اس طرح لکھی ہے جو اوپر مذکور ہوئی "لیس نبی بعدی" کے بعد جو اس نے حدیث کے جملے لکھے ہیں وہ اس طرح ہیں۔ انه لا ینبغی ان اذهب الا وانت خلیفتی یعنے یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ میں جاؤں اور تم میرے خلیفہ نہ ہوؤ دیکھو ازالۃ الخفا مقصد دوم صفحہ ۲۶۱ اور سبط ابن جوزی نے اس حدیث کے بعد "انت خلیفتی"، لکھا ہے یعنے میرے خلیفہ تم ہی ہو گے دیکھو تذکرہ خواص الامۃ صفحہ ۱۳ اور علامہ علی متقی نے لکھا ہے:

قال رسول الله حین خلفنی علی المدینة: (یعنے اے علیؑ تم کو میں مدینہ میں اس واسطے

خلفتك لتكون خلیفتی ۔ ٭ چھوڑے جاتا ہوں کہ تم ہی میرے خلیفہ ہو۔

دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۴۰۲ ۔

5 ۔ آنحضرت صلعم کی ایک دعا کتب معتبرہ میں موجود ہے کہ حضرت رسول خدا نے بارگاہ ایزدی سے حضرت علیؑ کیواسطے اس طرح دعا مانگی ۔

اللھم انی محمد نبیک و صفیک اللھم فاشرح لی صدری و یسرلی امری واجعل لی وزیرا من اھلی علیا اشدد بہ ظھری ۔

یعنے اے پالنے والے خدا میں تیرا نبی و صفی محمدؐ دعا مانگتا ہوں کہ خداوندا میرے سینے کو کھول دے اور میرے امر کو آسان کر اور میرے اہل میں سے میرے بھائی علیؑ کو میرا وزیر بنا اور اس سے میری کمر مضبوط کر۔ دیکھو ریاض نضرہ محب طبری باب ۴ فصل ۶ جلد دوم صفحہ ۱۶۳ و مودۃ القربیٰ سید علی ہمدانی مودۃ سادسہ در فضائل علیؑ ۔

۶ ۔ ۹ ہجری میں آنحضرتؐ نے آخر ذیقعدہ میں حضرت ابوبکر کو سورۃ برائت کی چالیس آیتوں کی تبلیغ پر بھیجا۔ وہ روانہ ہی ہوئے تھے۔ کہ حکم خدا نازل ہوا تو اس حکم کے مطابق آنحضرتؐ نے اس کام سے حضرت ابوبکر کو واپس بلا لیا۔ حضرت ابوبکر نے آکر شکایت کی جو اسطرح ہے ۔

وھو کئیب قال رسول اللہ انزل فی شیئی قال لا الا انی امرت ان ابلغہ انا اورجل من اھلبیتی ۔ (اخرجہ نسائی)۔

یعنے آنحضرتؐ کے پاس ابوبکر رنجیدہ خاطر واپس آئے اور سوال کیا کہ کیا میرے خلاف وحی نازل ہوئی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا نہیں لیکن مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اسکی تبلیغ میں خود کروں یا میرے اہل البیت کا کوئی فرد کرے ۔ دیکھو ارجح المطالب باب ۴ صفحہ ۵۸۸ و صفحہ ۵۸۷ و مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۴۹۲ و صحیح بخاری پ ۲ کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۲۳۸ و پ ۱۹ کتاب التفسیر و فتح الباری جزثامن کتاب التفسیر و دعوت اتحاد حصہ اول کے مزید حوالے ۔

۷ ۔ حجۃ الوداع کے بعد جب آنحضرتؐ مقام غدیر پر تشریف لائے تو جبرائیل یہ حکم لیکر نازل ہوئے فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب "یعنے اے محمدؐ اب تم فارغ ہو کر اپنی جگہ پر مقرر و نصب کردو (پ ۳۰ سورہ الم نشرح) اس کے بعد آنحضرت نے اس جگہ پالانوں کا ایک منبر بنوایا اور اس پر مجمع عام میں علیؑ کو ساتھ لیکر چڑھے اور علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا اور فرمایا:۔

ایھا الناس ان اللہ مولای وانا مولی المؤمنین وانا اولی بھم من انفسھم فمن کنت مولاہ فھذا علی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من

اے لوگو میرا خدا میرا مولا ہے اور میں ایمان والوں کا مولا ہوں اور ان کی جانوں پر تصرف رکھتا ہوں پس جس کا میں مولا ہوں اسکا یہ علیؑ مولا ہے۔ خداوندا دوست رکھ۔ اس کو جو علیؑ کو اپنا مالک سمجھے اور

نصرہ واخذل من خذلہ ٭ دشمن رکھ اسکو جو علیؑ کی اسمیں مخالفت کرے اور مدد کر اسکی جو اسکی مدد کرے اور چھوڑ دے اسکو جو علیؑ کو چھوڑ دے۔ دیکھو مسند احمد حنبل جلد۴ صفحہ ۳۷۲ و جلد۵ صفحہ ۳۵۸/۳۵۶ و صفحہ ۳۶۱ و مستدرک حاکم جزو سوم صفحہ ۱۰۹ تا صفحہ ۱۱۱ و صفحہ ۱۴۸ اس بات کے لئے خدا نے آیت۔ "یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ (پارہ ۶ قرآن شریف رکوع ۱۴) یعنے اے رسول جو (خاص) حکم تم پر نازل کیا گیا ہے اس کو جلد پہنچا دو اگر تم نے اسے نہ پہنچایا تو (گویا) تم نے خدا کا کوئی حکم نہیں پہنچایا۔" نازل فرما کر اس کام کے لئے کی مزید تاکید فرمادی تھی۔

دستار بندی اور مُبارک بادی

جب حضرت علیؑ کی امامت و خلافت کا اعلان ہو چکا تو آیت "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" نازل ہوئی۔ اسکے فوراً بعد ایک خیمہ علیحدہ نصب کرایا گیا بحکم رسول حضرت علیؑ اس میں تشریف فرما ہوئے اور جملہ مسلمانوں نے اس خیمہ میں جا کر حضرت علیؑ کو ولیعہدی اور خلافت کی مبارک بادی دی جسکو صاحب تاریخ حبیب السیر نے ان الفاظ میں تحریر کیا ہے۔ "پس امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ بموجب فرمودہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در خیمہ نشست وطوائف خلائق بملازمتش رفتہ لوازم تہنیت بتقدیم رسانیدند و از جملہ اصحاب امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بجناب ولایت مآب را گفت بخ بخ یا ابن ابی طالبؑ اصبحت مولای ومولیٰ کل مومن ومومنات" یعنے خوشحال تو اے پسر ابو طالبؑ بامداد کردی در وقتے۔ مولائے من و مولائے ہر مومن و مومنہ بودی بعد از اں امہات المومنین بر حسب اشارہ سید المرسلین بخیمہ امیر المؤمنین رفتہ شرط تہنیت بجا آوروند۔ دیکھو تاریخ حبیب السیر جلد اول جزو سوم صفحہ ۷۔ اور صاحب ریاض النضرہ نے حضرت عمر کی مبارکبادی ان الفاظ میں تحریر کی ہے۔ "ھنیئا لک یا ابن ابی طالبؑ اصبحت وامسیت مولیٰ کل مومن ومومنات" یعنے اے فرزند ابو طالب آپ کو مبارک ہو کہ آپ آج سے ہر مومن و مومنہ کے مولا ہو گئے۔ دیکھو ریاض النضرہ جلد دوم صفحہ ۱۶۹ و معارج النبوت رکن چہارم باب ۱۳ صفحہ ۲۲ و مسند احمد حنبل جزو چہارم صفحہ ۲۸۱ اور پھر صاحب ریاض النضرہ لکھتے ہیں۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا علیا یوم غدیر خم فعممہ وارخیٰ عذبہ من خلفہ

یعنے جناب رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ کو روز غدیر بلایا اور انکے سر اقدس پر خود عمامہ باندھا اور اس کا سرا پیچھے ڈالدیا دیکھو ریاض النضرہ جزو ثانی

الربیع فصل تاسع فی فضائلہ صـــ۲۱۷ وکنز العمال جزء ثامن صـــ۶۰ حدیث ۱۲۱۳ ومسند ابوداؤد طیالسی صـــ۲۳ حدیث ۱۵۴ ومعارج النبوت رکن چہارم صـــ۲۲ باب ۱۳ ۔

عیشؔ در معنی من کنت مولا میرو می ہر سو
علیؑ مولا باآں معنےٰ کہ پیغمبر بود مولا

وثیقۂ خلافت

دن بدن مدینہ میں اصحاب کی نیتوں کا آنحضرت صلعم کو پتہ چلتا جاتا تھا اور جوں جوں آپکا مرض بڑھتا گیا اُن کی مخفی تجاویز بر سر کار ہو رہی تھیں جب آپ زیادہ بیمار ہو گئے تو آپ نے صحابہ سے فرمایا

ائتونی بالکتف والدوات (اولوح ولدوات) اکتب لکم کتاباً لن تضلوا بعدہ ابداً فقالوا ان رسول اللہ یھجر۔

یعنے کاغذ دوات یا تختی یا دوات لاؤ میں تمہیں ایک وثیقہ لکھ دوں کہ پھر تم اس کے بعد کبھی گمراہ نہ ہو گے لیکن لوگوں نے کہا کہ رسول خدا ہذیان

کہہ رہے ہیں۔ دیکھو صحیح مسلم مطبوعہ محمد علی بمیدان الازہر مصر جزء پنجم کتاب الوصیت صـــ۷۵ وصحیح بخاری باب مرض النبی و وفاتہ وکتاب المرضی باب قول مریض "تو مو عنی" وغیرہ و مسند احمد حنبل جزء اول صـــ۳۳۶/۳۵۵ وکنز العمال جزء سوم صـــ۱۳۸ حدیث ۲۳۲۳ و جزء چہارم صـــ۱۸۸ صـــ۵۲

ابن تیمیہ لکھتا ہے :۔

فلما کان یوم الخمیس ھم ان یکتب کتاباً فقال عمر مالہ اھجر فشک عمر ھل ھذا القول من ھجر الحمی نکان ھذا مما خفی علی عمر کما خفی علیہ الموت النبی بل انکرہ ۔

پس جمعرات کا دن ہوا تو آنحضرت نے کوشش کی کہ ایک نوشتہ لکھیں لیکن ثانی صاحب نے کہا کہ مرض کیوجہ سے آنحضرتؐ کو ہذیان ہو گیا ہے ان کو شک ہوا کہ بخار کی شدت کیوجہ سے آنحضرتؐ کو ہذیان ہو گیا ہے۔ پس یہ وہ امر تھا

جس سے ثانی صاحب واقف نہ ہوئے جس طرح وہ آنحضرت کی موت سے واقف نہیں ہوئے بلکہ اس سے انکار کر دیا۔" دیکھو منہاج السنتہ جزء سوم صـــ۱۳۵ چنانچہ آنحضرت کا ارشاد تھا کہ میں تمہیں ایک تحریر لکھ دوں کہ جس کیوجہ سے تم میرے بعد پھر کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ امت کو گمراہی سے بچانا یقیناً منصب نبوت سے ہے۔ آپ گمراہی سے بچانے کی تدبیر بیان فرما رہے تھے لیکن ثانی کو اس امر میں آنحضرتؐ کے ارشادات و ہدایت کی ضرورت نہ تھی اس لئے انکار کر دیا اور اس نافرمانی کو ایسا ملفوف کیا کہ لوگ اعتراض بھی نہ کر سکیں صاف کہدیا کہ (نعوذ باللہ) آپ کو مرض کی شدت کیوجہ سے ہذیان ہو رہا ہے ہمیں خدا کی کتاب کافی ہے۔

ہمارے سوادِ اعظم کے امام غزالی تحریر فرماتے ہیں۔

لما مات رسول اللّٰہ تعالیٰ قبل وفاتہ ائتونی بدوات وبیاض لازیل عنکم اشکال الامر واذکر لکم من المستحق لہا بعدی قال عمر رضی اللّٰہ دعوا الرجل فانہ لیہجر وقیل یہذو الخ۔

پس جب آنحضرت نے انتقال فرمایا تو اپنی وفات سے پہلے آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دوات اور کاغذ لاؤ تاکہ میں امرِ خلافت کے متعلق تمہارے شبہات دُور کر دوں اور لکھ دوں کہ میرے بعد کون اس (خلافت) کا مستحق ہے لیکن ثانی یہ کہہ کر مانع ہوئے کہ یہ شخص بکواس کر رہا ہے یا یہ کہا کہ ہذیان کہہ رہا ہے۔ دیکھو سر العالمین امام غزالی مطبوعہ مصر صلا۔

مقصدِ تحریرِ رسولؐ؟

اب تو کچھ سمجھ میں آیا چاہتا ہے کہ مرض الموت میں آنحضرتؐ کونسی ہدایت لکھنا چاہتے تھے کہ جس سے آپ امت کو گمراہی سے بچانا چاہتے تھے اور آنحضرتؐ یہ ہی تو بتانا چاہتے تھے۔ کہ میرے بعد مستحق خلافت کون ہے۔ اگرچہ اس استحقاق کو آپ نے زندگی بھر میں بار بار بتلایا تھا باوجودیکہ آپ عوام الناس کے حالات کا مطالعہ فرما کر معلوم کر چکے تھے کہ لوگ میرے بتائے ہوئے خلیفہ سے ضرور روگردانی اختیار کرینگے اس لئے آپ خلیفہ کا نام لکھ کر دینا چاہتے تھے۔ اسی کو شور و جھگڑا کرکے نہ لکھنے دیا چنانچہ علامہ شمس الدین کرمانی اپنی کتاب کوکب الدراری فی شرح صحیح بخاری میں خطابی سے نقل کیا ہے۔

ھذا یتاول علی وجھین احدھما انہ اراد ان یکتب اسم الخلیفۃ بعدہ لئلا یختلف الناس۔ و یتنازعوا فیؤدیھم ذالک الی الضلال۔

یعنے اس کی دو طرح تاویل ہو سکتی ہے ایک یہ کہ آنحضرتؐ کا ارادہ تھا کہ اپنے بعد کے خلیفہ کا نام لکھدیں تاکہ لوگوں میں اس بارے میں اختلاف نہ ہو اور یہ اختلاف گمراہی کی طرف نہ لے جائے۔

اور علامہ ابن حجر عسقلانی کتاب فتح الباری میں۔ قول الکتب لکم کتابا سکے ذیل میں لکھتے ہیں۔ کہ "ھو تعیین الخلیفہ بعدہ" یعنے آنحضرتؐ کا مقصد تھا کہ اپنے بعد کے خلیفہ کا نام تعین کر کے اس تحریر کے ذریعہ لکھدیں۔ دیکھو فتح الباری جز ثامن باب مرض النبی و وفاتہ صلا اور ابن حجر اسی کتاب میں ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

اراد ان ینص علی اسامی الخلفاء بعدہ ؛ یعنے آنحضرتؐ کا ارادہ تھا کہ اپنے بعد کے خلفاء

حتیٰ لا یقع بینھم الاختلاف۔ کے نام مقرر کردیں تاکہ آپس میں اختلاف نہ ہو۔ دیکھو فتح الباری جز اول باب کتاب العلم صفحہ ۱۸۶ اسی ضمن میں علامہ نووی شرح صحیح مسلم میں تحریر فرماتے ہیں۔

قد اختلف العلماء فی کتاب الذی ھم النبی نقیل اراد ان ینص علی الخلافۃ فی انسان معین لئلا یقع نزاع وفتن الخ

بعض علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آنحضرتؐ کیا لکھنا چاہتے تھے اغلب یہ ہے۔ کہ آپ کا ارادہ تھا کہ خلافت کیلئے ایک آدمی مقرر کردیں تاکہ تنازعہ وفتنہ پیدا نہ ہو الخ۔

آنحضرت صلعم جس کا نام اپنی خلافت کے متعلق لکھنا چاہتے تھے وہ کون تھا؟ یہ ایک سوال پیدا ہونا لابدی امر ہے جس کے متعلق خود حضرت عمر کا اقرار موجود ہے کہ جس کو آنحضرت اپنا خلیفہ نامزد کرنا چاہتے تھے اسکا نام کیا ہے۔ اس نامہ کو میں اس مضمون کی ابتداء ابن عباس اور حضرت عمر کے مکالموں میں تحریر کر آیا ہوں کہ حضرت عمر نے کہا ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی مرض الموت میں علیؑ کے نام کی (خلافت کیلئے) تصریح کردینی چاہی مگر میں نے انکو روک دیا۔ دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جلد سوم صفحہ ۹۷/۲۳۔

آنحضرتؐ کا حضرت علی علیہ السّلام کو بلانا

جب آنحضرتؐ کو اپنے صحابہ کی طرف سے ناامیدی ہوگئی اور معلوم ہوگیا کہ یہ لوگ اس بارہ میں ضرور تنازعہ کرینگے تو پھر آپؐ نے جو فرمایا اسکو صاحب تاریخ طبری نے یوں رقم طراز فرمایا ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم ابعثوا الی علیؑ فادعوہ فقالت عائشۃ لو بعث الی ابی بکر وقالت حفصہ لو بعث الی عمر فاجتمعوا عندہ جمیعا فقال رسول اللہ صلعم انصرفوا فان تک لی حاجۃ ابعث الیکم فانصرفوا۔

یعنی ابن عباس کہتے ہیں کہ اسی مرض کے دوران میں جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ علیؑ کو میرے پاس بلواؤ۔ اسپر حضرت عائشہ نے کہا کاش کہ آپ ابوبکر کو بلاتے اور حفصہ نے کہا کاش کہ آپ عمر کو بلاتے پس اتنے میں یہ حضرات وہاں پہنچ گئے آنحضرتؐ نے جب علیؑ کو نہ دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ چلے جاؤ تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہوگی تو تمہیں بلالوں گا۔ دیکھو تاریخ الامم والملوک طبری جز سوم صفحہ ۱۹۵۔ وقائع سنۃ الحادیہ اس کے متعلق ایک دوسری روایت اس طرح ہے۔

قالت قال رسول الله لما حضرته الوفاته قال ادعوالی حبیبی فدعوا له ابابکر فنظر الیه ثم وضع راسه ثم قال ادعوالی حبیبی فدعوا له عمر فلما نظر الیه وضع راسه ثم قال ادعوالی حبیبی فدعوا له علیاً فلما راه ادخله معه فی الثواب الذی کان علیه فلم یزل یحتضنه حتی قبض وید اہ علیه اخرجه رازی۔

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب آنحضرتؐ کا وقت آخر قریب ہوا تو آپ نے فرمایا میرے حبیب کو بلاؤ تو کوئی جا کر جناب ابوبکر کو بلالایا اور آپ نے اُسے دیکھا اور سر تکیہ پر رکھ دیا۔ اور پھر فرمایا کہ میرے حبیب کو بلاؤ تو اب جا کر حضرت عمر کو بلا لائے آپ نے اُن کو بھی دیکھ کر اپنا سر تکیہ پر رکھ دیا۔ اور تیسری بار کہا کہ میرے حبیب کو بلاؤ کسی نے حضرت علیؑ کو بلا لیا جب آپؐ نے علیؑ کو دیکھا تو انہیں اپنی چادر میں لے لیا جس کو اوڑھے ہوئے تھے اور برابر اسی طرح لئے رہے یہاں تک کہ آنحضرتؐ کا روح مبارک جسم سے پرواز کر گیا تو آپؐ کا ہاتھ علیؑ کے اُوپر تھا۔ دیکھو ریاض نضرہ مطبوعہ مصر صفحہ ۱۸۰

جیش اُسامہ کا حکم

جب حضرت رسول کریم صلعم کو عوام کی طرف سے پوری طرح ناامیدی ہو گئی اور آپ نے ان کو متواتر اپنے احکام سے برگشتہ ہوتے دیکھا تو بحکم خدا آنحضرت نے جیش اسامہ بن زید کی تیاری کا حکم دیا اُس میں آنحضرت نے سوائے علی ابن ابی طالبؑ کے دیگر کل سرکردہ صحابہ کو معہ حضرت ابوبکر و عمر کے جنگ پر جانے کا حکم دیا لیکن حضرت ابوبکر و عمر اور کچھ ام المومنین حضرات نے مصلحت خود کر کے اس جیش کو نہ جانے دیا اور نہ حضرت ابوبکر و عمر گئے اُس کے متعلق صاحب مدارج النبوۃ یوں فرماتے ہیں۔

چونکہ اسامہ بیرون رفت و لوارا بریدہ بن الحطیب داد تا دران لشکر صاحب لوا او باشد قریب بدینہ مطہرہ منزل ساخت تا سپاہ آنجا جمع شود و حکم عالی چناں صادر شد کہ عیاں مہاجرین و انصار مثل ابوبکر و عمر و عثمان ذوالنورین و سعد بن وقاص و ابو عبیدہ بن الجراح و غیرہ ہم الا علی مرتضیٰ را رضی اللہ عنہم اجمعین ہمراہ نگرد و دران لشکر ہمراہ اسامہ باشند۔ دیکھو مدارج النبوۃ جلد دوم مطبوعہ نولکشور کانپور ۱۹۰۴ء صفحہ $\frac{۵۳۱}{۵۳۲}$ و فتح الباری جز سابع مناقب زید بن حارثہ صفحہ ۶۹ و تاریخ طبری جز سوم صفحہ $\frac{۱۸۸}{۱۸۹}$ و تاریخ کامل جز سوم صفحہ ۱۲۰ لیکن باوجود اس صریح حکم کے حضرت ابوبکر و عمر و متعلق افراد جیش کے ساتھ گئے بلکہ جیش کو مدینہ سے باہر رکوا دیا جب آنحضرت کو معلوم ہوا کہ کچھ لوگ جیش کے ساتھ جانے کیلئے تیار نہیں ہیں تو آپ کو اس امر کا رنج ہوا اور فرمایا۔

فلما افاق رسول الله سأل عن اسامة والبعث فاخبر انهم یتجهزون فجعل یقول انفذوا بعث اسامة لعن الله من تخلف عنه ویکرر ذالک فخرج اسامة۔

یعنے جب جناب رسول خداؐ کو افاقہ ہوا تو پھر آپ نے اسامہ اور اس کے جانے کی بابت دریافت فرمایا لوگوں نے کہا وہ تیاری کر رہے ہیں پھر آپ بار بار یہی کہتے رہے کہ لشکر اسامہ فوراً چلا جائے خدا لعنت کرے اسپر جو لشکر اسامہ کے ساتھ نہ جائے آپ اس لعنت کے فقرہ کی تکرار کرتے رہے پس اسامہ باہر چلے گئے" دیکھو شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید جزو دوم صفحہ ۲۰ اسی طرح نواب صدیق حسن خان اپنی کتاب حجج الکرامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ انہ قال رسول اللہ صلعم جہزوا جیش اسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا۔ یعنے آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ لشکر اسامہ میں شامل ہو اور اُسے روانہ کرو خدا کی لعنت ہو اس پر جو باوجود مامور ہونیکے اس سے تخلف کرے اور اسی طرح علامہ شہرستانی لکھتے ہیں۔

الخلاف الثانی فی مرضه انه قال جهزوا جیش اسامه لعن الله من تخلف عنها فقال قوم یجب علینا امتثال امره و اسامه برز من المدینه وقال قوم قد اشتد مرض النبی فلا تسع قلوبنا مفارقته والحالة هذه حتی ننظر ما یکون من امره۔

یعنے دوسرا اختلاف صحابہ آنحضرتؐ کے مرض کے دوران میں ہوا اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا کہ جیش اسامہ تیار کرو خدا کی لعنت ہو اس پر جو باوجود مامور ہونے کے اس کے ساتھ نہ جاوے صحابہ میں سے ایک فریق نے کہا کہ ہمارے اوپر آنحضرتؐ کے حکم کی تعمیل واجب ہے۔ اور اسامہ مدینہ سے باہر چلے گئے اور ایک فریق نے کہا کہ آنحضرتؐ کا مرض شدید ہو گیا ہے۔ ہمارا دل نہیں چاہتا کہ آنحضرتؐ کو اس حالت میں چھوڑ دیں بلکہ چاہیئے کہ ہم ٹھہر جائیں اور دیکھیں کہ آنحضرتؐ کے مرض کا کیا انجام ہوتا ہے۔ دیکھو ملل والنحل علامہ شہرستانی بہ ضمن اختلاف صحابہ۔

لیکن باوجود اس کے اسامہ تو شہر سے باہر چلے گئے مگر حضرت ابوبکر و عمر وغیرہ معہ ہمراہیان نہ گئے مدینہ میں موجود رہے۔ جس کو صاحب مدارج النبوت نے یوں بیان کیا ہے "کہ اسامہ بنا بر ارشاد آنحضرت صلعم بہ لشکرگاہ رفت و فرمان داد تا لشکر کوچ کنند چوں خواست کہ خود سوار شود مادرش کسی پیغام فرستاد کہ رسول خداؐ در نزع است اسامہ بازگشت واشرف صحابہ رضی اللہ عنہم نیز مراجعت نمودند ابوبکر صدیق و عمر فاروق و امثال ایشان رضوان اللہ علیہم خود در مدینہ بودند" دیکھو مدارج النبوت جلد دوم مطبوعہ نولکشور کانپور صفحہ ۵۳ / ۵۳۱ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

سقیفہ میں

آنحضرت صلعم اپنی اُمت کا یہ حال دیکھ کر دنیا سے رخصت ہوئے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ آنحضرتؐ کو بے گور و کفن چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ میں چلے گئے جس کے متعلق سوادِ اعظم کے علامہ شبلی نعمانی اپنی کتاب الفاروق میں لکھتے ہیں۔

"یہ واقعہ بظاہر تعجب سے خالی نہیں کہ جب آنحضرتؐ نے انتقال فرمایا تو فوراً خلافت کی نزاع پیدا ہو گئی اور اس بات کا بھی انتظار نہ کیا گیا کہ پہلے رسول اللہ کی تجہیز و تکفین سے فراغت حاصل کر لی جائے .... کس کے قیاس میں آسکتا ہے کہ رسول اللہ انتقال فرمائیں۔ اور جن لوگوں کو انکے عشق و محبت کا دعویٰ ہو وہ انکو بے گور و کفن چھوڑ کے چلے جاویں اور اس بند و بست میں مصروف ہوں کہ مسند حکومت اوروں کے قبضہ میں نہ جائے تعجب پر تعجب ہے کہ یہ فعل ان لوگوں (حضرت ابوبکر و عمر) سے سرزد ہوا جو آسمان اسلام کے مہر و ماہ تسلیم کئے جاتے ہیں۔ اس فعل کی ناگواری اس وقت اور زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ جن لوگوں کو آنحضرتؐ سے فطری تعلق تھا یعنی حضرت علیؑ و خاندان بنی ہاشم اُن پر فطری تعلق کا پورا اثر ہوا اس وجہ سے اُن کو آنحضرتؐ کے درد غم اور تجہیز و تکفین سے ان باتوں کیطرف متوجہ ہونے کی فرصت نہ ملی ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ کتب حدیث و سیر سے بظاہر اس قسم کا خیال پیدا ہوتا ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے یہ سچ ہے کہ حضرت ابوبکر و عمر وغیرہ آنحضرتؐ کی تجہیز و تکفین کو چھوڑ کر سقیفہ بنی ساعدہ کو چلے گئے اور یہ بھی سچ ہے کہ انہوں نے سقیفہ میں پہنچکر خلافت کے بارے میں معرکہ آرائی کی اور اس طرح ان کوششوں میں مصروف رہے کہ گویا اُن پر کوئی حادثہ پیش نہیں آیا۔ یہ بھی سچ ہے۔ کہ انہوں نے اپنی خلافت کو نہ صرف انصار سے بلکہ بنو ہاشم اور حضرت علیؑ سے بزور منوانا چاہا گو بنی ہاشم نے آسانی سے انکی خلافت تسلیم نہیں کی دیکھو الفاروق جلد اصلا ۶۶ اس ذہنیت پہ ماتم کرنے کا مقام ہے کہ آنحضرتؐ انتقال فرمائیں اور اپنے زعم میں آنحضرتؐ سے عشق و محبت کا دعویٰ رکھنے والے آنحضرتؐ کو بے گور و کفن چھوڑ کر اور اسطرح کہ گویا اُن پر کوئی حادثہ نہیں آیا حصول حکومت کیلئے چلے جاویں اور مولوی شبلی اس نہایت اہم امر پر بظاہر تعجب کہہ کر حقیقت میں ایسا نہیں جبکہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ مذکور لوگ خوشی خوشی آنحضرتؐ کو بے گور و کفن چھوڑ سقیفہ میں چلے گئے تو پھر اس حقیقت سے انکار کرنا اس مولوی صاحب کا ہی کام ہے ہم مولوی شبلی کی اس تحریر پہ کچھ زیادہ نہیں لکھنا چاہتے ورنہ اصل حقیقت کو با حسن طریق اسکی تحریر سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ آگے چل کر مولوی شبلی صاحب کہتے ہیں۔ لیکن اس بحث میں غور طلب جو باتیں ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) کیا خلافت کا سوال حضرت عمر وغیرہ نے چھیڑا تھا؟ (۲) کیا یہ لوگ خود اپنی خواہش سے سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے تھے؟ .... نہ حضرت عمر وغیرہ نے خلافت کی بحث کو چھیڑا تھا نہ وہ اپنی خوشی سے سقیفہ بنی ساعدہ کو جانا چاہتے تھے" الفاروق جلد اصفحہ ۶۷ ہم ثابت کرتے ہیں کہ حضرت عمر وغیرہ نے خلافت ہی کے سوال کو چھیڑا تھا۔ اور اپنی خوشی سے یہ لوگ سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے تھے اور اس کے متعلق انہوں نے پہلے ہی سے انتظام کر رکھا تھا۔

حصولِ خلافت کے لئے تدابیر

حضرات شیخین وغیرہ کے رویہ و حالات کے پیش نظر انصار کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ حضرات خلافت رسولؐ پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ اس لئے اُنہیں یہ غلط خیال پیدا ہو گیا تھا کہ رسولؐ خدا اور اُس کے دین کی نصرت ہم ہی نے کی ہے لہذا چند مہاجرین کی بہ نسبت انصار ہی خلیفہ کیوں نہ ہوں اور انصار کے ان حالات کا کسی طرح ان کو پتہ چل گیا تھا جس کی بنا پر حضرت عمر نے ہی پہلے سے یہ انتظام کر کے صیغہ راز کے چند آدمی بطور جاسوس مقرر کر رکھے تھے جو واقعات کی خبر ہر آن حضرت عمر کو پہنچاتے تھے ان جاسوسوں کے متعلق حضرت عمر کی زبانی صاحب فتح الباری یوں رقمطراز ہیں۔

بینما نحن فی منزل رسول اللہ ھو اذا رجل ینادی من وراء الجدار ان اخرج الی یا ابن خطاب فقلت الیک عنی فانا عنک مشاغیل یعنی بامر رسول اللہ فقال لہ قد حدث امر فان الانصار اجتمعوا فی سقیفۃ بنی ساعدۃ فادرکوھم ان یحدثوا امرا یکون فیہ حرب فقلت لابی بکر انطلق۔

یعنے حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ دفعتہً دیوار کے پیچھے سے ایک آدمی نے آواز دی یا ابن الخطاب (حضرت عمر) ذرا باہر آؤ میں نے کہا واپس جاؤ ہم آنحضرتؐ کے بندوبست میں مشغول ہیں اُس نے کہا ایک حادثہ پیش آیا ہے (یعنے انصار سقیفہ میں اکٹھے ہوئے ہیں جلد پہنچ کر اُن کی خبر لو) ایسا نہ ہو کہ انصار کچھ ایسا معاملہ کر اٹھیں کہ جس سے لڑائی چھڑ جائے۔ اس وقت میں نے ابو بکر سے کہا کہ چلو چلیں" دیکھو فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۲۳

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعد وفات آنحضرت صلعم کے دیوار کے پیچھے سے بلانے والے آدمی نے حضرت علیؑ و حضرت عباسؓ کو کیوں نہ بلایا۔ کیوں کہ شاہ عبدالحق دہلوی مدارج النبوت جلد دوم میں صفحہ ۵۱۱ پر اسوقت اُن کی موجودگی تسلیم کرتا ہے اور نہ اس نے حضرت عائشہ و حفصہ بلا بازو جناب فاطمہؑ سے کہا کہ سقیفہ میں یہ حادثہ رونما ہوا ہے بلکہ اس مقرر شدہ مخبر نے سب کو

چھوڑ کر حضرت عمر کو کیوں آواز دی اور پھر حضرت عمر نے نہ عباس کو ساتھ لیا نہ علیؑ کو لے گئے اور ساتھ لے گئے تو صرف اکیلے حضرت ابو بکر کو کیوں لے گئے۔ اور پھر مخبر نے حضرت عمر کو کہنے کے بجائے سب حاضر مسلمانوں کو کیوں نہ کہا اور آنحضرت کی نعش مبارک کے پاس آکر سب کے روبرو اپنی صورت دکھا کر اس حادثہ کی خبر کیوں نہ دی حالانکہ اسوقت عورتیں بھی آنحضرتؐ کے پاس موجود نہ تھیں۔ بلکہ پردہ کے اوٹ میں بیٹھی ہوئی تھیں جب اسے یقین تھا کہ حضرت عمر اندر ہیں اور امہات المومنین سوائے حفصہ کے ان سے پردہ کرتی ہیں۔ اندر کچھ مرد موجود ہیں اس لئے امہات المومنین ان کے سامنے موجود نہ ہونگی پھر اندر آکر اپنی شکل دکھاتا تو کیا حرج تھا۔ اس وقت عورتوں کا پردہ میں بیٹھنا شاہ عبدالحق صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں۔

علی گوید کہ حضرت باین سخن مے گفت و آب دہن وے بمن مے رسید پس حال بروے متغیر شد وزنان از پس پردہ بے طاقتی مے نمودند و من نیز تحمل آن نداشتم کہ وے را باآں حال بہ بینم گفتم اے عباسؓ مرا در یاب عباس آمد و بایک دیگر وے را بجوا بانیدم ذکر ھذا الکلمۃ فی روضۃ الاحباب الخ یعنے حضرت علیؑ فرماتے تھے کہ آنحضرتؐ مجھ سے اس طرح باتیں کر رہے تھے کہ حضرت کا لعاب دہن مجھ پر گر رہا تھا اتنے میں حضرت کی حالت متغیر ہوئی اور عورتوں نے پردے کے پیچھے سے بے قراری شروع کر دی اور میں بھی اس کی طاقت نہ رکھ سکا کہ آپ کی وہ حالت دیکھ سکتا میں نے چچا عباس سے کہا کہ میری مدد فرمائیے عباس میری طرف آئے اور ہم دونوں نے ملکر آنحضرتؐ کو لٹا دیا۔ یہ پوری عبارت روضۃ الاحباب میں ہے دیکھو مدارج النبوۃ جلد دوم ص۱۱۵:-

اگر حضرات شیخین کا مقصد حصول سلطنت نہ تھا اور اگر وہ سقیفہ میں اپنی خوشی سے نہ جانا چاہتے تھے تو پھر اس صیغہ راز کے جاسوس کے کہنے پر یہ دونوں دوست سقیفہ بنی ساعدہ کو کیوں چلے گئے۔ اور حضرت علیؑ و عباس کو کیوں نہ ساتھ لے گئے حضرت عمر نے اس جاسوس سے اطلاع پاکر کہ انصار سقیفہ میں جمع ہوئے ہیں اگر ایسے نازک وقت میں آنحضرتؐ کو بے کفن و دفن کیوں چھوڑ کر چلے جاتے اور اگر آپ نے اس بحث خلافت کو نہ چھیڑا تھا تو انصار کو خلیفہ بننے دیتے یہ وہی انصار تو تھے جنہوں نے حضرت و دیگر مہاجرین پر سب کچھ قربان کر دیا تھا کتنی محسن کشی کی کہ سقیفہ میں جا کر ان سے معرکہ آرائی کی اس سے پایا جاتا ہے کہ ان حضرات نے اس معاملہ میں خاص مخبر اور جاسوس مقرر رکھے۔ اس لئے تو اس کو صیغہ راز کے جاسوس نے کہا تھا "کہ لڑائی نہ چھڑ جاوے" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخین پارٹی حصول خلافت کیلئے جنگ لڑنے تک بھی انتظام کر چکے تھے یہی تو وجہ تھی کہ انہوں نے دفن و کفن رسولؐ ضروری نہ سمجھا تھا۔ اگر وہ مہم

مصروف رہتے تو خلافت ہاتھ سے نکل جاتی مدعا و مقصد پادر ہوا ہو جاتا حضرت سعد بن عبادہ خلیفہ بن جاتے اور آپ لیلائے مقصد سے ہم کنار نہ ہو سکتے۔

اپنی خواہش سے سقیفہ میں

یہ بات کہ شیخین وغیرہ اپنی خواہش سے حصول خلافت کیلئے سقیفہ میں نہیں گئے؟ تاریخی شہادت کی بنا پر پادر ہوا ہو جاتی ہے۔ کہ جب آپ کے جاسوس نے آپ کو مطلع کیا تو ظاہر ہے کہ آپ ساتھی کو ساتھ لیکر حصول خلافت کیلئے اپنی خواہش سے سقیفہ میں گئے امام بخاری کہتا ہے۔

وانه قد كان من خبرنا حين توفى الله نبيه ان الانصار خالفونا واجتمعوا باسرهم في سقيفة بني ساعدة وخالف عنا علي والزبير ومن معهما واجتمع المهاجرون الى ابي بكر فقلت لابي بكر يا ابا بكر انطلق بنا الى اخواننا هؤلاء من الانصار فانطلقنا نريدهم فلما دنونا منهم لقينا منهم رجلان صالحان فذكرا ما تمالأ عليه القوم فقالا اين تريدون يا معشر المهاجرين فقلنا نريد اخواننا هؤلاء من الانصار فقالا لا عليكم ان لا تقربوهم ...... اقضوا امركم فقلت والله لناتينهم فانطلقنا حتى اتيناهم في سقيفة بني ساعدة - الخ

یعنے شیخ ثانی فرماتے ہیں! ہماری سرگذشت یہ ہے کہ جب خدا نے آنحضرتؐ کو اٹھا لیا تو انصار نے قاطبتہ ہماری مخالفت کی اور سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے اور علیؑ و زبیر اور ان کے دوسرے ساتھیوں نے بھی ہماری مخالفت کی اور مہاجرین شیخ جی کے پاس جمع ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ آؤ ہم انصار بھائیوں کے پاس چلیں ہم دونوں فوراً ان کے پاس روانہ ہو گئے جب ان کے نزدیک پہنچے تو انہیں کے دو نیک آدمیوں نے ہم کو انصار کے ارادہ سے مطلع کیا اور ہم سے کہا کہ ہم انصار بھائیوں سے ملنے جا رہے ہیں۔ ان دونوں نے اس سے ہم کو منع کیا۔ اور کہا کہ تم لوگ اپنے اس معاملہ کو خود ہی طے کر لو میں نے کہا خدا کی قسم ہم ضرور جاوینگے ہم گئے اور سقیفہ میں اُن کے پاس جا پہنچے الخ دیکھو صحیح بخاری پ۲۸ کتاب محاربین باب رجم الحبلی ص۳۶۶۔

پہلی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت کے متعلق آنحضرتؐ کی وفات سے پہلے ان لوگوں نے کوئی تیاریاں اور گہری تدبیر کر رکھی تھی اور ہر طرف جاسوس مقرر کر رکھے تھے کہ انہیں ہر بات سے باخبر رکھا کریں اور یہ جاسوس ایک بڑے نظام کے ماتحت کام کرتے تھے اور یہ دوسری روایت بتاتی ہے کہ حضرات شیخین پہلے ہی سے طے کر چکے تھے کہ خلافت اپنے ہی قبضہ میں رکھی

جاتے ۔ اور اس میں کسی اور کو شریک نہ کیا جاوے اگر ان کا یہ مقصد نہ تھا تو شیخ ثانی یہ کیوں فرماتے کہ "ان الانصار خالفونا واجتمعوا باسرھم فی سقیفۃ بنی ساعدہ" یعنی انصار نے ہماری مخالفت کی اور سقیفہ بنی ساعدہ میں ہمارے خلاف جمع ہوئے" اگر ان کا مقصد خلافت رسول پر قبضہ کرنے کا نہ تھا تو شیخ ثانی نے کیوں فرمایا انصار نے ہماری مخالفت کی جب کوئی بات ہی نہ تھی تو مخالفت کس بات کی تھی جس کا حضرت عمر اقرار کرتے ہیں اگر پہلے سے آپ یہ تمنا نہ رکھتے تھے اور ان کی ذاتی خواہش نہ تھی تو آپ خالفونا کی جگہ اساء وا کہتے مگر وہ تو صاف فرماتے ہیں کہ انصار نے ہماری فاطمہ" مخالفت کی اور علی و زبیر نے اپنے ساتھیوں سمیت ہماری مخالفت کی پس ثابت ہوا کہ ان کا ارادہ خلافت کو حاصل کرنے کا ضرور تھا جس کی مخالفت انصار کر رہے تھے بلکہ ان کے ارادہ کے ساتھ ساتھ اس کا مکمل انتظام تھا کہ ہر حالت میں خلافت کو حاصل کیا جائے۔ پس مولوی شبلی کے ان سوالات کا جواب مل جاتا ہے کہ شیخ ثانی وغیرہ نے خلافت کو لینے کا خود ارادہ کیا تھا اور اس سوال کو خود چھیڑا تھا اور یہ لوگ اپنی خواہش سے سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے تھے۔

بغاوت اور فتنے

تاریخ و حدیث کے بکثرت ذخائر اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ خداوند کریم نے آنحضرت کی زبانی آپ کے خلیفہ کا نام بتا دیا تھا اور مولوی شبلی نعمانی نے فرمایا ہے کہ "حقیقت یہ ہے۔ کہ اس نازک وقت میں حضرت عمر نے نہایت تیزی اور سرگرمی سے جو کاروائیاں کیں اُن میں گو بعض بے اعتدالیاں پائی جاتی ہوں لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ انہیں بے اعتدالیوں نے اٹھتے ہوئے فتنوں کو دبا دیا" دیکھو الفاروق صکے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ فتنے کیا تھے۔ جو حضرت عمر کی کاروائیوں اور بے اعتدالیوں سے دب گئے یہ ظاہر ہے کہ کسی کی مسلسل بے اعتدالیوں سے فتنوں کا ظہور ہوتا ہے اور فتنے زیادہ ابھرتے ہیں دبتے نہیں ہیں۔ اگر انصار کا خلافت کیلئے جمع ہونا فتنہ تھا یا خلافت کا بنانا یا اس کا جدید انتظام کرنا فتنہ تھا تو خلیفہ بنانے والے کیا یہ فتنہ و فساد بھی کیا تھا یقیناً مدینہ میں مہاجرین سے انصار زیادہ تھے اگر وہ خلیفہ بنانے لگے تھے تو اس میں فتنہ و فساد کی کیا بات تھی اگر خلیفہ کا اجماع سے بنانا فتنہ تھا تو شیخ صاحب نے بھی اس خلافت کیلئے بقول خود چند آدمیوں کے اجماع سے اپنے دوست کو خلیفہ بنا کر مشہور کر کے فتنہ و فساد کا بڑا دروازہ کھولدیا اگر خلافت کا جدید انتظام شیخین کے نزدیک نہایت ضروری تھا تو یہ انتظام خود انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں کر رہے تھے تو پھر شیخین وغیرہ کو اس میں دخل دینے کی کیا ضرورت تھی رسول جیسے محسن کو بے کفن و دفن چھوڑ کر اور سقیفہ میں جا کر ایک نیا

فتنہ قائم کرکے زبردستی اور دھینگامشتی سے ایک بوڑھے صاحب کو خلیفہ مقرر کرنا فتنوں کے لئے دروازہ کھولنا تھا۔ ان فتنوں کے متعلق صحیح بخاری میں ہے۔

عن اسامہ بن زید قال اشرف النبی علی اطم من اطام المدینۃ ثم قال ھل ترون ما اری مواقع الفتن خلال بیوتکم۔

یعنے اسامہ بن زید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ رسول خدا مدینے کے ایک اونچے ٹیلے پر چڑھے اور فرمانے لگے کیا تم لوگ فتنہ و فساد کی جگہوں کو دیکھتے ہو جنہیں میں دیکھتا ہوں وہ سب تمہارے گھروں میں ہیں۔ دیکھو صحیح بخاری پ ۱۹ صفحہ ۴۲۸ باب الغرفۃ کتاب المظالم و مسند احمد حنبل جزء اوّل صفحہ $\frac{168}{185}$ و صفحہ ۲۴۸ و جزء دوم صفحہ $\frac{212}{292}$ و صحیح مسلم جزء دوم صفحہ ۱۸۱

انقلاب

صحیح مسلم میں ایک حدیث نقل ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک دفعہ صحابہ سے فرمایا۔

انتم اشبہ الامم بنی اسرائیل لترکبن طریقتھم حذو القذۃ بالقذۃ حتی لا یکون فیھم شیئی الا کان فیکم مثلہ۔

یعنے تم لوگ بنی اسرائیل سے زیادہ مشابہ ہو تم ضرور ان کے طریقوں کی پیروی ایک ایک بو بو برابر اور قدم بقدم کرو گے یہاں تک کہ کوئی شے ایسی نہ ہوگی جو اُن میں ہوئی ہو اور تم میں نہ ہو

دیکھو صحیح مسلم کتاب العلم جزء ثامن صفحہ ۵۷ و صحیح بخاری جزء چہارم صفحہ ۱۷۶ و مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الاعتصام و با الکتاب و السنۃ و سنن ابن ماجہ صفحہ $\frac{296}{297}$ ؞

حضرت حذیفہ یمانی سے روایت ہے :۔

عن حذیفہ قال قال تکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیھم رجال قلوبھم قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول اللہ ان ادرکت ذلک قال تسمع و اطع وان ضرب ظھرک واخذ مالک۔

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے یہ پیشگوئی فرمائی کہ میرے بعد جلد کچھ ایسے لوگ پیشوا بن جائینگے جو میرے بتائے ہوئے دین پر نہیں چلیں گے اور نہ میری سنّت پر باقی رہیں گے اور عنقریب ہی میری امت میں ایسے لوگ کھڑے ہو جائینگے جن کے دل شیطانی اور جسم انسانی ہونگے حذیفہ نے عرض کی یا حضرت میں اگر انکے زمانہ میں موجود ہوں تو کیا کروں آپ نے فرمایا ان کے حکم کو سُن لینا اور ان کی اطاعت نہ کرنا۔ اگرچہ تیرا مال لوٹ لیا جائے اور تیری پشت زخمی کردی جائے

دیکھو صحیح مسلم مطبوعہ دہلی جلد ۲ ص ۱۲۷ و صحیح بخاری پ ۵ باب صلوٰۃ علی الشہید پ ۵ ص ۱۵/۱۴۲ و پ ۱۱ ص ۳۶ و پ ۳ ص ۳۶۳ و پ ۱۲ ص ۱۴۱ و صحابہ بر طریقہ یہود صحیح بخاری پ ۱۳ ص ۱۶۶ و پ ۱۴ ص ۱۴۲ و پ ۲۴ ص ۱۴۳/۲۳ - یہ لوگ کون تھے ۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک دفعہ حضرت عائشہ سے فرمایا تھا ۔

لولا ان قومک حدیث عھد بالکفر لنقضت الکعبۃ ورددتھا علی قواعد ابراھیم وجعلت لھا بابا شرقیا و بابا غربیا ۔

یعنے اے عائشہ اگر تیری قوم کے لوگ نئے نئے کفر سے نہ نکلے ہوتے تو کعبہ کو گرا کر میں اس بنیاد پر بناتا جس بنیاد پر حضرت ابراہیمؑ نے بنایا تھا ۔ اس کے لئے ایک شرقی اور ایک غربی دروازہ بناتا دیکھو فتح الباری جلد ۲ ص ۹۸/۱۰۰ و کنز العمال جلد ۶ ص ۲۳/۳۳ و تفسیر معالم التنزیل ص ۱۳/۱۴۴ و احیاء العلوم غزالی جلد ۴ ص ۸۸ و شواہد النبوۃ ص ۱۱۸ و تفسیر امام رازی جلد ۴ ص ۶۸۶/۲۳ وغیرہ دیگر کتب اور صحیح بخاری میں ہے ۔

عن ابن عمر قال خرج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من بیت عائشۃ فقال رأس الکفر من ھھنا من حیث یطلع قرن الشیطان ۔

یعنے ابن عمر کہتے ہیں کہ ایک دن جناب رسولؐ خدا حضرت عائشہ کے گھر سے برآمد ہوئے اور اس گھر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ کفر کا سر یہاں نکلے گا جس طرح شیطان کے سینگ نکلتے ہیں ۔ دیکھو صحیح بخاری کتاب خمس باب ماجاء فی بیوت ازواج النبی مطبوعہ مصر جزو دوم ص ۱۲۷ ۔

قیامت میں ایسے لوگوں کا حشر

قیامت کو لوگوں کا جو حال ہوگا ۔ اس کو انس بن مالک کی زبانی صاحب مسند احمد حنبل و امام بخاری و مسلم نے اس طرح لکھا ہے ۔

عن انس بن مالکؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لیردن الحوض علی رجال حتی اذا رأیتھم رفعوا الی ناختلفوا دونی فلاقولن یارب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول سحقا سحقا ۔

یعنے انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسولؐ خدا صلعم نے ۔ کہ قیامت کے دن حوض کوثر پر چند آدمی میرے پاس لائے جائینگے لیکن میں جب انکی طرف دیکھو گا تو وہ میری طرف بڑھینگے ۔ لیکن روک دیئے جاویں گے ۔ میں عرض کروں گا ۔ کہ اے میرے

ہانکنے والے یہ تو میرے اصحاب ہیں یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ مجھ کو جواب ملے گا کہ تم نہیں جانتے۔ کہ تمہارے بعد اُنہوں نے دین خدا میں کتنے احداث (نقضے) گھڑے کئے۔ اُس پر میں کہوں گا دُور ہو دُور ہو۔ دُور ہو۔ دیکھو مسند احمد حنبل جزو اول ص ۲۳۵ تا ص ۴۵۵ و جزو دوم ص ۳۰۰/۲۰۸ و جزو سوم ص ۱۸/۲۸ و ص ۱۴۰/۳۸۴ و جزو پنجم ص ۴۸/۳۳۳ و ص ۳۳۹/۳۹۳ و ص ۴۰۰/۴۱۲ و جزو ششم ص ۱۳۱ و صحیح بخاری مطبوعہ مصر جزو چہارم کتاب الفتن ص ۱۴۷ و مشکوٰۃ کتاب الفتن باب الحوض و صحیح مسلم جزو اول مطبوعہ مصر ص ۱۵۰/۱۵۱ ۔

عن ابی وائل قال قال عبد اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا فرطکم علی الحوض لیرفعن الی رجال منکم حتی اذا ھویت لاناولھم اختلجوا دونی فاقول ای رب اصحابی لیقول لاتدری ما احدثوا بعدک الخ	ابی وائل سے روایت ہے کہ عبد اللہ کہتا ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ میں تم سے پہلے حوض کوثر پر پہنچونگا میرے پاس حوض پر تم میں سے چند لوگ لائے جائینگے یہاں تک کہ جب میں ان کی طرف جھکوں گا کہ کوثر کا پانی انکو دوں تو وہ لوگ میرے پاس سے ہٹا دیے

جائینگے تو میں کہوں گا کہ اے میرے رب یہ تو میرے اصحاب ہیں تو مجھے جواب ملے گا کہ تم نہیں جانتے کہ اُنہوں نے تمہارے بعد کیا کیا احداث کئے۔ دیکھو صحیح بخاری کتاب الفتن و سنن ترمذی ک ۳۱ ب ۱۹ و سنن ابن ماجہ ک ۳۶ ب ۱ و سنن ابی داؤد ک ۳۴ ب ۳ و مسند احمد حنبل جزو اول ص ۱۶۸/۱۸۵ و ص ۴۱۸ و جزو دوم ص ۳۱۲/۱۸۲ و جزو سوم ص ۳۷۷ و جزو چہارم ص ۱۰۶/۱۱۰ و ص ۴۰۸/۱۱۶ و جزو پنجم ص ۳۹/۴۸ و ص ۱۱۰/۱۴۹ و صحیح مسلم کتاب الفتن وغیرہ۔

کتاب الفتن تقریباً سواد اعظم ہر ایک حدیث کی کتاب اور تفسیروں و تاریخوں میں موجود ہے علامہ علی متقی نے اپنی کتاب کنز العمال میں ان فتنوں کے بھرے ہوئے زمانہ کا بالتفصیل نقشہ کھینچا ہے ملاحظہ ہو کنز العمال جزو سادس کتاب الفتن ص ۲۷ تا ص ۹۲ حدیث ۱۴ تا ۱۳۹۰ پورے نو سو پچاس قول ان فتنوں کے متعلق جمع کر کے صحیح خدمت کی ہے اور قول رسول سے انکے کردار کو آشکار کیا ہے جس میں اُنہوں نے یہ حدیث بھی درج کی ہے۔ انکم ستبلون فی اھلبیتی من بعدی الخ یعنے فوراً میرے بعد میرے اہلبیت کے ذریعہ تمہارا امتحان لیا جائیگا اور تمہاری آزمائش ہوگی دیکھو کنز العمال حدیث ۵۵۰ جزو سادس کتاب الفتن۔ والذی نفسی بیدہ لیخرجن من المسجد فتن کصیاصی البقر۔ یعنے خدا کی قسم میرے بعد اس مدینہ کی مسجد سے اس طرح فتنے اُٹھیں گے جس طرح مویشیوں کے واسطے گھر بناتے ہیں دیکھو حدیث ۶۵۶ اور الناس دخلوا فی دین اللہ افواجاً سیخرجون

منہ افواجاً۔ یعنے جس طرح دین میں گروہ در گروہ داخل ہوئے تھے اسی طرح بہت جلد گروہ در گروہ دین اسلام سے خارج ہو جاوینگے۔ حدیث ۵۰۳۲/۷۳۸ اور اسی کنز العمال میں ایک حدیث ہے

ان بعدی ائمة اطعتموھم اکفروکم وان عصیتموھم قتلوکم ائمة الکفر رؤس الضلالة۔ یعنے فوراً میرے بعد اس امت میں ایسے حاکم ہوں گے جن کی اگر تم پیروی کروگے۔ تو وہ تم کو کفر کی طرف لیجائینگے اگر تم انکی اطاعت سے انکار کروگے تو وہ تم کو قتل کر دینگے (مالک بن نویرہ کا واقعہ قابل غور ہے) وہ کفر کے سردار اور گمراہی کے رئیس ہونگے دیکھو کنز العمال جز سادس کتاب الفتن حدیث ۲۱۷۴

جناب رسول اللہ نے علیؑ کو مخاطب کرکے فرمایا۔ والذی نفسی بیدہ انک لتذودن عن حوضی یوم القیامة رجالا کما یذاد البعیر۔ یعنے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تو اے علیؑ قیامت کے روز میرے حوض سے خاص آدمیوں کو اس طرح بھگا کر دور کرے گا جس طرح اونٹ کو بھگایا جاتا ہے۔ دیکھو مستدرک علے الصحیحین جز سوم ص۱۳۸ وینابیع المودة قندوزی باب ششم ص۵۱ وکتاب المناقب اخطب خوارزم ص۶۰

حضرت علیؑ کا احتجاج فرمانا

یہ مشہور اور صحیح ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السّلام کا یہ دعوےٰ تھا کہ بموجب فرمان خدا اور رسول خدا میں ہی آنحضرت کا خلیفہ بلافصل ہوں میرے سوا اگر کوئی دوسرا اس کا دعوےٰ کرے یا اپنے تئیں بزعم خود خلافت رسول پر اپنا قبضہ سمجھے تو وہ اس خلافت کا اہل اور حقدار نہیں چنانچہ کتاب خصال میں شیخ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسےٰ بن علامہ بابویہ قمی نے حضرت علیؑ کے اس دعوے اور آپ کے احتجاجات کو نہایت تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔ اور علامہ مجلسی کی بحار الانوار اور علامہ شیخ ابو جعفر بن محمد بن الحسن بن علی طوسی کی کتاب امالی اور حسن بن محمد دیلمی کی کتاب ارشاد القلوب بھی اس ضمن میں قابل ذکر ہیں اور ناسخ التواریخ میں بھی یہ ذکر موجود ہے اور اہل جماعت کی کتاب روضة الاحباب نے یوں لکھا ہے۔

علی علیہ السّلام گفت اے ابو عبیدہ تو ایں امتی بقول رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم متقضائے امانت وراستی است در گفتار وکردار موہبتی کہ حق سبحانہ وتعالےٰ بخاندان نبوت کرامت کردہ در بندآں مے باشید کہ بجائے دگر کنید بسبط قرآن درگی ذموا دامر ونہی ومنبع فضل وکرم ومعدن علم وعقل وحلم مائیم ولہ اسطہ ایں امور خلافت را شائستہ امارت را سزا واریم بشیر بن سعد گفت اے ابو الحسن ایں داعیہ کہ امروز ظاہر مے کنی پیش ازیں اگر معلوم مردم شدے۔ ہر

آئینہ با تو مضائقہ و منازعتی کردند با تو بیعت مے نمودند ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علی مرتضٰی فرمود اے بشیر روا مے داری کہ من جسد اطہر و قالب انور سید عالم را غسل نہ دادہ و تجہیز و تکفین او نہ نمودہ و از دفن او فراغت حاصل نہ کردہ ام از طلب حکومت و خلافت زدمے و با مردم در منازعت و خصومت شدے الخ یعنے حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ اے ابا عبیدہ تم کو امین امت بیان کیا جاتا ہے۔ امانت کے لیے گفتار و کردار میں راستی ضرور ہو وہ عزت و شرف و درجہ جو خدا نے خاندان نبوت کو عطا فرمایا ہے اوسکو دوسری جگہ منتقل کرنے کی سعی و کوشش نہ کرو ہم وحی و قرآن ۔۔۔ کے نازل ہونے کا محل ہیں اجرائے امر و نہی ہمارے لئے ہے ہم فضل و علم کے منبع ہیں اور عقل و علم کے معدن ہیں اس وجہ سے ہم اس خلافت کے مستحق اور اوس کے اہل ہیں اور امارت کے سزاوار ہیں اس پر بشیر بن سعد انصاری نے کہا اے ابو الحسن یہ دعوے جو آج تم ظاہر کر رہے ہو اگر اس سے پہلے (بیوم سقیفہ) کرتے اور لوگوں کو معلوم ہوتا تو پھر وہ تمہارے سوا کسی اور کی بیعت نہ کرتے تم سے بیعت کر لیتے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

حضرت علیؑ نے فرمایا اے بشیر کیا تم یہ جائز جانتے ہو کہ میں بھی (دوسروں کی طرح جناب رسول خدا کے جسم اطہر و جسد مقدس اور قالب انور کو غسل نہ دیتا اور آپکی تجہیز و تکفین نہ کرتا اور آنحضرتؐ کے دفن سے فارغ نہ ہو جاتا اور تمہاری طرح) حکومت کے پیچھے دوڑتا اور لوگوں سے تنازعہ کرتا ۔ دیکھو روضۃ الاحباب و تاریخ حبیب السیر جلد اول جزو چہارم صؐ ۔

ہمارے اہلجماعت بھائی یہ تو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت علیؑ نے بمع بنو ہاشم صحابہ کی بیعت سے تخلف کیا تھا اور حضرت ابو بکر و عمر کے کہنے پر بھی آپ نے ابو بکر سے بیعت نہیں کی دیکھو تاریخ حبیب السیر جلد اول جزو چہارم و تاریخ طبری جزو سوم ص $\frac{199}{202}$ و تاریخ ابو الفدا جزو اول ص ۱۵۶ و تاریخ خمیس جزو دوم ص $\frac{185}{186}$ و دیگر تواریخ ہائے ۔ اور جب حضرت ابو بکر نے خلافت حضرت عمر کے سپرد کر دی تو اس وقت بھی حضرت علیؑ نے جو احتجاج فرمایا وہ اکثر اسلامی تواریخ میں موجود ہے اور روز شورے بھی جناب علی علیہ السلام نے احتجاج فرمائے وہ بھی تاریخوں میں درج ہیں دیکھو صواعق محرقہ باب حادی العشر فی فضائل اہلبیت النبی فصل اول الایات الواردہ فیہم الآیۃ التاسعہ باب تاسع فصل ثانی ص $\frac{75}{93}$ و تاریخ طبری جزو پنجم ص $\frac{35}{38}$ و تاریخ حبیب السیر جلد ۱ جزو ۴ ص ۲ اور علامہ شبلی المامون ص ۹ پر تحریر فرماتے ہیں "جب عبد الرحمن بن عوف جو اس نزاع کے طے کرنے کیلئے ثالث مقرر ہوئے تھے حضرت عثمان کا ہاتھ پکڑ لیا تو حضرت علیؑ نے صبر جمیل کہا اور تن بتقدیر راضی ہو گئے" دیکھو المامون ۔ اور آپ کے مزید احتجاجات بڑے طویل ہیں جن کی اصلی عبارتیں بخوف طوالت چھوڑتے ہوئے حوالاجات پر اکتفا کی گئی اور آپکی دعائے

ضمنی قریش جو اکثر کتب میں موجود ہے۔ بھی ایک موثر احتجاج ہے۔ علاوہ ازیں ابن مغازلی کتاب المناقب اور محمد بن یوسف گنجی کی کتاب کفایت الطالب اور اخطب خوارزم کی کتاب المناقب اور ابن حجر کی صواعق محرقہ اور شیخ سلیمان قندوزی کی کتاب ینابیع المودت میں حموینی کے اسناد سے سلیم بن قیس کی روایت اور شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد سخاوی کی کتاب استجلاب ارتقا الغرف بحب اقرباء الرسول ذوالشرف و شمس الدین جزری کی کتاب اسنی المطالب صہ ۳ اور روضۃ ندیہ صہ ۶۸ و سیرت حلبیہ جز سوم صہ ۳۶۵ والبدایہ والنہایہ جز پنجم صہ ۲۱۱/۲۱۱ و تاریخ الخلفاء سیوطی مطبع مجتبائی صہ ۱۱۹ وغیرہ ہما بکثرت کتب میں حضرات شیخین کے خلاف حضرت علیؑ کے طویل احتجاجی خطبات مثل خطبہ شقشقیہ وغیرہ درج ہیں خاتمہ کے طور پر آخر میں دیوان حضرت علیؑ سے آپ کے احتجاجی اشعار درج کرتا ہوں ؎

تعلم ابا بکر ولا تک جاھلا ※ بان علیا خیر حاف وناعل

اے ابوبکر جاہل نہ بن کہ علیؑ ہر پا برہنہ اور جوتی پوش سے بہتر ہے

وان رسول اللہ اوصی بحقہ ※ واکد فیہ قولہ فی الفضائل

بتحقیق کہ رسول خدا نے علیؑ کے حق میں امامت کو وصیت فرمائی اور اپنے قول کو کئی مرتبہ دہرایا اور تاکید فرمائی اور فضیلت بیان فرمائی

ولا تبخس حقہ واسار لوری ※ الیہ فان اللہ صدق قائل

انکے حق میں کمی نہ کرو اور دنیا کے لوگوں کو انکی طرف سے نہ پھیرو تحقیق کہ خدا سب سے زیادہ حق کو ظاہر کرنیوالا ہے۔

اور پھر فرمایا :-

وفی القرآن الزمھم ولائی ※ واوجب طاعتی فرضا لعنا می

خدا نے قرآن میں میری محبت و اطاعت تم پر واجب کردی ہے

کذالک اقامنی لھم اماما ※ واخبرھم بہ بغدیر خمی

اسی وجہ سے رسول خدا نے مجھے ملت کا سردار بنایا اور انکی خبر غدیر خم کے دن دی۔

فویل ثم ویل ثم ویل ※ لمن یلقی الالہ غدا بظلمی

پس وائے ہے پھر وائے ہے پھر وائے ہے اس پر جو میرے اوپر ظلم کر کے قیامت کے دن خدا سے ملاقی ہو

کما ھارون من موسیٰ اخوہ ※ کذالک انا اخوہ وذاک اسمی

جس طرح موسیٰ سے انکے بھائی ہارون کو نسبت تھی اسی طرح میں رسول خدا کا بھائی ہوں اور وہی منزلت رکھتا ہوں

فمن منکم یعادلنی بسھمی ※ واسلامی وسابقتی ورحمی

تم کون ہو جس کا حصہ اسلام میں میرے برابر ہو جس کی سبقت اسلامی اور رسول سے رشتہ میرے برابر ہو

فویل ثم ویل ثم ویل ※ لجاحد طاعتی ومرید ھضمی

پس وائے بےپروائے ہے بےپروائے ہے اس پر جو میری اطاعت کرکے میرے حق کو کم کرتا ہے ۔

وویل الذی یشقی سفاھا ※ یرید عداوتی من غیر جرمی

افسوس ہے اسپر جو اپنی شقاوت کیوجہ سے بدبخت ہوگیا اور بغیر کسی جرم کے مجھ سے عداوت کا ارادہ رکھتا ہے
پھر اسی دیوان میں ہے ۔

اطلب العذر من قومی وقد جھلوا ※ فرض الکتاب ونالوا کل ما حرما

کیا میں قوم کے عذر کو قبول کروں کیونکہ انہوں نے قرآن کو نہ سمجھا اس چیز کو لے لیا جسکو قرآن نے حرام کیا ہے

حبل الاما متدلی من بعد احمدنا ※ کالدلو علقت التکریب والوذما

دنیا کی ہدایت وپیشوائی کی رسی رسولخدا کے بعد میرے لئے ہے جسطرح کنوئیں میں لٹکے ہوئے ڈول کی رسی ہوتی ہے

لاولی النبوۃ کانوا ذوی ورع ※ ولا رعوا بعدہ الا ولا ذمما

یہ لوگ رسولخدا کیوقت بھی پرہیزگار نہ تھے اور نہ آپکے بعد انہوں نے اپنے اقرار کو آپکے حکم پر قائم رکھا

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب
العالمین والصلوۃ والسلام علی محمد والہ الطیبین
الطاہرین

تمت بالخیر

دعوت اتحاد حصہ اوّل

رسول اسلام علیہ التحیۃ والسلام کی آنکھ بند ہوتے ہی مسلمانوں کے دو گروہ ہو گئے تھے۔ ایک فرقے نے آنحضرتؐ کے حقیقی مقاصد کو اپنایا۔ اور دوسرے فرقے نے اپنی ضروریات کے مسائل اسلام میں داخل کر دیئے اور ان مفسد حضرات نے صرف شکم پروری کی خاطر مذہب شیعہ کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا کر رکھا ہے۔ حالانکہ ان کی کتب معتبرہ اور ان کے انصاف پسند علماء اس امر کے شاہد ہیں کہ مذہب شیعہ ناجیہ حق ہے اور شیعہ کی تعلیمات مین مطابق فرمان تاجدار مدینہ صلعم ہیں اس موضوع پر "دعوت اتحاد" مؤلفہ سید فقیر حسین ضیاء النقوی بخاری اس سلسلہ کی ایک بہترین کڑی ہے کہ جس کا مقصد عام اہل خلاف و جماعت کے لئے دعوت اتحاد دینا ہے جس میں تمام ضروری امور پر اس نہج کی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہ برادران اہل جماعت کتاب کے عناوین میں اپنی کتب معتمدہ کی رو سے ہم سے متحد ہیں۔ اس لیے ان کی کتب سے متعلقہ مسائل بمعہ صفحہ و سطر کے سالم جو حوالجات نہایت صحت سے درج کئے گئے ہیں۔ شیعہ نماز و ماتم و گریہ و نماز جنازہ۔ تقیہ و متعہ۔ فدک و قرطاس و مرثیہ و ضریح و علم و ذوالجناح وغیرہ و عقد ام کلثوم و بنات النبی و قاتلان امام حسینؑ کے متعلق بیش بہا مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ لہذا پاکستان کی سالمیت کیلئے اتحاد و عمل کی بے حد ضرورت ہے۔ کتاب ہذا جناب مولانا سید محمد یار صاحب مجتہد و مولوی محمد مبارک علی صاحب سابق سنی و مولوی محمد اسمٰعیل صاحب بانی شیعہ دار التبلیغ گوجرہ و لقدس مآب مولانا سید منظور حسین صاحب نقوی لاہور و مولانا مرزا احمد علی صاحب قبلہ ضیغم پاکستان و ہند کے تقاریظ مبارکہ کے گلدستوں سے مزین ہے۔ کتاب آسان اور عام فہم ہے جو مناظرین اور متلاشیان حق کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ نہایت دیدہ زیب ہے قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

بلنجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۲ موچی گیٹ محلہ شیعاں لاہور

ثبوت خلافت حصہ اوّل

مصنفہ جناب حاجی و ڈاکٹر نور حسین صاحب کربلائی۔ جناب امیر المومنین امام الثقلین مظہر العجائب والغرائب امام المشارق والمغارب نائب رسول مقبولؐ و زوج بتولؑ اسد اللہ الغالب سیدنا و مولانا و امامنا علی ابن ابی طالبؑ کی پاک و مقدس و روحانی زندگی جہاد فی سبیل اللہ خدمات اسلامی پر سالاری ولیعہدی و جانشینی خلافت بلا فصل شان و فضائل و مناقب ولایت و افضلیت کو کتاب اللہ و سنّت و کتب اہلسنّت و مطالعہ فطرت و قانون قدرت سے محققانہ طور سے ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۸؎ مجلد ۱۲؎

ثبوت خلافت حصہ دوم

مصنفہ جناب حاجی و ڈاکٹر نور حسین صاحب جس میں معیار خلافت الٰہیہ حضرات اصحاب ثلاثہ کی خلافت کیسے ہوئی حالات سقیفہ بنی ساعدہ خلافت اجماعی اور حالات خلافت اصحاب ثلاثہ کی خلافت پر ریمارکس اور ریویو اور یوربین مورخین کے خیالات خطبہ شقشقیہ و اہل بیتؑ اور رسالتؐ کی ناراضگی و دعاوی اور براہین صابریہ اور باغ فدک کا مفصل بیان لکھا گیا ہے۔ بارہ آئمۂ اطہار کی خلافت اور امامت بلا فصل اور سوانحمری مناقب و فضائل کا اہل سنّت و سواد اعظم کے بارہ میں خلیفوں کے ساتھ مقابلہ و موازنہ کیا گیا ہے قیمت تین روپے ولائیتی مجلد للعہ۔

مذہب شیعہ

مصنفہ جناب حاجی و ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جعفری کربلائی جھنگ سیالوی (رب النبی) پنشنر، اسلام کی اصلیت، شان توحید و معرفت الوہیت و ربوبیت و انوار آفتاب رسالت و تنویر قمر امامت خاندان نبوت و اہلبیتؑ رسالت کی منقبت و افضلیت و ولایت اور اصل نماز محمدی و صلوات احمدی کی حقیقت اور مذہب شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے مابہ الامتیاز مسائل کی کتاب اللہ و سنت سے مطابقت حقیقت و صداقت جناب سید الشہداء سیدنا امام حسین علیہ السلام روحی لہ الفداء کی فضیلت و جواز تعزیت پر کتاب اللہ و احادیث صحیحہ و اقوال ائمۂ الہدیٰ سے محققانہ بحث کی گئی ہے پاک مذہب شیعہ کا نچوڑ اور لب لباب نکال کر پبلک کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ تاکہ محقق اور منصف مزاج مسلمان اس کو نظر غور اور انصاف سے پڑھ کر شیعہ اور سُنّی کے آئے دن کے جھگڑے فتنہ و فساد اور شرارت سے باز رہیں۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب حجم چار صد صفحات۔ قیمت ۸؎ مجلد ولائیتی للعہ ۱۲؎